اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ
جز ۳ رکوع ۱۴
بے شک یہی سچی خبریں ہیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالْمِنَّۃ

سیرت
حضرت امام مہدی موعودؑ
خلیفۃ اللہ علیہ السلام

المعروف بہ مولود حضرت امام مہدی موعودؑ

مولفہ
حضرت بندگی میاں شاہ عبدالرحمٰنؒ
ابن حضرت بندگیمیاں شاہ نظامؒ

مترجم
حضرت مولانا سید دلاور عرف گورے میاں قبلہ
سرپرستِ اعلیٰ دارالاشاعت کتب سلف الصالحین جمیعۃ مہدویہ ہند

باہتمام
ادارۂ دارالاشاعت مہدویہ
غنی میاں محلّہ دائرہ چن پٹن

شعبان المعظم ۱۴۳۱ھ م جولائی 2010ء

e-mail: darulisha_at@yahoo.in
☎: +91-99868 77864, 88924 48080

سیرتِ حضرت امام مہدی موعود خلیفۃ اللہ علیہ السلام

نام کتاب	:	سیرتِ حضرت امام مہدی موعود خلیفۃ اللہ علیہ السلام
مولفہ	:	حضرت بندگی میاں شاہ عبدالرحمنؒ ابن حضرت بندگیمیاں شاہ نظامؒ
سن اشاعت	:	۲۶ رمضان المبارک ۱۴۳۱ھ / ۶ سپٹمبر ۲۰۱۰ء
تعداد	:	۱۰۰۰
کمپیوٹر کمپوزنگ	:	Xpert Graphics
طباعت	:	
ہدیہ	:	۲۵/-
ملنے کا پتہ	:	۱) ادارۂ دارالاشاعت مہدویہ غنی میاں محلّہ دائرہ چن پٹن
		۲) A to Z Stationers
		Anjuman-e-Mahdavia Building
		Chanchalguda, Hyderabad.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

التماس

حضرت ملک سلیمانؒ نے تحریر فرمایا ہے کہ:۔

فرح مبارک میں حضرت بندگی میاں شاہ نظام دریائے آشامؒ کے گھر میں بچہ پیدا ہوا اسکی خبر امامؑ کو دی گئی تو امامؑ نے حضرت بندگی میاں شاہ نظامؒ کے گھر تشریف لیجا کر بچہ کے دونوں کانوں میں سنت اذاں واقامت کی ادائی فرمائی اور بچہ کا نام عبدالرحمٰن رکھا ۔آپکی والدۂ ماجدہ رضی اللہ عنھا کو فقر وفاقہ کی وجہ دودھ نہیں تھا بدیں وجہ حضرت شاہ نظامؒ نے میاں عبدالرحمٰنؒ کو امامؑ کے پاس لے جا کر امامؑ کے قدموں پر ڈالدیا۔امامؑ نے اپنے پیر کا انگوٹھا آپؒ کے منہ میں رکھا تو جس طرح بچے ماں کا دودھ چوستے ہیں اسی طرح آپؒ امامؑ کا انگوٹھا چوسنے لگے اور جب سیر ہوگئے تو آپؒ کو گھر لے گئے ۔آپؒ جب کبھی زاری کرتے تو حضرت شاہ نظامؒ آپکو لیجا کر امامؑ کے قدموں میں ڈال دیتے اور جب آپؒ امامؑ کا انگوٹھا چوس کر سیر ہوجاتے تو پھر واپس لیجاتے ۔ایک روز حضرت شاہ نظامؒ نے امامؑ سے عرض کیا کہ خوندکار! عبدالرحمٰنؒ اپنی ماں کا دودھ نہیں پیتے حضرتؑ کے قدوم مبارک کے تبرک پر اکتفا کرتے ہیں تو امامؑ نے فرمایا کہ عبدالرحمٰنؒ دودھ کیوں پیتے وہ تو نور پیتے ہیں اسی طرح آپؒ نے دوسال نور سے پرورش پائی' آپؒ نے تربیت وتلقین اور کامل صحبت اپنے والدِ بزرگوار حضرت بندگی میاں شاہ نظامؒ سے پائی۔امامؑ کی بے حد شفقت اور مرحمت جو آپؒ پر تھی تمام مہاجران مہدیؑ آپؒ کو مہاجر فرماتے تھے اور مہاجروں میں سویت دیتے تھے۔آپؒ حافظِ قرآن بھی تھے اور عربی فارسی میں کامل دستگاہ رکھتے تھے اور آپؒ نے مولود امام مہدی موعود علیہ السلام بہترین عبارت میں تصنیف فرمایا ہے۔گروہِ پاک میں بے حد شہرت رکھتا ہے۔آپؒ کو حضرت خواجہ خضرؑ سے ملاقات تھی اور آپؒ کی عمر شریف آپؒ کے والدِ بزرگوار حضرت شاہ نظامؒ کے وصال مبارک کے وقت کم وبیش تینتیس سالہ تھی (ملاحظہ ہو تاریخ سلیمانی گلشن ہشتم چمن دوم)۔

حضرت بندگی میاں شاہ عبدالرحمٰنؒ نے امامؑ کا یہ مولود امامؑ کے صحابہؓ کے زمانہ میں تحریر فرمایا ہے تمام موالید میں سب سے پہلا مولود یہی ہے جو حضور صحابہؓ سے آج تک مسلسل منقول ہوتا آرہا ہے اور صادقین سے دست بدست پہنچا ہے۔

زمانہء حال میں بعض افرادِ قوم امامؑ کے مبارک حالات اور آپؑ کے فرامین میں ایسی ہی کمی بیشی کرکے منظرِ عام میں لا رہے ہیں جس طرح سے کہ یہود ونصاریٰ نے توریت وانجیل میں کمی بیشی کرکے منظرِ عام میں لایا ہے زمانہء حال کے ان ناعاقبت اندیشوں کی اس جسارت کی وجہ اصل مولود مع ترجمہ ہدیہ ناظرین کیا گیا ہے لہذا ناظرین کا فرض اعظم ہے کہ جو بات مولودِ ہذا کے مضامین کے خلاف نظر آئے اس کو شیطانی وسوسہ خیال کریں۔

ازاحقر دلاورؒ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرضِ ناشر

زیرِطباعت یہ معرکتہ الاراء کتاب سیرت امامِ مہدی موعود خلیفۃ اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام المعروف بہ مولودِ امام مہدی موعودؑ مولفہ حضرت بندگی میاں شاہ عبدالرحمٰنؓ ابن حضرت بندگی میاں شاہ نظام دریائے وحدتِ آشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ، جس کو عمدۃ المتقدمین زبدۃ المتاخرین حضرت سید دلاور عرف گورے میاں صاحبؒ قبلہ نے نہایت ہی احتیاط اور ایماندارانہ پیرایہ میں اسکا آسان اور سہل ترجمہ کر کے گروہ کے ہاتھوں دستیاب کروایا ہماری سبھی کتابیں تقریباً عربی اور فارسی میں تھیں اسکو اردو زبان میں جو اسوقت زیادہ بولی جانے والی تھی ترجمہ کر کے قوم پہ احسان فرمایا ہماری اپنی قومی کتب جسے حضرت گورے میاں صاحبؒ اور حضرت سید خدا بخش رشدی صاحبؒ نے ترجمہ کیا ہے ایک اندازے سے چالیس سے پچاس کتب ہیں یہ ہمارے اسلاف کا ایک انمول سرمایہ ہے جو ہمیں حضرتؒ کے توسط سے ملا ہے۔ ادارۂ دارالاشاعتِ مہدویہ حضرتؒ کا ممنون ومشکور ہے کہ ہمیں اس معتبر ومستند کتاب کو تیسری بار شائع کرنے کا موقعہ میسر ہوا۔ اوراس کتاب کی سند کیلئے حضرت بندگی میاں شاہ عبدالرحمٰنؓ کی ذاتِ ستودہ صفات جیسی شخصیت جنہیں صحابہؓ نے اپنے زمرے میں شمار فرمایا اور جلیل القدر تابعین میں آپؓ کا شمار ہوتا ہے اور آپؓ کا تقویٰ جس کی ایک مثال آپؓ کی بیاہی کے وقت کا وہ واقعہ جو آپؓ کی مہر کہلائی آپؓ کی سادگی اور توکل کی آپ خود ایک نظیر ہے۔ ایسی معتبر اور مستند کتابوں کا ہر مہدوی گھر میں رہنا از حد ضروری ہے۔ ادارۂ دارالاشاعت مہدویہ کا مقصد اس کتاب کے شائع کرنے کا یہی ہے کہ یہ کتاب ہر مہدوی کے گھر پہنچے اور سیرت امامِ ہمام حضرت میراں سید محمد جونپوری مہدی موعود خلیفۃ الرحمٰن سے واقفیت حاصل ہو اور اپنے آئندہ آنے والے مستقبل میں ہمارے بچوں کو سیرت اور تعلیماتِ امامنا سے روشناس کروائیں۔ انشاء اللہ ادارۂ ہذا اسی طرح آئندہ اور بھی کتب کے شائع کرنے کا ارادہ رکھتا ہے دعا کریں کہ قومی کتب کا سرمایہ جو اس وقت نایاب سا ہوتا جارہا ہے پھر سے ہر فرد قوم تک پہنچ جائے کیونکہ موجودہ زمانے میں جبکہ عام طور پر مذہب کو چھپانے یا اسکو غلط رنگ میں پیش کرنے کی مساعی کی جارہی ہے ہم اس کتاب کو جوں کا توں پیش کررہے ہیں تاکہ مذہب کا حسن بھی باقی رہے اور اُس دور کی تاریخ بھی نظروں کے سامنے آجائے۔

ادارہ

سیرتِ حضرت امام مہدی موعود

خلیفۃ اللہ علیہ السلام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للّٰہ رب العالمین الذی ھدینا ھٰذا وما کنا لنھتدی لو لا ان ھدینا اللّٰہ العزیز وباللّٰہ الحمید الذی لہ ملک السّمٰوات والارض واللّٰہ علیٰ کل شئ قدیر والصلواۃ علیٰ حبیبہٖ محمد وٰالہٖ واصحابہٖ وا ولادہٖ واحفادہٖ وازواجہٖ اجمعین ثم الصلوٰۃ والسلام علے تابع الھدیٰ محمد ن المھدی صاحب الزماں وارث بنی الرحمٰن عالم علم الکتاب والایمان مبین الحقیقۃ والشریعۃ والرضوان وعلیٰ الہٖ واصحابہٖ واولادہٖ واحفادہٖ وازواجہٖ وعلیٰ تابعیہ التامۃ من الناس الیٰ یوم الدین من الصّدیقین والشھداء والصالحین وحسن اولٰئک رفیقا ذالک الفضل من اللّٰہ ان اللّٰہ کان علیما حکیما ذالک نتلوہٗ علیک من الآیات والذکر الحکیم (جزء۳رکوع۱۴)

سیرتِ حضرت امام مہدی موعود

خلیفۃ اللہ علیہ السلام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہر تعریف اللہ ہی کو زیبا ہے جو تمام جہان کا پروردگار ہے جس نے ہم کو اسکی (راہ مستقیم) کی ہدایت کی اور اگر ہم کو اللہ بزرگ ہدایت نہ کرتا تو ہم ہدایت پانیوالے نہ ہوتے اور شروع کرتا ہوں سزاوار حمد اللہ کے نام سے کہ اسی کی بادشاہت ہے آسمانوں اور زمین میں اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اور درود نازل ہو اللہ کے حبیب محمدؐ پر اور آپ کی سب آل اور اصحاب اور اولاد اور احفاد اور ازواج پر۔

پھر درود وسلام نازل ہو تابع ہدیٰ محمد مہدیؑ پر جو صاحب زمان اور وارث نبی رحمان علم الکتاب اور علم ایمان کے عالم حقیقت شریعت اور خدائے تعالیٰ کی خوشنودی کو بیان کرنے والے ہوئے اور آپؑ کی آل اور اصحاب اور اولاد اور احفاد اور ازواج پر اور قیامت تک ان لوگوں پر جو آپؑ کی پوری پوری پیروی کرنیوالے ہیں یعنے صدیقینؓ شہدآؓء اور صالحینؓ اور یہ لوگ (جنت میں پیغمبروں کے) اچھے رفیق ہیں۔ یہ اللہ کا فضل ہے بیشک اللہ جاننے والا اور حکمت والا ہے یہ ہے جو ہم تمکو پڑھکر سناتے ہیں (اے محمدؐ) آیتیں اور حکمت بھرا مذکور۔

ابتداء والدۂ حضرت میراں علیہ السلام عفیفہ عابدہ صالحہ ذاکیہ زاہدہ مخلصہ رابعہ ساجدہ صائمہ حنیفہ کریمہ علیمہ عظیمہ اسمہا شریفہ بی بی آمنہ مدام شب خیز وصائم النہار وقائم اللیل بودند روزے در شب ثلث معاملہ دیدند کہ ماہ و بروایتے آفتاب از آسمان فرود آمدہ در گریباں پیراہن بی بی درآمد و از آستین بیرون رفت ہر چند کہ بالا می شد تجلی روشن و زیادہ تر می شد فی الحال بیہوش گشتند و در جذبۂ حق مستغرق می شدند ایں خبر بہ برادر بی بی رسید نام شاں ملک قیام الملک کہ بسیار مرد پرہیز گار و عالمی و عاملی و متشرع و متورع بودند آمدہ گفتند کہ ہیچ رنجے نیست مگر ایں جذبہ حق است بعد از زمانے چونکہ بہوش آمدند ملک مذکور پرسیدند کہ چہ حال بود کہ در جذبہ و سکر بودید۔ بی بی واقعہ حال خود یک بیک فرانمودند بعد سمع ہم ملک برآں معنی گفتند معلوم میشود کہ انشاء اللہ تعالیٰ در شکم خدام حق تعالیٰ خاتم الاولیاء پیدا خواہد کرد و باز پا بوسی کردہ گفتند اے خواہرم مارا و ہفت کرسی مارا بیشتر ازیں بنواختی فاما شرط آنست کہ اظہار نباید کرد از یگانہ و بیگانہ۔ فی الجملہ بعد مدت چہار ماہ گاہ گاہ در شکم خود بی بی آواز می شنیدند کہ مہدی موعود حق است و پس از مدت

آغاز کتاب۔ حضرت مہدیؑ کی والدہ صاحب عفت عبادت گزار نیک پاکیزہ فطرت پرہیزگار خالصاً مخلصاً اللہ کی عبادت کرنیوالی اپنے وقت کی رابعہ ساجدہ روزے رکھنے والی ٹیڑھے راستہ سے الگ ہو کر چلنے والی صاحب کرامت صاحب علم بڑے درجہ والی جن کا اسم گرامی بی بی آمنہ ہمیشہ راتوں میں عبادت کرنیوالی دن کو روزے رکھنے والی اور شب بھر اللہ کے ذکر میں رہنے والی تھیں۔ ایک روز پچھلی رات میں معاملہ دیکھا کہ چاند اور ایک روایت سے آفتاب آسمان سے نیچے آکر بی بی کے کرتے کے گریبان[1] میں داخل ہوا اور آستین سے نکل گیا جس قدر بلند ہوتا تھا تجلی روشن اور زیادہ ہوتی تھی اسی وقت بیہوش اور جذبۂ حق میں مستغرق ہوگئیں۔ یہ خبر بی بی کے بھائی کو پہنچی جنکا نام ملک قیام الملک تھا بہت پرہیزگار مرد صاحب علم وعمل شرع کے پابند اور پارسا تھے آکر کہا کہ کوئی رنج نہیں ہے مگر یہ جذبۂ حق ہے تھوڑی دیر کے بعد جو ہوش میں آئیں تو ملک مذکور نے پوچھا کیا حال تھا جو جذبہ و سکر میں تھیں تو بی بی نے اپنے حال کا پورا واقعہ بیان کیا تو ملک نے سکر اس کے متعلق کہا معلوم ہوتا ہے انشاء اللہ تعالیٰ آپ کے شکم میں خاتم الاولیاء کو حق تعالیٰ پیدا کریگا اور پھر قدمبوس ہو کر کہا اے میری بہن تو نے ہم کو ہماری سات کرسی بلکہ اس سے زیادہ کو سرفراز کیا لیکن شرط یہ ہے کہ اپنے پرائے پر ظاہر نہ کریں۔ حاصل کلام چار ماہ کے بعد بی بی کبھی کبھی اپنے شکم سے آواز سنتی تھیں کہ مہدی موعود حق ہے اور حمل کی مدت معین پر پیر

[1] گریبان۔ کنٹھ (ازلغات کشوری)

معین دریں عالم فی یوم الاثنین بعد از حضرت رسالت پناہ کہ ہشت صد و چہل و ہفت سال انصرام گشتند در بلدہ جون پور کہ تعلق آں بہ ہندوستان دارد تولد مطہر خاتم الولیؑ اظہار یافت چنانچہ تولد مطہر خاتم النبی علیہ السلام فی یوم الاثنین شدہ بود کما قال النبی انا ولدت فی یوم الاثنین اجبت ان اجوع یوما واشبع یوما وانا ادعی فی یوم الاثنین وانا اموت فی یوم الاثنین ۔آں روز یکہ حضرت میراں سید محمد مہدی موعودؑ متولد شدند درآں روز جملہ بتاں و دیواں کہ در بتخانہا بودند بروئے زمین برہم افتادند پس ہاتف آواز داد کہ؎ جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا (جز ۱۵ رکوع ۱۹) وقال النبیؐ المہدی منی انہ یقفو اثری ولا یخطی چوں ایں آواز بگوش افضل الزماں و مرشد المکاں میاں شیخ دانیالؒ ساکن بلدہ جون پور بودند رسید و معلوم شد کہ بتاں در بتخانہا در افتادند آں زماں در ضمیر منیر مہر تنویر شیخ گذشت کہ امروز مردعزیز دریں شہر متولد شدہ است پس شیخ مذکور در تفحص افتادہ از بعضے مردم خبر یافتند کہ میراں سید عبداللہ را خدائیتعالیٰ بفضل و کرم خویش پسرے بخشیدہ است جواب فرمودند نعم الیوم الموعود وکان تولدہ شہیدا۔ پس

کے دن حضرت رسالت پناہؐ کی (ہجرت کے آٹھ سو سینتالیس سال بعد شہر جونپور میں کہ جس کا تعلق ہندوستان سے ہے خاتم الولی علیہ السلام کے تولد مطہر کا ظہور اس عالم میں ہوا۔

جیسا کہ خاتم النبی علیہ السلام کا تولد پیر کے دن ہوا چنانچہ نبی **صلعم نے فرمایا کہ میں پیر کے دن پیدا ہوا میں ایک دن بھوکا رہنے اور ایک دن پیٹ بھر کھانے کو دوست رکھتا ہوں اور میں دعویٰ کرونگا دوشنبہ کے دن اور میں دوشنبہ کو مرونگا۔** حضرت میراں سید محمد مہدی موعودؑ کی پیدائش کے دن بتخانوں میں تمام دیو اور بت زمین پر اوندھے گر پڑے اور فرشتہ غیبی نے ندا کی کہ **حق آیا اور باطل مٹ گیا۔ بیشک باطل مٹنے والا ہی تھا۔** نبی صلعم نے فرمایا ہے **مہدی مجھ سے ہے بیشک وہ میرے قدم بقدم چلیگا اور خطا نہیں کریگا۔**

جب افضل زماں مرشد دوراں میاں شیخ دانیالؒ ساکن شہر جونپور کے کان میں جاء الحق کی آواز پہنچی اور آپ کو معلوم ہوا کہ بت خانوں میں بت گر پڑے تو شیخ کے روشن دل میں یہ بات آئی کہ آج کوئی مرد عزیز اس شہر میں پیدا ہوا ہے پس شیخ مذکور اسی کھوج میں تھے بعض اشخاص سے آپ کو خبر ملی کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے میراں سید عبداللہؒ کو لڑکا عطا کیا ہے' اس کے جواب میں شیخؒ نے فرمایا کہ **اچھا ہے دن مہدی موعودؑ کی ولادت کا دن اور مہدی موعودؑ کی ولادت اللہ کے گزشتہ خلیفوں کی گواہ ہے۔** پس شیخؒ نے میراں سید عبداللہؒ کو طلب کر کے فرمایا

؎ آیت ہذا جاء الحق وزھق الباطل الخ فرشتہ غیبی نے بلند آواز سے کہا۔

میرانسید عبداللہ راطلبیدہ استفسار فرمودند کہ تولد آں طفل و ماہیت آں اظہار فرمائید میرانسید عبداللہ مضمون آں بدیں تقریر ادا کردند کہ چوں آں طفل از بطنِ مادر خود بیروں آمد از خون و از کثافت منزہ بود ہم دراں شب کہ تولد آنحضرتؑ شد مصابیح جمیع البیوت قد انطفت یسعی الناس بالتجلی ولم یوقد حتی السحر زیرا کہ مصباح جمیع الاولیا والمومنین پیدا شد و افروختہ گشت من نور الولایۃ المحمدیۃ کما قال اللّٰہ تعالٰی اللّٰہ نور السمٰوات والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیھا مصباح الایۃ قولہ تعالٰی واللّٰہ یختص برحمتہٖ من یشاء (جز۳رکوع۱۶) ای بالنبوۃ والولایۃ وہما واحد فی کل زماں و مکان بالاقوال والافعال والاحوال از بندگیمیاں دلاورؓ نقلست کہ فرمودند بندہ از شکم مادر بیروں شد فرمان رسید مرا کہ ھو الاول والآخر والظاھر والباطن (جزء۲۷رکوع۱۷) و دیگر فرمودند کہ حق تعالٰی بندہ را در ہماں زماں چار کتاب تعلیم کرد بلا مثال اگر بندہ توریٰت خواندی مردماں تحیر وار انی لک ہذا گفتندے کہ باز کرت دیگر موسٰی اظہار نمودہ بندہ ہضم میکرد و اگر بندہ انجیل

کہ اس بچہ کا حال اور اس کی ماہیت ظاہر فرمائے تو آپؓ نے فرمایا کہ وہ بچہ جب ماں کے پیٹ سے باہر ہوا تو خون اور کثافت سے پاک وصاف تھا اور حضرت مہدی علیہ السلام کی ولادت کی رات میں تمام گھروں کے چراغ بجھ گئے دوڑ رہے تھے لوگ تجلی [1] میں اور نہیں روشن ہوئے چراغ صبح تک کیونکہ ولایت محمدیہ کے نور سے روشن کیا ہوا تمام اولیاء اور مومنین کا چراغ پیدا ہوا۔ چنانچہ اللہ تعالٰی فرماتا ہے۔ اللہ نور ہے آسمانوں اور زمین کا اور اس کے نور کی مثال ایسی ہے جیسے ایک طاقچہ ہے اس میں چراغ ہے' اور اللہ تعالٰی فرماتا ہے۔ اللہ خاص کر لیتا ہے اپنی رحمت سے' جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت سے یعنی نبوت اور ولایت سے اور وہ دونو (خاتم نبوت اور خاتم ولایت) ہر زماں اور ہر مکان میں تمام اقوال افعال اور احوال میں برابر ہیں حضرت بندگیمیاں دلاورؓ سے نقل ہے کہ حضرت مہدیؑ نے فرمایا بندہ ماں کے پیٹ سے باہر ہوتے ہی مجھ کو فرمان خدا ہوا کہ وہی اول وہی آخر وہی ظاہر وہی باطن ہے۔ اور نیز فرمایا کہ اسی وقت بندہ کو خود حق تعالٰی نے چاروں کتابوں کی تعلیم دی اگر بندہ توریت پڑھتا تو لوگ متحیر ہو کر کہتے کہ تجھ کو کیونکر معلوم ہوا اور سمجھتے کہ پھر موسٰی کا ظہور ہوا مگر بندہ نے ہضم کیا اور اگر بندہ انجیل پڑھتا تو لوگ کہتے کہ مسیحؑ ابن مریم کا ظہور مکرر ہوا ہے اسی طرح اگر بندہ زبور پڑھتا تو کہتے کہ داؤدؑ ہے اگر بندہ کلام اللہ پڑھتا تو

[1] حضرت مہدی علیہ السلام کی ولادت کے وقت سارے جونپور میں ایک تجلی نما روشنی پیدا ہوئی جس سے در و دیوار شجر و حجر سب روشن ہو گئے لوگ اس تجلی کو دیکھ کر حیرت سے اِدھر اُدھر دوڑ رہے تھے اور چراغ تو بجھ گئے تھے جو صبح تک روشن نہ ہو سکے یہ حضرت مہدی علیہ السلام کی ولادت کا معجزہ ہے۔

را خواندے مردمان گفتندے کہ کرت دوم مسیح ابن مریمؑ استہظار کردو ہمیں منوال اگر بندہ زبور خواندی گفتندے داؤدؑ است اگر بندہ کلام اللہ خواندی مردمان گفتندی ہذا رجل عزیز محمدؐ رسول اللہ قد عاد بمرۃ اخریٰ ومردماں درشک وارتیاب گشتی وازیں وآں اقرار نبوت برآمدی اما بندہ بتوفیق اللہ تعالیٰ ہضم کرد زیراچہ بندہ را حامل اثقال ولایت محمدؐی حق تعالیٰ بیافریدہ است باز نقلست کہ حضرت میرانؑ فرمودند کہ میفرماید اللہ تعالیٰ اے سید محمد خاص ذات ترا برائے حمالت ولایت حبیبِ من آفریدیم بداں سبب از تو بالکلیہ جملہ آداب شریعت تمام می نمودیم ایں کرم وفضل ماست ونیز نقلست حضرت میراں علیہ السلام فرمودہ اند کہ ہرچہ خدائیتعالیٰ بہ محمد داد بمن داد وہرچہ بہ من داد بہ محمد داد نہ قبل محمدؐ کس را دادہ بود نہ پس بندہ کس را دادہ شود ۔ فی الجملہ سید عبداللہ گفتند کہ آں ذات مبارک چوں متولد شد ہر دو دست مبارک بر شرمگاہ خود می نہادند چوں بر بدن شریف جامہ پوشانیدند دستہائے خود جدا ساختند و باز گاہے کہ جامہ از تن مبارک دور می کنند بطور سابق دستہائے خود بر شرمگاہ می نہتد وگریہ آں ذات فائض البرکات ہمچوں کودکاں نیست بلکہ آواز آں طفل خداوند عقل جمیع سامعان را

کہتے کہ یہ مرد عزیز محمد رسول اللہؐ ہے کہ مکرر ظہور فرمایا ہے اور لوگ شک وشبہ میں پڑ جاتے اور عام وخاص نبوت کا اقرار کرنے لگتے ۔ لیکن بندہ نے اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ہضم کیا اسلئے کہ حق تعالیٰ نے بندہ کو محمدؐ کی ولایت کے بوجھ کو اٹھانے کیلئے پیدا کیا ہے نیز نقل ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے سید محمدؐ ہم نے خاص تیری ذات کو اپنے حبیبؐ کی ولایت کا بار اٹھانے کیلئے پیدا کیا ہے اسی لئے جملہ شریعت کے آداب بالکلیہ تجھ سے پورے ادا کراتے ہیں ۔ یہ ہمارا فضل وکرم ہے اور نیز نقل ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا ہے کہ خدائے تعالیٰ نے جو کچھ محمدؐ کو دیا مجھ کو دیا اور جو کچھ محمدؐ کو دیا نہ محمدؐ کے پہلے کسی کو دیا تھا اور نہ بندہ کے بعد کسی کو دیا جائیگا ۔ حاصل کلام سید عبداللہؒ نے شیخؒ سے کہا کہ وہ ذات مبارک جب پیدا ہوئی تو دونو ہاتھ اپنی شرمگاہ پر رکھے ہوئے تھے جب جسم شریف پر کپڑے پہنائے گئے تو شرمگاہ سے اپنے ہاتھ اٹھا جب کبھی تن مبارک سے کپڑے نکالتے ہیں تو پہلے کی طرح اپنے ہاتھ شرمگاہ پر رکھ لیتے اس ذات فائض البرکات کا رونا بچوں کے رونے کی طرح نہیں بلکہ اس صاحب عقل طفل کی آواز تمام سامعین کو جاذب بنا دیتی ہے شیخ الاسلامؒ نے پوچھا کہ اس صاحب فضل طفل کا نام کیا رکھے ہو تو فرمایا کہ آج کی رات میں نے معاملہ (خواب) دیکھا کہ حضرت رسالتؐ پناہ نے تشریف لاکر فرمایا کہ اس طفل کا نام میں نے

جاذب می سازد و شیخ الاسلام پرسیدند کہ نام مبارک آں طفل صاحب فضل چہ نہادید فرمودند کہ امشب معاملہ دیدم کہ حضرت رسالت پناہ آمدہ فرمودند کہ ایں طفل رامن نام خود نہادہ ام بنا بر بشارت آنحضرتؐ نام طفل مذکور را میرانسید محمد خواندم چنانچہ رسالت پناہ فرمودند المہدی منی یکون من بعدی اسمہٗ اسمی و اسم ابیہ اسم ابی و اسم امہ اسم امی باز شیخ علیہ الرحمتہ پرسیدند اصول ولون آں طفل بچہ نوع است سید عبداللہ فرمودند کہ لون اوگندم گوو روشن پیشانی و بلند بینی متوسط ابرو یعنی پیوستہ کما قال النبیؐ المھدی منی اجلی الجبھة اقنی الانف مقرون الحاجبین شیخ رضوان اللہ علیہ سید عبداللہ را مبارکباد دادہ وداع کردند اما در وقت شیرخوارگی چنداں معجزہا از وجود آں ذات موجود گشتند کہ مردمان عارفاں بیقین گفتند فیہ سر عظیم بلکہ بسیار خلائق منتظر بظہور ایں مستور بودند شک نیست کہ ایں خزانہ غیب لاریب قسمت خواہد کرد وایں بارانِ

اپنا نام رکھا ہے پس آنحضرتؐ کی اس بشارت کی بناء پر طفل مذکور کا نام میراں سید محمدؑ رکھا ہوں چنانچہ رسالت پناہؐ نے فرمایا ہیکہ مہدی مجھ سے ہے میرے بعد ہوگا اس کا نام میرا نام اس کے باپ کا نام میرے باپ کا نام اور اسکی ماں کا نام میری ماں کا نام ہوگا۔ شیخ علیہ الرحمتہ نے پوچھا کہ اس طفل کا حلیہ و رنگ کیسا ہے تو سید عبداللہؓ نے فرمایا کہ وہ گندم گوں روشن پیشانی بلند بینی اور جٹھ بھوں رکھتا ہے۔ چنانچہ نبیؐ نے فرمایا کہ مہدی مجھ سے ہے روشن پیشانی بلند بینی اور جٹھ بھوں والا ہوگا۔ شیخ رضوان اللہ علیہ نے سید عبداللہ کو مبارکباد دیکر رخصت فرمایا لیکن شیرخوارگی کے زمانہ میں اس ذات کے وجود سے اتنے معجزے ظاہر ہوئے کہ عارفین نے یقین سے کہا کہ اس طفل میں بڑا راز ہے بلکہ بہت سے لوگ اس راز کے ظاہر ہونے کے منتظر ہوگئے کہ بیشک یہ طفل خزانہ غیب لاریب تقسیم کریگا۔ اور یہ بارانِ رحمت تمام مخلوق کی برائیوں کو شفاء ابدی سے بدل دیگا حدیث شریف ہذا بھریگا زمین کو عدل وانصاف سے جس طرح کہ جور وظلم سے بھری گئی' کا ظہور اس کی دعوت سے ہوگا بلکہ ملک عرب وعجم کے لئے جیسا کہ انبیاءؑ کا طریقہ تھا قلوب کو کھول ؎ دیگا۔

؎ حضرت بندگی عبدالملک سجاوندی عالم باللہؓ نے تحریر فرمایا ہیکہ ''اور منجملہ اُن کے دو ہے جو علی ابن ہزیلی کی روایت سے اور وہ اپنے باپ کی روایت سے کہا داخل ہوا میں رسول اللہؐ کے پاس اور آپ اس حالت میں تھے جس حالت میں کہ آپ کی روح مبارک قبض کیگئی پس کیا دیکھتا ہوں کہ بی بی فاطمہؓ آپ کے سرہانے ہیں اور حدیث طویل ہے اس حدیث کے آخر میں ذکر کیا گیا ہے کہ اے فاطمہؓ قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے بھیجا حق کے سات کہ اس امت کا مہدیؑ اسی سے ہے (فاطمہؓ سے ہے) جبکہ ہوجائیگی دنیا غال غول اور فتنے ظاہر ہوجائیں گے اور راستے کٹ جائیں گے ایک دوسرے پر لوٹ مار کریں گے نہ بڑا چھوٹے پر رحم کھائیگا اور نہ چھوٹا بڑے کی عزت کریگا پس بھیجے گا اللہ ایسے وقت میں اس امت میں سے ہے من یفتح حصون الضلالة وقلوبا غلفا اس شخص کو جو فتح کریگا گمراہی کے قلعوں کو اور بند دلوں کو قائم کریگا دین کو آخر زمانہ میں جیسا کہ قائم کیا میں نے اس کو اول زمانے میں سند سے بیان کیا اس کو حافظ ابونعیم اصفہانی نے مہدیؑ کی صفت میں۔ پس دیکھ اے منصف نبیؐ کے قول قلوباً گلفا کو یہ قول عطف تفسیر ہے۔ نبیؐ کے قول حصون الضلالة پر پس معلوم ہوا کہ مہدی کھولدیگا بند دلوں کو اپنے فیض سے اور بھردیگا دلوں کو اپنے عدل سے اور یہی معنی ہیں یملا الارض قسطا وعدلا کما ملئت جورا وظلما کے (ملاحظہ ہو سراج الابصار مولفہ حضرت عالم باللہؓ)

رحمت کافۂ خلائق را بشفاء ابدی از اقسام بدی مبدل خواہد ساخت یملاء الارض قسطا وعدلا کما ملئت جورا وظلما بدعوت اور دخواہد نمود بلکہ ملک عرب وعجم چنانکہ انبیاء رابود خواہد کشود اکنوں حلیہ آنخضرت بشنوید کہ صورت وسیرت آنخضرتؑ بعینہٖ ہمچوں خاتم النبیؐ بود چنانچہ آنخضرتؑ فرمود اگر بندہ وحضرت ابراہیم خلیل اللہ وحضرت مصطفٰے دریک زماں بودندے ہیچکس درمیان ما تمیز کردن نتوانستے اکنوں بشرح بشنوید درخشندہ روو پیچیدہ مونہ دراز نہ کوتاہ بزرگ سر کشادہ جبہ روشن روی ہمچوں ماہ شب چہار دہم چشماں چوں چشمہائے بنی اسرائیل یعنی بزرگ بسا آبدار سیاہ دیدہ وسفیدی چشم بغایت روشن اند کے مائل بہ سرخی پیوستہ ابرو فراخ بحسن دراز مژگان انبوہ ریش سرخ غدار روشن رخسار بلند بینی متوسط گوش درست سر و موئے نہ دراز نہ کوتا میانہ گردن دراز بازو کشادہ کتف درست قبضہ دراز انگشت بر رخسار راست خال سیاہ فراخ شانہ بر شانہ راست مہر ولایت متوسط پشت کشادہ سینہ سرین گاہ متوسط ساق درست قدم پہن استخواں نرم اعضاء عرق خوشبو مثل گلاب لعاب مانند مشک وعنبر معطر الاعضاء چنانکہ استعمال خوشبوی کردہ باشد روشن بشرہ پیشانی تاباں روئے دافع

اب حضرت مہدیؑ کے حلیہ مبارک کی کیفیت سنو کہ حضرت مہدیؑ کی صورت وسیرت خاتم النبیؐ کی صورت وسیرت کی جیسی تھی چنانچہ حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ اگر بندہ اور حضرت ابراہیم خلیلؑ اللہ اور محمد مصطفٰےؐ ایک زمانہ میں ہوتے تو کوئی شخص ہمارے درمیان تمیز نہ کرسکتا۔ اب حلیہ مبارک کو واضح طور پر سنو چمکدار چہرہ گھونگر والے متوسط بال' سر بڑا' کشادہ پیشانی' بدر سا روشن چہرہ' بنی اسرائیل کی آنکھوں جیسی آنکھیں یعنی بڑی اور بہت آبدار پتلیاں کالی آنکھوں کی سفیدی بہت روشن قدرے سرخی مائل' جٹھ بھوں کشادہ خوبی کے ساتھ پلکیں' لانبی گھنی داڑھی' سرخ چہرہ' روشن گال' بلند بینی' متوسط کان' سر مبارک نہایت موزوں' بال نہ لمبے نہ کوتاہ' گردن میانہ' بازو مبارک لمبے لمبے' کندھے کشادہ' پنجہ نہایت مضبوط' انگلیاں لمبی لمبی' سیدھے رخسار مبارک پر کالی تل' شانہ کشادہ' سیدھے شانہ پر مہر ولایت' پشت مبارک متوسط' سینہ مبارک کشادہ' سرین گاہ متوسط' پنڈلی مبارک نہایت موزوں' قدم مبارک فراخ' استخوان مبارک نرم' اعضاء مبارک پر پسینہ کی خوشبو گلاب کے مانند' لعاب دہن مبارک مشک وعنبر کی طرح' اعضائے مبارک معطر ایسے جیسا کہ کسی نے خوشبوئی کا استعمال کیا ہو' روشن بشرہ' پیشانی مبارک تاباں' چہرہ مبارک دیکھنے والوں کی بلاؤں کا دفع کرنیوالا' آپؑ کی طلعت مبارک کا مشاہدہ باعث راحت سینہ' آپکے نظر مبارک کا مطالعہ باعث فرحت دل' لیکن باوجود ان خوبیوں کے کامل عظمت کیساتھ پورا وقار' شریں سخن' نرم آواز' زبان مبارک میں فصاحت

البلائے سیارہ مشاہدہ طلعتش موجب راحت سینہ مطالعہ منظرش مستوجب فرحت درونہ امابا مہابت تام عظمت تمام شریں سخن نرم آواز فصیح اللسان کہ ہرگز سامع راسیری نگردو ملیح روحسن صورت بالطافت تمام منکسر المزاج کثیر البکا قلیل الضحکت سرتا پالطافت تمام امابا ہیبت واحتشام کلامش باحکمت درو علم وافرو ہمیشہ حلم متکاثر مجلسش دلربا صحبتش باطن کشا عقیدۂ[1] اش ایمان بخش من اللہ تبسم افزوں و مروت از حد بیرون شجاعت کامل سخاوت شامل صورت وقامتش معتدل و نرم امابا ہیبت وکرم عظمت وافرِ آداب متکاثر صادق الاقوال پیمبر افعال قائم الحال برحبل المعیں امامعجزہ آنکہ از ہمہ بلنداں خاستہ ونشستہ بلند می نمود کتف او از ہمہ بالا قلیل المنام قلیل الکلام قلیل المخالطت رافع الآثام کثیر البیان معدن مروت مخزن فتوت غافر الذنوب ساتر العیوب قدمش مسعود دیر خشم زود خوشنود سخن شنو حقگو حامی دین وسنت ماحی جمیع رسم و عادت و بدعت نہ ہمچوں بعضے اولیاء کہ در حسنہ و سیہ تمیز کردند بلکہ حضرت میراں علیہ السلام فرمودند ہیچ حسنہ باری تعالیٰ از محبوب خود پوشیدہ نداشت آں کدام حسنہ باشد کہ رسول خدا نہ کردہ باشد مشتری

ایسی سننے والا جسقدر بھی سنے سیری نہو' چہرہ پرنمک اور خوبصورتی لطافت کے ساتھ' منکسر المزاج' بہت رونے والے کم ہنسنے والے' سراپا کامل لطافت لیکن ہیبت اور دبدبہ کیساتھ' کلام پاک میں حکمت بھری ہوئی جسمیں بہت زیادہ معلومات کا خزانہ' اور ہمیشہ بہت بردبار' آپؑ کی مجلس مبارک دلربا' آپؑ کی صحبت مبارک دلکشا' آپکا مذہب منجانب اللہ ایمان بخشنے والا' اکثر مسکراتے' مروت حد سے زیادہ' کامل بہادری سخاوت کا پہلو لی ہوئی' صورت وقامت معتدل اور نرم لیکن ہیبت وکرم کے ساتھ جسمیں وافر بزرگی' اور بہت آداب صادق الاقوال پیمبر افعال' آپؑ کا حال قرآن شریف کے موافق' لیکن معجزہ یہ کہ تمام کھڑے اور بیٹھے ہوئے اونچوں سے اونچے نظر آتے' آپؑ کا شانہ سب سے اونچا معلوم ہوتا' کم سوتے اور کم گفتگو فرماتے کم میل جول رکھتے ' آپؑ سے ملنے والے کے گناہ دھلجاتے' قرآن شریف کا بیان کثرت سے فرماتے' مردانگی کے معدن' جوانمردی کا خزانہ تھے۔ اگر کوئی گناہ کرتا تو اس کو معاف کردیتے' لوگوں کی عیب پوشی فرماتے' آپؑ جہاں تشریف لیجاتے سعادت آپؑ کے قدموں پر لوٹتی رہتی۔ آپؑ کو غصہ بہت دیر میں آتا اور پھر بہت جلد خوشنود ہوجاتے۔ معروضہ کان لگا کر سنتے اور جو بات حق ہے وہی فرماتے۔ دین خدا اور سنتِ رسول اللہؐ کی حمیت فرماتے' اور تمام رسوم وعادات وبدعتوں کو مٹاتے۔ نہ مانند بعض اولیا کے کہ انھوں نے بدعت حسنہ وسیۂ میں تفریق کی۔ بلکہ حضرت مہدی علیہ

[1] عقیدہ۔ مذہب (از لغات کشوری)

طالباں مریخ مخالفاں گلدستۂ باغ فتوت غنچہ گلہائے گلزار نبوت
نطق او کلام ربانی حکم او امر سبحانی دل او گنج اسرار فرقانی تن او
حامل بار امانت رحمانی حدیث او صحت دردمنداں الفاظ او
انیس غمگیناں بعثِ او بر کافۂ خلائق دعوت او بر ترک علائق
مفترض الطاعت للجن والانس محکمۃ البیان علی من انکر واطاع
روشن وجود خطابش مہدی موعود ہمسر وہمرتبہ محمد محمودؐ زیراچہ او
تابع تام است وبعثت او بر خاص وعام است شیریں سخن نرم
آواز مونس غیبان غمگسار یتیماں معزِ فقیران عدیم مقابلہ سفیہان
عیادت کنندۂ مریضان سینہ او خزائن اللہ دل او بیت اللہ روح
او اسرار اللہ رنگ او صبغۃ اللہ موی او کمند فقراء اللہ بوے او نسیم
سحر روی او عین حلیہ دلبر قد او سرو سرفراز ریاض غیب جبینش
روشن تر از آفتاب لاریب محل او تبارک اللہ احسن الخالقین
دعوت او احکم الحاکمین طبیعت او ارحم الراحمین صبح خنداں از نور
روے او مشک وعنبر مقتبساں از بوی او شاہان جہاں ہمچو گدائے
کوی او مشرق ومغرب بستہ یکتار موی او جمیع تاجدارانِ باطن
بصداقت سوئے او فسوف یاتی اللہ بقوم نعت گروہ او
افمن کان علی بینۃ من ربہٖ عین گلدستہ او قل ھٰذہٖ

السلام نے فرمایا کوئی حسنہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب سے
پوشیدہ نہ رکھا وہ کونسا حسنہ ہے جسکو رسول خدا صلعم نے
نہ کیا۔ ہر طالبان خدا کے حق میں مشتری۔ مخالفان دین کے حق
میں مریخ۔ آپؑ کی ذات مبارک جوانمردی کے باغ کا گلدستہ
گلزار نبوت کے پھولوں کا غنچہ۔ آپؑ کا نطق کلام ربانی۔ آپؑ کا حکم
حکم سبحانی۔ آپؑ کا دل اسرار قرآنی کا خزانہ۔ آپؑ کا جسم مبارک
امانت رحمانی کے بوجھ کا اٹھانے والا۔ آپؑ کی گفتگو دردمندان
محبت کیلئے باعث صحت۔ آپؑ کے الفاظ غمگینیاں جدائی کے لئے
باعث انست۔ آپؑ کی بعثت تمام خلائق پر اور آپؑ کی دعوت؎
ترک علائق پر آپؑ کی اطاعت جن وانساں کیلئے فرض۔ آپؑ کا
بیان منکروں اور مطیعوں کیلئے محکم۔ آپؑ کا وجود مبارک روشن۔
آپؑ کا خطاب مبارک مہدی موعودؑ ہمسر وہمرتبہ محمد محمودؐ
کیونکہ آپؑ آنحضرت کے تابع تام ہیں اور آپؑ کی بعثت
خاص وعام پر ہے آپؑ کی بات میں شیرینی۔ آپؑ کی آواز میں
نرمی، غریبوں کے مونس، یتیموں کے غمخوار، فقیروں کو عزت دینے
والے احمقوں سے مقابلہ نہیں کرنیوالے بیماروں کی عیادت
کرنیوالے آپؑ کا سینہ اللہ کا خزانہ آپؑ کا دل اللہ کا گھر، روح
مبارک اللہ کا راز، آپؑ کا رنگ اللہ کا رنگ آپؑ کے موئے مبارک
اللہ کے فقیروں کی کمند، آپؑ کی بو نسیم سحری، آپؑ کا چہرہ عین حلیہ
دلربا، آپکا قد مبارک غیب کے چمنوں کا سرو بلند آپکی پیشانی
آفتاب سے زیادہ روشن، آپؑ کا محمل بیشک تبارک اللہ

؎ آپکی دعوت ترک خلائق پر یعنی آپ کی دعوت روزی حاصل کرنے کے ذریعوں کو ترک کرنے روزی دینے والے خدا پر بھروسہ کرنے پر تھی۔

سبیلی ادعوا الی اللّٰہ علٰی بصیرۃ انا و من اتبعنی وابستہ او حسبک اللّٰہ و من اتبعک من المومنین بشارت او جمیع اولو الالباب[ۤ] اشارت گروہ او و جمیع نقبا د نجبا خوشہ چیں خرمن او وقطب وغوث در معتمداں او ابدال و اوتاد در معتقدان او و جمیع اولیا خواہندگان فیض ولایت از ولایت او کہ ولایت محمد علیہ السلام تمام است انا من نور اللّٰہ اورا قوام است دعوتِ او بر جمیع خلائق ذکر دوام بذلِ او ہمیشہ برانام است وسویت او در فقراء خاص وعام است واتباع خاتم انبیاءؑ در وی تمام است مہدی موعود اورا نام است منکر اورا رغام است اللّٰھم احینیی فی ھٰذہٖ الطائفۃ وامتنی فی ھذہٖ الطائفۃ واحشرنی فی یوم القیامۃ فی ھذا الطائفۃ بحرمۃ الکلمۃ الطیبۃ والتصدیق فی الجملہ تا کہ میراںؑ بھنگام سخن گوئی شدنداول برزبان مبارک آنحضرتؑ ہمیں سخن جاری شد کہ مہدی موعودؑ آمد وقت بوقت ہمیں گفتندے یکروز باز شیخ دانیالؒ نہ میراں سید عبداللہ پرسید ندکہ میراں سید محمدؑ خوشحال اند گفتند آرے باز پرسیدند کہ راہ

حسن الخالقین (بڑی برکت اللہ کی جوسب سے بہتر بنانیوالا ہے) (جز۱۸۔رکوع۱)۔آپکی دعوت احکم الحاکمین (جز ۱۲۔رجوع۴) سب سے بڑا حاکم آپ کی طبیعت ارحم الراحمین (جز۱۳ رکوع۲) (سب مہربانوں سے زیادہ مہربان صبح آپؑ کے چہرہ کے نور سے خنداں مشک وعنبر آپؑ کی بوئے مبارک سے فیض لینے والے' دنیا کے بادشاہ آپؑ کی گلی کے گدا' مشرق ومغرب آپؑ کے ایک تارمو سے بندھے ہوئے' باطن کے تمام تاجدار صداقت کیساتھ آپؑ کی طرف آتے ہیں۔ فسوف یات اللہ بقوم (قرب میں لائیگا اللہ ایک قوم کو) آپؑ کے گروہ کی تعریف۔ افمن کان علی بینۃ من ربہ (آیا پس جو شخص کہ اپنے رب کی طرف سے بینہ پر ہو) آپؑ کے گلدستہ کا ایک خوشنما پھول۔ قل ھٰذہٖ سبیلی الخ (کہد وائے محمد یہ میری راہ ہے بلاتا ہوں مخلوق کو خالق کی طرف میں اور میرا قائم مقام) آپؑ سے وابستہ ہے۔ حسبک اللہ و من اتبعک الخ (اے محمد کافی ہے تیرے لئے خدا اور اس کے لئے جو تیرا تابع تام ہے) آپؑ کیلئے بشارت ہے۔ اور اولوالالباب آپؑ کے گروہ کی طرف اشارہ ہے۔ تمام نقبادوشرفا آپؑ کے خرمن کے خوشہ چیں ہیں ۔قطب اورغوث آپؑ کے معتمدین ہیں۔ ابدال واوتاد سب آپؑ کے معتقدین ہیں۔ اور تمام اولیا اللہ آپؑ کی ولایت سے فیض کے خواہاں ہیں۔ جو محمدؐ کی تمام ولایت ہے۔ فرمانِ رسول میں اللہ

ۤ لاولی الالباب الذین یذکرون اللہ قیاما وقعودا و علی جنوبھم (بہتری نشانیاں ہیں) عقل مندوں کے لئے جو اللہ کا ذکر کرتے ہیں کھڑے بیٹھے اور لیٹے ہوئے ۔حضرت مہدیؑ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ مجھے اللہ کا حکم ہوا ہے کہ اولی الالباب سے مراد فقط تیری قوم ہے (ملاحظہ ہوانوارالعیون مولفہ حضرت مجتہد گروہ مہدویہؒ) اللہ تعالی کے فرمان کی مراد امام مہدی موعود خلیفۃ اللہ مراد اللہ کے بیان سے ظاہر ہیکہ امام کی قوم کی صفت کھڑے بیٹھے اور لیٹے ہوئے اللہ کے ذکر میں لگے رہنا ہے۔

رفتار میراں سید محمد بہ چہ نوع است سید السادات فرمودند کہ اقوال و افعال اوشاں موافق شریعت مصطفےٰؐ می نماید دعوت آں طفل بر آنست کہ حال آں بر زبان آمدن امکان ندارد و دراں ذات صفتہائے عجائب دیدہ می شود کہ بر پشت مبارک او گاہے مانند مہر در نظر می آید و اصلا بول و غایط نیافتیم اگر چہ قصد دیدن بسیار کردیم ولیکن نمی بنیم پس در خاطر انور شیخ گذشت کہ ایں زمانہ قریب بظہور مہدیؑ است اکثر و اغلب ایں طفل مہدی موعودؑ است پس سید عبداللہ را بارک اللہ و مرحبا فرمودند و وداع کردند دیگر در شہر جونپور در خانقاہ شیخ مدرسہ می شد و میرانسید احمد کہ برادرِ کلاں حضرت میرانؑ بودند اوشاں برائے تحصیلِ علم بحضورِ شیخ می رفتے یک روز شیخ فرمودند کہ برادر را کہ میرانسید محمد اسم مبارک آنحضرتؐ است ہمراہ خود بیارید پس برادرِ کلاں حضرتؐ را ہمراہ خود گرفتہ بملازمت شیخ رواں شدند چوں عنقریب رسیدند نظر شاہ دانیال بر شہنشاہ گیتی پناہ افتاد مجرد از سجادہ خویش برخاستند و چند قدم استقبال کردہ بسیار تعظیم و تکریم نمودہ بر سجادۂ خود بنشاندند و خود پایانش نشستہ تکلیف ضیافت آنحضرت بسیار کردند چوں حضرت میرانؑ توجہ رخصت نمودند بہزار تواضع و خلق چند اقدام۔ بر زمین پائے برہنہ رفتہ

کے نور سے ہوں اسکا قوام ہے۔آپؑ کی دعوت تمام مخلوق پر ذکر دوام کی ہے۔اور آپؑ کی سخاوت ہمیشہ تمام مخلوق پر ہے۔اور آپؑ کی سویت فقیروں میں خاص و عام ہے۔اور خاتم الانبیاؐ کی پیروی آپؑ ہی میں پوری پوری ہے۔مہدی موعودؑ آپؑ کا نام ہے۔اور آپؑ کے منکر کیلئے ناک گھسنی ہے (ذلت ہے) اے اللہ مجھے اس جماعت مہدویہ میں جلا اور اسی جماعت میں مار اور قیامت کے دن اسی جماعت میں میرا حشر کر کلمہ طیبہ اور تصدیق کی حرمت سے۔

حاصل کلام جب حضرت امام علیہ السلام کے بات کرنے کا زمانہ آیا تو پہلی بات جو آپؑ کی زبان مبارک پر آئی یہی تھی کہ ''مہدی موعود آیا'' کبھی کبھی یہی فرماتے۔

ایک روز شیخ دانیالؒ نے میرانسید عبداللہؒ سے پوچھا کہ میرانسید محمد خوشحال ہیں تو کہاہاں پھر پوچھا کہ میرانسید محمد کی چال چلن کیسی ہے تو سید السادات نے فرمایا کہ میرانسید محمد کے اقوال و افعال مصطفیٰؐ کی شریعت کے موافق نظر آتے ہیں اس بچہ کی دعوت اس بات پر ہیکہ اس کا حال زبان پر نہیں آسکتا اور اس ذات میں عجیب وغریب صفتیں دکھائی دیتی ہیں کہ اس کی پشت مبارک پر کبھی مہر کے مانند نظر آتا ہے اور ہم اس بچہ کا پیشاب اور پاخانہ بالکل نہیں پاتے اگر چہ کہ دیکھنے کا قصد بہت کچھ کرتے ہیں لیکن نہیں دیکھتے ہیں۔پس شیخ دانیالؒ کے دل میں آیا کہ یہ زمانہ مہدی کے ظہور کا ہے یقیناً یہ بچہ مہدی موعودؑ ہے پس سید عبدؒاللہ کو بارک اللہ اور مرحبا فرما کر رخصت کیا۔نیز شہر جونپور میں شیخؒ کے خانقاہ میں لوگ پڑھتے تھے اور میرانسید احمدؒ جو حضرت مہدیؑ کے بڑے

آنحضرت عالیدرجت را رخصت نمودند و چناں شاد و مسرور گشتند کہ گویا دیدار انور ذات موصول گشتند چوں وقت بہ مکتب نشستن میرانؑ رسید چہار سال و چہار ماہ و چہار روز بعمر مبارک حضرت شدہ میراں سید عبداللہ تشریع ضیافت نمودہ میاںؔ شاہ دانیال را گویا نیدند کہ امروز مکتب میراں سید محمد است باید کہ آمدہ بزبان مبارک خود بسم اللہ گویا نند پس شیخ در حال برمکان سید عبداللہ آمدہ حضرت میراں را برادرنگ کلاں بہ نشاندند وخود پایان تخت ایستادند و نیز حوالی تخت اکثر الناس من العلماء والفقہا والصلحا والاتقیاء والعرفا والوزرا والعساکر استادہ بودند ہمدراں وقت حضرت خضرؑ قدوم فرمودند در آنجماعت کسی خضرؑ رانہ شناخت مگر حضرت میراں علیہ السلام استادہ تعظیم کردند جملہ خاص و عام را بسا تعجب آمد کہ محبوب خوردسالہ بکدام تعظیم کرد پس درانزماں شاہ دانیال سراز مراقبہ برآوردہ دیدند کہ در جماعتِ جمیع الناس عموم خضرؑ استادہ اند بعدہ بجانب حضرت خواجہ التماس بہ نیازمندی نمودہ خواجہ و شاہ ہردوکساں حضرت میراں را بہ نشاندند وخود پایان تخت نشستند و نیز خواجہ الیاسؑ مہتر عیسیٰؑ و مہتر ادریسؑ بہ زنہار حق تعالیٰ حاضر

بھائی تھے یہ بھی تحصیل علم کے لئے شیخؒ کے حضور میں جاتے تھے ان سے ایک روز شیخؒ نے فرمایا کہ تم اپنے بھائی کو جنکا نام مبارک میرانسید محمد ہے اپنے ساتھ لاؤ پس انھوں نے حضرتؑ کو اپنے ہمراہ لیا اور شیخؒ کی طرف روانہ ہوئے جب قریب پہونچے تو شاہ دانیالؒ کی نظر شہنشاہ گیتی پناہؑ پر پڑتے ہی اپنے سجادہ سے اُٹھکر چند قدم استقبال کر کے بہت تعظیم وتکریم کے ساتھ حضرتؑ کو اپنے سجادہ پر بٹھائے اور خود سجادہ کے نیچے بیٹھ کر آنحضرتؑ کی بہت تواضع فرمائی جب حضرت مہدیؑ نے رخصت کی طرف توجہ فرمائی تو شیخؒ نے بہزار تواضع واخلاق چند قدم زمین پر برہنہ پاؤں جاکر رخصت دی اور شیخؒ اس قدر خوش ہوئے گویا کہ ذات انور (خدا کے) دیدار کو پہنچے۔

جب حضرت مہدیؑ کے لئے مدرسہ میں بیٹھنے کا وقت پہنچا آپؑ کی عمر مبارک چار سال چار مہینے اور چار دن کی ہوئی میرانسید عبداللہؒ نے ضیافت کا اہتمام کر کے میاں شاہ دانیالؒ کو کہلا بھیجا کہ آج میراں سید محمد کی تسمیہ خوانی ہے لہذا آپ آکر اپنی زبان مبارک سے بسم اللہ پڑھائیں پس شیخؒ نے اسی وقت سید عبداللہؒ کے گھر آکر حضرت مہدیؑ کو بڑے تخت پر بٹھایا اور خود تخت کے نیچے کھڑے ہوگئے۔ اور نیز اکثر لوگ یعنے علماء، فقہا، صلحا، اتقیا، عرفا، وزرا، عساکر تخت کے اطراف کھڑے ہوئے تھے۔ اسی وقت حضرت خضرؑ بھی تشریف لائے لیکن اس جماعت میں کسی نے خضرؑ کو نہ پہچانا مگر حضرت مہدیؑ نے کھڑے ہوکر خضرؑ کو تعظیم

ے حضرت میرانؑ فرمودند شیخ دانیال سید ہستند شاہ دانیال باید گفت۔ منہ

شدہ بودند چوں وقت بسم اللہ گویانیدن آمد شاہ مذکور التماس بہ خواجہ می نمودند کہ خوندکار بہ زبان اسعد خود حضرتؑ را بسم اللہ گویانند خواجہ جواب فرمودند کہ شما بسم اللہ گویانید ایزد تعالیٰ مرا مخصوص بہ ایں کار فرستادہ است کہ امروز حبیب من بسم اللہ میگوید تو برو و آمین بگو بنا براں شاہ دانیال بسم اللہ گویانیدند حضرت خواجہ بصوت اعلیٰ آمین گفتند بعدہ حضرت میراں را در مکتب نشاندند پیش شاہ مذکور کہ علماء باللہ و استاد شریعت و پیر طریقت بودند ہر وقتیکہ حضرت میرانؑ برائے تحصیل علم در مدرسہ بیامدے شاہ دانیال بسیار اکرام نمودہ بحضور خود بہ نشاندہ برائے تعظیم آنحضرتؑ دیگراں را نیز فرمودے سید احمد برادر کلاں حضرتؑ اند کے رشک بردند کہ مرا گاہی چنیں تعظیم نمی کنند تا یک روز خواجہ خضرؑ برائے ملاقات شاہ دانیالؒ آمدہ بودند بعد رفتن خضرؑ سید احمد را برائے امتحان پرسیدند کہ ایں کدام کس بود جواب دادند من نمی دانم بعدہ حضرت میرانؑ را پرسیدند حضرتؑ امیر فرمودند کہ خواجہ خضرؑ بودند شاہ دانیالؒ دل داشتگی کردہ فرمودند کہ ایں برادرِ شما مرد عظیم است و انچہ شرف از باری الغفار کہ دارد از آں شرف شما آگہ نیستید انشاء اللہ آنرا معلوم خواہید کرد ازاں روز سید احمد را شرف آنحضرتؑ

دی تمام خاص و عام کو بہت تعجب ہوا کہ خرد سالہ محبوب نے کس کو تعظیم دی پس اس وقت شاہ دانیال نے مراقبہ سے سر اٹھا کر دیکھا کہ تمام عام لوگوں کی جماعت میں خضرؑ کھڑے ہوئے ہیں اس کے بعد (نزدیک آنے کے لئے) حضرت خواجہ خضرؑ سے عاجزی سے التماس کی۔ خواجہ خضرؑ اور شیخ دانیالؒ دونوں حضرات حضرت مہدیؑ کو تخت پر بٹھائے اور خود تخت کے نیچے بیٹھے اور نیز خواجہ الیاسؑ و مہتر عیسیٰؑ و مہتر ادریسؑ بھی اللہ کے حکم سے حاضر ہو گئے تھے۔ جب بسم اللہ پڑھانے کا وقت آیا شاہؒ مذکور نے خواجہؑ سے عرض کیا کہ خوندکار اپنی زبان مبارک سے حضرتؑ کو بسم اللہ پڑھائیں تو خواجہؑ نے جواب دیا کہ آپ بسم اللہ پڑھایئے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو خاص اس کام کیلئے بھیجا ہے کہ ”آج میرا حبیب بسم اللہ پڑھتا ہے تو جا اور آمین بول“ بنا براں شاہؒ دانیال نے بسم اللہ پڑھائی اور حضرت خواجہؑ نے بلند آواز سے آمین کہا۔ اس کے بعد حضرت مہدیؑ کو شاہ مذکور کے پاس جو عالم باللہ استاد شریعت اور پیر طریقت تھے مدرسہ میں بٹھائے۔ جس وقت کہ حضرت مہدیؑ تحصیل علم ظاہری کیلئے مدرسہ میں آتے شاہؒ بہت تعظیم کے ساتھ اپنے پاس بٹھاتے اور دوسروں کو بھی حضرتؑ کی تعظیم کیلئے ہدایت فرماتے، حضرت کے بڑے بھائی سید احمدؒ کچھ رشک کرنے لگے کہ کبھی میری تعظیم ایسی نہیں کرتے یہاں تک کہ ایک روز خواجہ خضرؑ شاہ دانیالؒ کی ملاقات کیلئے آئے خضرؑ کے جانے کے بعد شاہؒ نے امتحان کیلئے سید احمدؒ سے پوچھا کہ یہ کون صاحب تھے جواب دیا کہ میں نہیں جانتا اس کے بعد حضرت مہدیؑ سے پوچھا

واضح گشت روز بروز تواضع و ادب و خدمت زیادت میکردند چوں شاہ دانیال تعلیم قرآن شریف بہ یک رکوع دادے حضرت میراں قبل از تعلیم خود یک جزء خواندے تا در ہفت سالگی تمام قرآن حفظ کردند بعدۂ از ہر کتاب کہ تعلیم یک جز دادے حضرت میراں تمام کتاب واضح با سوال و جواب مع مراد و ماہئیتِ آں بخواندے تا کہ بہ ہنگام دوازدہ سالگی رسیدند چوں وقتی در مدرسہ پیش حضرتؑ حل مشکل و دقیقہ افتادے پس ہمہ علماءِ مدرسہ دقیقہ مالاینحل خود ازاں حضرتؑ حل کردندے۔ نقل است کہ دو علماء مدام تا شش ماہ در دقیقہ علوم گرفتار بودند لیکن مشکلات حل نمی شد و کسے حل آں نمی کرد روزے حضرت میرانؑ پرسیدند کہ برائے چہ در تفکر ماندہ اید گفتند میرانجی مدتے شدہ کہ ہر چند میخواہیم و میجوئیم لیکن از علماء حل مشکلات نمی شود بحکم حضرت خواندند فی الوقت حل مشکل شدہ بمراد پیوستند بلکہ شیخ مذکور نیز مشکلات خود از آنحضرتؑ صحیح میکردند بنابراں ہمہ علما اتفاق کردہ اسد العلماء گفتند فی الجملہ چوں کہ حضرت میرانؑ را در مکتب نشاندند ازاں روز خواجہ خضرؑ ہمیشہ بروز پنجشنبہ بلا افراط و تفریط در مدرسہ آمدی و چند سوالہا کردے بطریق امتحان ہر گاہ شاہ دانیال از جواب

تو حضرتؑ نے فرمایا کہ خواجہ خضرؑ تھے پس شاہ دانیالؒ نے سید احمدؒ کو تسلی دیکر فرمایا کہ تمھارا بھائی مرد عظیم ہے اور منجانب اللہ جو کچھ شرف رکھتا ہے اس سے تم آگاہ نہیں ہیں انشاء اللہ تعالیٰ اس سے آگاہ ہو جاؤ گے۔ اس روز سید احمدؒ پر آنحضرتؑ کا شرف ظاہر ہوا اور روز بروز تواضع ادب اور خدمت زیادہ کرنے لگے۔ جب شاہ دانیالؒ قرآن شریف کے ایک رکوع کی تعلیم دیتے تو حضرت مہدیؑ تعلیم سے پہلے خود ایک جزو پڑھ دیتے یہاں تک کہ سات سال کی عمر میں تمام قرآن شریف حفظ فرمالیا۔ اس کے بعد شاہؒ کسی کتاب کے ایک جزو کی تعلیم دیتے تو حضرت مہدیؑ تمام کتاب کے سوال و جواب مع اسکی مراد اور ماہئیت کے واضح فرمادیتے' یہاں تک کہ آپؑ کی عمر شریف بارہ سال کی ہوئی' جب کبھی حضرت مہدیؑ کے روبرو کسی مشکل یا کسی نکتہ کے حل کی ضرورت ہوتی تو مدرسہ کے تمام علماء اپنے لاینحل نکتوں کو آنحضرتؑ سے حل کرتے۔ نقل ہے کہ دو عالم مسلسل چھ مہینے علمی نکتوں کو حل کرنے میں گرفتار تھے لیکن مشکل مسئلے حل نہو سکے اور نہ کسی عالم نے حل کیا ایک روز حضرت مہدیؑ نے اُن سے پوچھا کہ تم کس لئے متفکرہ تو ان دونو عالموں نے کہا کہ میرانجی بہت عرصہ سے ہم بہت چاہتے ہیں اور جستجو کرتے ہیں لیکن ہمارے مشکلات کسی عالم سے حل نہیں ہوتے۔ انھوں نے اپنے مشکل نکتوں کو حضرت مہدیؑ کے حکم سے پڑھا اسی وقت وہ مشکل مسئلے حل ہو گئے اور وہ اپنی مراد کو پہونچے۔ بلکہ شیخ دانیالؒ بھی اپنے مشکلات کو آنحضرتؑ سے حل کرتے تھے۔ بنابراں تمام

عاجز آمدی انگہ خواجہ بحضرت میرانؑ التماس نمودی آنحضرتؑ ہمہ سوالہای خواجہؒ بیک جواب حل کردی فی الجملہ اذا کمل اثنا عشر سنین مناسب حال یافتہ خواجہ خضرؑ می خواستند کہ حق حقدار را برسد فلہذا با میاں شاہ دانیال گفتند مسجد یکہ درصحرا واقع است جای درست وجوی رواں ہمچوں روضہ جناں و ساقی محنت کشاں وشافی روشن دلاں ملقبش کھوکری مسجد حضرت میرانؑ و شمادرآنجا بیائید شیخ مذکور حضرت میراں راو برادرِ کلاں میرانسید احمد راہمراہ گرفتہ برائے نمایش وکمالیت حضرتؑ چون بوعدہ گاہ رسیدند خواجہؒ آنجاہم چند سوالہا با میاں شاہ دانیال کردند اوشاں ہیچ جواب ندادند باز التماس بہ میرانؑ کردند حضرتؑ تمامہارا بیک جواب حل فرمودند بعد ازاں خواجہؒ با حضرتؑ در خلوت نشستہ آنچہ بارِ امانت جدامجد حضرت محمد مصطفیؐ بود بہ حضرت مہدی موعودؑ رسانیدند وگفتند کہ ایں عطاء بار امانت است **انا عرضنا الامانۃ علی السمٰوٰت والارض والجبال فابین ان یحملنھا واشفقن منھا و حملھا الانسان انہ کان ظلوماً جھولا** (جز ۲۲ رکوع ۶) برشما تمام دادہ شدہ است وباز بہ نیاز عرض نمودند کہ اذن خدائے تعالیٰ است بدیں امانت جدخود کہ محمد مصطفیؐ است تلقین کنید ایں بار

علماء نے بالاتفاق حضرت مہدیؑ کو **اسد العلماء** کہا۔

حاصل یہ کہ جس دن حضرت مہدیؑ کو مدرسہ میں بٹھائے اس دن سے خضرؑ ہمیشہ جمعرات کے دن بلاتفریط وافراط مدرسہ میں آتے اور امتحان کے طور پر چند سوالات کرتے جب شاہ دانیالؒ جواب دینے سے عاجز ہوتے اس وقت خضرؑ حضرت مہدیؑ سے عرض کرتے اور آنحضرتؑ خضرؑ کے تمام سوالات کو ایک جواب میں حل فرمادیتے۔ پس جب حضرتؑ کی عمر شریف بارہ سال ہوئی تو مناسب حال پاکر خضرؑ نے چاہا کہ حقدار کو حق پہنچے اسی لئے میاں شاہ دانیالؒ سے کہا کہ جو مسجد جنگل میں واقع ہے مقام اچھا اور ندی جاری ہے جنت کے باغ کی طرح ریاضت کرنے والوں کو شراب محبت پلانیوالی اور روشن دلوں کو شفا دینے والی جسکا لقب کھوکری مسجد ہے حضرت مہدیؑ اور آپ وہاں آؤ پس جب شیخ مذکور حضرت مہدیؑ کو اور آپ کے بڑے بھائی میراں سید احمدؒ کو ہمراہ لیکر حضرت مہدیؑ کا کمال دکھانے کیلئے وعدہ کے مقام پر (کھوکری مسجد کے پاس) پہنچے۔ خواجہؒ نے کھوکری مسجد کے پاس بھی میاں شاہ دانیالؒ سے چند سوالات کئے انھوں نے کوئی جواب نہیں دیا۔ پھر حضرت مہدیؑ سے عرض کئے تو حضرت نے تمام سوالات کو ایک جواب میں حل فرمادیا۔ اس کے بعد خواجہؒ حضرت مہدیؑ کے ساتھ خلوت میں بیٹھ کر حضرتؑ کے جدامجد حضرت محمد مصطفیؐ کا جو کچھ بار امانت تھا حضرت مہدیؑ موعود کو پہنچا دیا اور کہا کہ یہ بار امانت کی عطا ہے (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ) ہم نے پیش کیا امانت کو آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں پر تو

که ذکر خفی است امانت داری عندنا بود بحضرتؑ رسانیده ایم و
چیزے حامل اثقال را می باید بعد ازاں حضرت میرانؑ خواجه
خضرؑ را تلقین به ذکر خفی فرمودند پس خضرؑ از خلوت بجلوت نزد
شاه دانیالؒ آمده گفتند که ایں ذات مهدی موعود است من
تصدیق کردم و تلقین شدم شما هم تصدیق کنید و تلقین شوید پس
ازاں پیش حضرتؑ میاں شاه دانیال مرید گشتند و میاں سید احمد
نیز تلقین شدند وقتی که حضرت رسالت پناهؐ خضرؑ را بارِ امانت
ولایت خویش سپردند هماں وقت یکی خرما بالعاب خویش تر
ساخته به خواجهؑ داده فرمودند که ایں خرما بامام آخر الزماں
برسانید می آرند که خواجه خضرؑ چوں حضرت میرانؑ را بخلوت
بروند بعد تفویض امانت خرمای مذکور که بمغز سر خویش داشته
بودند برآورده پیش حضرت نهادند و گفتند که هذا سور النبی فاخذهٗ
قال نعم۔ باز گفتند که شما را فرمان حق تعالیٰ بریں منوال است
هر که بخواهش و آرزوے مرید شدن بدرگاه شریف خدام می
آید او را بذکر خفی تلقین کنید بعده نسبت زوجیت حضرت میرانؑ
با دختر عمومی خود که نام میاں سید جلال الدین مسماة حضرة بی بی
الهدتی رضی الله عنها شد ایں معصومه را بآنحضرت عقد
بستند دراں زماں میاں شاه دانیال حکم حضرتؑ را سید الاولیا

انھوں نے اس بات سے انکار کیا کہ اس کو اٹھائیں
اور اس سے ڈر گئے اور اس کو اٹھالیا انسان نے بیشک وہ
بڑا بیباک نادان تھا۔ آپؑ کو تمام دیا گیا ہے اور پھر خواجہؑ نے
عاجزی سے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ آپ اپنے جد
محمد مصطفےٰؐ کی اس امانت سے لوگوں کو تلقین کریں یہ ذکر
خفی کا بار ہے۔ ہمارے پاس امانت تھا آپ کو پہنچا دیا یہ بار اٹھا
کر لانے والے کو بھی کچھ عطا ہو اس کے بعد حضرت مہدیؑ نے
خواجہ خضرؑ کو ذکر خفی کی تلقین فرمائی۔ پس خضرؑ نے خلوت سے
باہر آکر شاہ دانیالؒ سے کہا کہ یہ ذات مہدی موعودؑ ہے میں نے
تصدیق کی اور تربیت بھی ہوا تم بھی تصدیق کرو اور تربیت ہو جاؤ
اس کے بعد میاں شاہ دانیالؒ حضرت مہدیؑ کے حضور میں مرید
ہوئے اور میاں سید احمدؒ بھی تربیت ہوئے۔ جس وقت حضرت
رسالت پناہؐ نے اپنی ولایت کی امانت کا بار خضرؑ کے حوالہ
کیا اسی وقت ایک کھجور اپنے لعاب مبارک سے تر کر کے
خواجہ کو دیکر فرمایا کہ یہ کھجور امام آخر الزماں کو پہنچا دو۔

نقل کرتے ہیں کہ خواجہ خضرؑ حضرت مہدیؑ کو خلوت میں لیجا کر
امانت حوالے کرنیکے بعد مذکورہ کھجور جو اپنے سر پر محفوظ رکھتے تھے
نکال کر حضرت مہدیؑ کے حضور میں پیش کیا اور کہا کہ یہ نبیؐ کا
پسخوردہ ہے اسکو آپ لیجئے تو امامؑ نے فرمایا کہ ہاں۔
خواجہ نے کہا کہ آپکو اللہ تعالیٰ کا فرمان اس طرح ہوا
ہے کہ جو شخص مرید ہونیکی آرزو اور خواہش سے آپکی
درگاہ شریف میں حاضر ہو اس کو ذکر خفی کی تلقین

میکردند روز بروز ولایت آنحضرتؐ ظاہر میشد فی الجملہ بعد از مدتے سلطان حسین شرقی بادشاہ آں مقام کہ بمرتبہ ولی کامل و امیر عادل بود واز آں حضرت بسیار اخلاص واختلاط می نمود چنانکہ قوت و حیات بجز ملاقات آنحضرت سید الاولیاءؑ نور زیدی وتلقین ہم بہ آں ذاتِ عالی درجات بود وسلطان مذکور ہرگز بجز حضرت میراں گاہی جنگ نہ کردی بلکہ بغیر از معلومیت ارواح رسولؐ وقتی حرب نہ کردی بہ ہمیں نوع ہفت جنگ کرد کہ اول آنحضرتؐ رامعلوم می شد بعدہٗ سلطان حسین رانیز آگاہی شدے روزے سلطان بارادۂ نصیحت و وعظ بیامد آنحضرتؑ نصیحت دینی شروع فرمودند ہم دراں وعظ فرمودند کہ مطیع الاسلام شدن جائز است لیکن مطیع الکفر شدن جائز نیست ازیں نصیحت سلطان دلگیر شد زیرا کہ او مالگزار بادشاہ کافر بود عرض رسانید کہ آنچہ حضرت فرمودند حق است اما معذوریم کہ آں بادشاہ بغلبہ وقوت وشوکت خود کافر مسلماناں را تاخت و تاراج میکند الحال اگر میرانؑ برسر ما دست کرم بہ نہند من ہرگز مطیع بادشاہ کافر نخواہم شد فرمودند حق تعالیٰ دین خود را نصرت خواہد داد سلطان بہ امید نصرت دیں چند لک تنکہ زر برائے استعداد غازیاں بحضور آنحضرتؐ حاضر کرد وگفت کہ رسولؑ

فرمائیں۔

اس کے بعد حضرت مہدیؑ کیلئے آپ کے چچا میاں سید جلالؒ الدین کی صاحبزادی مسماۃ حضرۃ بی بی الہدتیؓ سے زوجیت کی نسبت قرار پائی اس معصومہ کا عقد حضرت مہدیؑ کے ساتھ ہوا اس زمانہ میں میاں شاہ دانیالؒ حضرت مہدیؑ کو سید الاولیاء فرماتے تھے اور دن بہ دن حضرت مہدیؑ کی ولایت کی شہرت ہونے لگی حاصل یہ کہ ایک عرصہ کے بعد جونپور کا بادشاہ سلطان حسین شرقی جو ولی کامل اور امیر عادل کے مرتبہ میں تھا اور حضرت مہدیؑ سے بہت اخلاص اور اختلاط رکھتا تھا یہانتک کہ اس کی قوت وحیات آنحضرت سید الاولیاءؑ کی ملاقات کے بغیر دشوار تھی اور اس ذاتِ عالی درجات سے تربیت بھی ہوا تھا اور سلطان مذکور حضرت مہدیؑ کے بغیر کبھی کفار سے جنگ نہیں کرتا تھا بلکہ ارواح رسولؐ سے معلومات کے بغیر جنگ نہیں کرتا تھا اسی طرح سات بار جنگ کیا تھا اول حضرت مہدیؑ کو آنحضرت کی ارواح سے معلوم ہوتا اس کے بعد سلطان حسین کو بھی آگاہی ہوتی ایک روز سلطان نصیحت اور وعظ سننے کیلئے آیا تو حضرت مہدیؑ نے دینی نصیحت شروع فرمائی اور اسی وعظ میں فرمایا کہ ’’اسلام کے مطیع ہونا جائز ہے کافر کے مطیع ہونا جائز نہیں‘‘ اس نصیحت سے سلطان رنجیدہ ہوا کیونکہ کافر بادشاہ کا مالگزار تھا عرض کیا کہ حضرتؑ نے جو کچھ فرمایا حق ہے لیکن ہم معذور ہیں کہ وہ بادشاہ اپنی شوکت اور قوت کے غلبہ سے تمام مسلمانوں کو تباہ کر دیتا ہے آپ اگر حضرتؑ ہماری مدد فرمائیں تو میں کافر بادشاہ کا ہرگز مطیع نہوں گا۔ حضرت

بواسطہ استعداد غازیاں قبول فرمودہ اند۔ وچندیں مرد مان صالح برائے خدمت آنحضرتؑ تعین نمود کہ بخدمت شریف حاضر باشند۔ ایضاً یکروز از روح مقدس حضرت رسالت پناہؐ معلوم شد کہ اقلیم گوڑ بشما دادیم وسلطان مذکور را ہم آگاہی گشت کہ فتح گوڑ است فی الحال پیش حضرت میرانؑ آمدہ عرض رسانید کہ در معاملہ حضرت رسالت پناہؐ را دیدم کہ میفرمایند کہ ترا فتح گوڑ دادہ شدہ است وآنحضرتؑ بزبان درفشاں ودربار گوہر نثار فرمودند کہ بما ہم معلوم شد کہ فتح گوڑ است بعدہ حضرت میرانؑ وسلطان بطرف گوڑ انتقال فرمودند درآں جا کافر غلیظ وشدید نامش دلپت رائے بود از جائے خود پیش آمدہ بمقدار ہفتاد کردہ مقابلہ نمود با سہ لک سوار جنگی کار آزمودہ وجانباختہ ہمیشہ فتح یافتہ بہ جنگ آوری چناں کوشید کہ لشکر اسلام منہزم شد مگر حضرت میرانؑ با سہ صد وسیزدہ تن بجای خود مستقیم بودند دریں اثناء سلطان چند بار مرد ماں را فرستاد کہ ما ہزیمت خوردیم حضرت ہم بیایند فرمودند کو انشاء اللہ تعالیٰ امروز فتح ما است باری اندکی آہستہ باشید ہرگاہکہ علم دولت دلپت رائے پیش آنحضرتؑ عنقریب رسید پس بزبان مبارک نصر من اللہ فتح قریب خواندہ اسپہا راندند چونکہ پیشتر شدند یکی فیل سنگلی کہ

مہدیؑ نے فرمایا کہ **حق تعالیٰ اپنے دین کی مدد فرمائیگا۔** سلطان نے دین کی نصرت کی امید پر چند لاکھ تنکہ زر غازیوں کی استعداد کیلئے حضرت کے حضور میں پیش کئے اور کہا کہ رسولؐ نے بھی غازیوں کی استعداد کیلئے قبول فرمایا ہے اور سلطان نے چند صالح مردوں کو آنحضرتؑ کی خدمت کیلئے مقرر کیا کہ وہ حضرتؑ کی خدمت شریف میں حاضر رہیں نیز ایک روز حضرت رسالتؐ پناہ کی روح مقدس سے حضرت مہدیؑ کو معلوم ہوا کہ ''ہم نے تم کو اقلیم گوڑ دیا'' اور سلطان مذکور کو بھی معلوم ہوا کہ گوڑ کی فتح ہے اسی وقت حضرت مہدیؑ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں نے حضرت رسالتؐ پناہ کو معاملہ میں دیکھا فرماتے ہیں کہ تجھ کو گوڑ کی فتح دیگئی ہے اور حضرت مہدیؑ نے زبان درخشاں و دریاء گوہر نثار سے فرمایا کہ ہم کو بھی معلوم ہوا ہے کہ گوڑ کی فتح ہے اس کے بعد حضرت مہدیؑ اور سلطان، گوڑ کی طرف روانہ ہوئے وہاں ناپاک اور سخت کافر جسکا نام دلپت رائے تھا اپنے مقام سے ستر کوس کے فاصلہ پر آ کر مقابلہ کیا تین لاکھ تجربہ کار جنگی سوار اور جان پر کھیلنے والوں ہمیشہ فتح پانیوالوں کے ساتھ جنگ کرنے میں ایسی کوشش کی کہ اسلام کے لشکر کو شکست ہوئی مگر حضرت مہدیؑ تین سو تیرہ اشخاص کے ساتھ اپنے مقام پر مستقیم تھے اس اثناء میں سلطان نے چند بار اپنے آدمیوں کے ذریعہ کہلا بھیجا کہ ہمکو شکست ہوئی حضرتؑ بھی تشریف لائیں مہدیؑ نے فرمایا کہ **''انشاء اللہ تعالیٰ آج ہماری فتح ہے تھوڑی دیر سکوت کرو''** جب دلپت رائے کی دولت کا جھنڈا حضرت مہدیؑ کے

برنگ سفید بود بسیار کلاں و دلیر تر بدست زنجیر زرگراں بار گرفتہ ہمہ جمعیت اعدار اشکست میداد چنانچہ پیش حضرت میرانؑ شدہ حملہ آورد حضرت بسم اللہ گفتہ تیرزدند کہ درمیان سرفیل غرق شدہ سوفارمی نمود پس فیل روگردانیدہ افتادومردو حضرت میرانؑ با مرداں عاشقانِ حق و واصلانِ ذاتِ مطلق قاتلانِ کفار بمثل کم من فئة قليلة غلبت فئة كثيرة باذن الله (جزء۲رکوع۱۷) غالب آمدندو يقولون ربنا ثبت اقدامنا وانصرنا على القوم الكافرين فهزموهم باذن ربهم وقتل المهدیؑ للكافين شديد لا يلتفتون بعضهم الى بعض ولا يرجع صغير الى كبير ولايرجع كبير الى صغير اِلّا دلپت رائے مذکور کہ نزدیک قلعہ رسیدہ بود بازگردیدہ با حضرت میرانؑ مقابل شدہ شمشیر بزدو برگردن اسپ حضرتؑ بیامد ولم یقطع بعدہ حضرت تیغ از نیام کشیدہ برتنفش زدند دونیم شدہ بیفتاد بطریقیکہ دل او بیروں آمدہ بود کہ آنہم دونیم شدہ بود کقولہٖ تعالیٰ فقطع دابر القوم الذين ظلمو والحمد لله رب العالمين (جزء۷رکوع۱۱) ہمہ نقش بت کہ او پرستش آں کردہ بود اثر آں بردلش پیدا شدہ بود آواز از جانش بنام آں

روبرو قریب پہنچا پس زبان مبارک سے نصر من اللّٰہ فتح قریب پڑھکر گھوڑوں کو دوڑائے جب گھوڑے آگے بڑھے ایک ہاتھی سنکلی سفید بہت بڑا اور زیادہ دلیر سونے کی بہت وزنی زنجیر سنڈھ میں لیا ہوا دشمنوں کی جمعیت کو شکست دیرہا تھا چنانچہ حضرت مہدیؑ کے سامنے آکر حملہ کیا تو حضرتؑ نے بسم اللہ کہہ کر تیر چلایا ہاتھی کے سر میں گھس گیا تیر کا دہن نظر آرہا تھا پس ہاتھی منہ پھیر کر گرا اور مر گیا اور حضرت مہدیؑ عاشقان حق واصلان ذات مطلق قاتلان کفار مردان خدا کے ساتھ آیت ہذا ''اکثر تھوڑی سی جماعت غالب آ گئی ہے بڑی جماعت پر اللہ کے حکم سے''۔ کے موافق کفار پر غالب آ گئے اور کہنے لگے کہ اے ہمارے پروردگار ہمکو ثابت قدم رکھ اور ہماری مدد فرما کافروں کے مقابلہ میں۔ پس انھوں نے ان کو شکست دی اپنے رب کے حکم سے اور حضرت مہدیؑ نے سخت کافروں کو قتل کیا اور نہیں متوجہ ہوئے ان میں کے بعض بعض کی طرف اور نہ متوجہ ہوا چھوٹا بڑے کی طرف اور نہ بڑا چھوٹے کی طرف مگر دلپت رائے مذکور جو قلعہ کے قریب پہنچ چکا تھا پلٹ کر حضرت مہدیؑ کے مقابل ہو کر شمشیر چلایا حضرتؑ کے گھوڑے کی گردن پر آئی اور نہیں کاٹی اس کے بعد حضرتؑ نے میان سے تلوار کھینچ کر اس کے منہڑے پر ماری دو ٹکڑے ہو کر گرا اس طرح سے کہ اس کا دل بھی باہر آ گیا تھا اور وہ بھی دو ٹکڑے ہو گیا تھا مانند قول اللہ تعالیٰ کے پھر جڑ کٹ گئی ظالم لوگوں کی اور ہر تعریف اللہ ہی کو سزا وار ہے۔ بت کا تمام نقش جس کی وہ پرستش کرتا تھا اس کا اثر اس

بت برآمد چونکہ نقش وآں آواز بحضرتؑ معائنہ شد درعبرت وکشایش دقیقہ بصفای باطنی کہ بجلائی قربت حضرت صمدیت متجلی بود نصب نمودہ شد درانحال چناں حالتے پیدا شدکہ بردل کافرکذب چنیں تاثیرگرفتہ پس نقشی کہ حق است بردل مومن چہ نوع تاثیرخواہدگرفت پس نقشی کہ حق است بردل مومن چہ نوع تاثیرخواہدگرفت فرمان حضرت صمدیت دررسید کہ اے سید محمد ترا برائے ایں نہ آفریدہ ایم کہ براسپاں سوار شوی ودرکروفرِ دنیا باشی بلکہ ترا خالص برائے ذاتِ خویش آفریدہ ایم **اصطنعتک لنفسی** (جز۱۶رکوع۱۱) فی الجملہ حضرت کہ براسپ سوار بودندفرودآمدند چوں ایں خبر بہ سلطان رسید کہ حضرت میرانؑ درسکرجذبہ بیہوش شدہ بجردایں خودآمدہ دید کہ آنحضرتؑ بروئے زمین مقرفرمودہ اند درآں حال ہرپنج اولوالعزم حضرت امیرؑ راایستادہ کردند وبصورت حال سلطان مذکور دست مبارک گرفتہ درسکھاسن خودنشاندہ علم شاہانہ پیش حضرت میرانؑ داشت وگفت کہ ایں فتح حضرت میرانؑ است درآں وقت آنحضرتؑ راچناں حال غالب آمد کہ ازیں عالم ہیچ آگاہی نماند چنانچہ تامدت ہفت سال ہمیں حال بودمگرنماز و روزہ فرض اداکردے وبجز فرض ازسنت وواجب ہیچ آگاہی

کے دل پر پیدا ہوگیا تھا۔اوراس کی جان سے اس بت کے نام سے آواز نکلی جب وہ نقش حضرتؑ کو دکھائی دیا اور وہ آواز آپؑ نے سنی تو عبرت اور دقیقہ کشائی کا دروازہ آپؑ کے باطن کی صفائی سے جو حضرت صمدیت کے قرب کی جلا سے روشن تھا کھل گیا۔اس وقت آپؑ پر ایسی حالت طاری ہوئی کہ کافر کے دل پر جھوٹ کا ایسا اثر ہوا تو جو نقش کہ حق ہے اسکا مومن کے دل پر کس قدر اثر ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان پہنچا کہ اے سید محمد ہم نے تجھ کو اس لئے نہیں پیدا کیا ہے کہ تو گھوڑوں پر سوار ہو اور دنیا کے کرّ وفر میں رہے بلکہ ہم نے تجھ کو خالص اپنی ذات کیلئے پیدا کیا ہے۔ **اصطنعتک لنفسی** .

حاصل کلام حضرتؑ جو گھوڑے پر سوار تھے نیچے آگئے جب سلطان کو یہ خبر پہنچی کہ حضرت مہدیؑ جذبہ کے نشہ میں بیہوش ہوگئے ہیں تو خود آکر دیکھا کہ آنحضرتؑ نے زمین پر قرار فرمایا ہے اس وقت پانچواں اولوالعزم (آدم۔نوح۔ابراہیم ۔موسیٰ اورعیسیٰ علیہم السلام) حضرت مہدیؑ کو کھڑے کئے اور بظاہر سلطان مذکور نے حضرتؑ کو اپنی پالکی میں بٹھا کر شاہی علم حضرتؑ کے روبرو رکھا اور کہا کہ یہ فتح حضرت مہدیؑ کی ہے اس وقت آنحضرتؑ پر ایسا حال غالب تھا کہ آپ اس عالم کی کوئی خبر نہیں رکھتے تھے۔ چنانچہ سات سال تک یہی حال رہا مگر نماز روزہ کا فرض ادا فرماتے اور فرض کے سوائے سنت اور واجب کی بھی آگاہی نہیں رکھتے تھے۔لیکن چند لاکھ تنکہ زر جو غازیوں کے

نداشتی اما چند لک تنکہ زر کہ برائے استعداد غازیاں آمدہ بود باز فرستادند و فرمودند کہ الحال احتیاج ایں متاع ہیچ نیست می آرند کہ سلطان برائے نگہبانی و خدمت آنحضرتؑ پانزدہ صد سوار تعین نمودہ بود نام اوشاں ہفت صد و نیم امتی ہفت صد و نیم امتی کہ ہمچناں در حدیث حضرت رسالت پناہؐ آمدہ است لیکن بروایت دیگر ہمراہ آنحضرتؑ سہ صد و سیزدہ تن عسا کر بودند ہر یک تن از آں میاں دو دو شمشیر گرفتے و در ضمیر سلطان گزشت الحق مقدار استعداد لائق آنحضرتؑ نیست بنا برآں ہفت قصبہ بزرگ و معمور بطریق وظائف نوشتہ بدست قاضی محمد علی نام پیش حضرت فرستادہ آنحضرتؑ بہ عتاب و زجر واپس کردند باز گردید و پیش سلطان عرض کرد کہ حضرت میرانؑ بما مطلق التفات نفرمودند شاید از آں دلگیر شدہ اند کہ آں خداوند خود نہ رفتند پس سلطان ہماندم برخواست و بملازمت حضرت میرانؑ رفت بہ ایں نیت کہ اگر حضرت میرانؑ تصرف بادشاہی قبول کنند زود پیش خواہم کرد چونکہ حضرتؑ را دید از وجود مسعود آنحضرتؑ مقصود چیزے نیافت بلکہ حال دیگر یافت درآں وقت سلطان ایں رباعی خواند ؎

سامان کے لئے آئے تھے حضرتؑ نے واپس فرمادیا اور فرمایا کہ اب اس پونجی کی کوئی احتیاج نہیں۔ بیان کرتے ہیں کہ سلطان نے آنحضرتؑ کی خدمت اور نگہبانی کے لئے پندرہ سو سوار متعین کیا تھا کہ انکا نام ساڑھے سات سو میری امت کے اور ساڑھے سات سو میری امت کے ہے اسی طرح حضرت رسالت پناہؐ کی حدیث میں آیا ہے لیکن ایک دوسری روایت میں ہے کہ آنحضرتؑ کے ہمراہ تین سو تیرہ سپاہی تھے ان میں سے ہر ایک کے ہاتھ میں دو دو شمشیریں تھیں اور سلطان کے دل میں خیال آیا کہ جو رقم غازیوں کے سامان کیلئے آنحضرتؑ کی خدمت میں روانہ کیگئی وہ حضرتؑ کے لائق نہیں بنا برآں سات قصبے بڑے اور آباد وظیفہ کے طور پر لکھ کر قاضی علی محمد کے ہاتھ سے حضرتؑ کے پاس بھیجا آنحضرتؑ نے خفا ہوکر واپس فرمادیا قاضی پلٹ گیا اور سلطان سے عرض کیا کہ حضرت مہدیؑ نے ہماری طرف بالکل توجہ نہیں فرمائی شاید اس لئے رنجیدہ ہوئے ہیں کہ آپ خود نہیں گئے۔ پس سلطان اسی وقت اٹھا اور حضرتؑ کی خدمت میں اس ارادہ سے گیا کہ اگر حضرتؑ بادشاہی تصرف قبول کرتے ہیں تو جلد پیش کردوں چونکہ حضرتؑ کو دیکھا تو آپ کے وجود مسعود سے کسی دنیوی چیز کا مقصد نہ پایا بلکہ حال اور ہی پایا اس وقت سلطان نے یہ رباعی پڑھی

ہر کس کہ ترا یافت جاں راچہ کند
فرزندوعیال وخانماں راہ چہ کند
دیوانہ کنی ہردو جہاں رابخشی
دیوانۂ تو ہردو جہاں راچہ کند

پس ازاں بعد ماہ یادو ماہ ساعت یا کم از ساعت اندکے بہوش می آمدند باز بے ہوش می شدند بعد از مدتے یک روز اندکے ہوش آمدہ بود زوجہ حضرت میرانؑ بی بی الہدتیؓ درآں حال عرض نمودند کہ میرانجی سالہا شدہ اند کہ ہیچ قوت بہ قالب مبارک نہ رسیدہ است چہ حال خواہد شد بعدہ حضرت میرانؑ فرمودند کہ آنچہ قوت ارواح است ہماں قوت قالب گشت پس ہمچناں بے ہوش گشتند تا مدت دیگر درصحو آمدند درآں وقت نیز بی بیؓ عرض کردند کہ میرانجی چہ نوع است کہ ازیں عالم بیہوش می مانند وحمل وتحمل کردن نتوانند حضرتؑ در جواب فرمودند کہ چناں پے درپے تجلی ذات حق میشود کہ بحر عمیق اگر ازیں بحر یک قطرہ بہ ولی کامل یا بہ نبی مرسل دادہ شود درتمام عمر ہیچ آگاہی نماند وفرمان حق تعالیٰ میشود کہ اے سید محمد از سبب آنکہ ترا خاتم ولایت محمدیؐ گردانیدیم فرض ادا میکنانیم ایں منت و فضل ماست بعدہ ہمچناں بے ہوش گشتند تا بعد مدت ہفت سال

جو شخص تجھ کو پایا جان کو کیا کرے
عورت بچے اور سامان کو کیا کرے
آپکا دیوانہ بنا کر دونو جہاں عطا کرتا ہے
تیرا دیوانہ دونو جہاں کو (لیکر) کیا کرے

اس کے بعد مہینہ دو مہینے کے عرصہ میں ایک گھنٹہ یا اس سے کم کچھ ہوش میں آتے اور پھر بے ہوش ہوجاتے عرصہ دراز کے بعد ایک روز ہوش میں آئے تو آپ کی بی بی حضرۃ بی بی الہدتیؓ نے اس وقت عرض کیں میرانجی کئی سال گذرے کوئی غذا آپؑ کے جسم مبارک کو نہ پہنچی کیا حال ہوگا اس کے بعد حضرت مہدیؑ نے فرمایا جو غذا ارواح کی ہے وہی غذا جسم کی ہوگئی یہ فرما کر پہلے کے جیسے بیہوش ہوگئے۔ پھر عرصۂ دراز کے بعد ہوش میں آئے اس وقت بھی بی بیؓ نے عرض کیں یہ کیسا حال ہے جو اس عالم سے بیہوش رہتے ہیں اور برداشت نہیں کرسکتے تو حضرتؑ نے جواب میں فرمایا کہ خدائتعالیٰ کی ذات کی تجلی پے درپے ایسی ہوتی ہے کہ بحرِ عمیق اگر اس بحر سے ایک قطرہ ولی کامل یا نبی مرسل کو دیا جائے تو ان کو تمام عمر کچھ ہوش نہ رہے۔ اور حق تعالیٰ کا فرمان ہوتا ہے کہ اے سید محمد اس سبب سے کہ ہم نے تجھ کو محمدؐ کی ولایت کا خاتم کیا ہے فرض نماز ادا کراتے ہیں یہ ہمارا فضل واحسان ہے۔ یہ فرما کر اسی طرح بے ہوش ہوگئے سات سال کی مدت کے بعد عشاء کے وقت آپؑ نے پانی چاہا بی بیؓ نے بہت خوشی سے پانی لائیں حضرتؑ کو بیہوش پائیں اور بی بیؓ

بوقتِ عشاء آب خواستند بی بیؓ بعنایت سرور آب آوردند بے ہوش یافتند بی بیؓ تا بسحر گاہ ہمچناں ایستادہ بودند کہ حضرت بوقت صبح بصحو رسیدند فرمودند کہ حالا آب آوردید عرض کردند کہ میرانجیؑ آب از وقت عشاء آوردہ ایسادم پس فرمودند کہ آب بیارید در حال بی بیؓ آب وضو آوردند فی الجملہ پیش ازاں حضرتؑ را ہمیشہ بی بیؓ وضوی کنانیدند درآں روز حضرتؑ بدانش خود وضو کردند دوگانہ شکرانہ ادا کردہ درحق بی بیؓ حضرت حق تعالیٰ دعا خواستند کہ بارِ خدایا چنانچہ ایں زن مرا مخصوص بہ خدمت آسودہ گردانیدہ است ہمچناں او را نیز بقرب حضرت مقدس تو آسودہ و مخصوص گرداں و باز فرمودند کہ از آن ما بہ بی بی الہدیؓ را ثلث حصہ است بعد سبع سنین فی بین الصحو والسکر حال آنحضرت پیوستہ صحو آں کہ در طاعت و عبادت و سکر آں کہ از خویش و خویشاونداں درمیاں پنج سال حسا بتمام قوت آنحضرتؑ کردہ اند کہ حبات یعنی جنس غلہ و دہن ولحم من دونہ جملہ ہفدہ سیر شدہ نقل است از بندگمیاں نظامؓ کہ کسے گفت درمیان بست و سہ سال قوت حضرت مصطفیٰؐ بمقدار بست سیر شدہ است فرمودند از آں خوندکار مارا چیزے کمتر باشد۔ نقلست کہ بندگمیاں دلاورؓ خواہرزادہ دلپت رائے بودند

صبح کے وقت تک اسی طرح (پانی کا پیالہ ہاتھ میں لئے ہوئے) کھڑی تھیں حضرتؑ نے صبح کو ہشیار ہوکر فرمایا کہ اب پانی لائی ہو عرض کیں میرانجی عشاء کے وقت سے پانی لاکر کھڑی ہوں پس فرمایا کہ پانی لاؤ اسی وقت بی بیؓ وضو کیلئے پانی لائیں۔ حاصل یہ کہ اس سے پہلے ہمیشہ بی بیؓ حضرتؑ کو وضو کرواتی تھیں۔ مگر اس روز حضرتؑ نے اپنی دانش سے وضو فرمایا اور دوگانہ شکرانہ ادا کر کے اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں بی بیؓ کے حق میں دعا فرمائی کہ یا اللہ جس طرح اس عورت نے مخصوص مجھ کو خدمت سے آرام پہنچایا اسی طرح تو اس کو اپنی بارگاہ مقدس میں آسودہ اور مخصوص کر پھر فرمایا کہ ہماری آن سے بی بیؓ کے لئے تین حصے ہیں۔ سات سال کے بعد آنحضرتؑ کا حال صحو اور سکر سے ملا ہوا تھا صحو وہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور بندگی میں مشغول رہے اور سکر وہ ہے کہ اپنی ذات اور عزیزوں سے بے خبر رہے پانچ سال کے درمیان آنحضرتؑ کی غذا کا حساب کئے تو اناج، گھی، گوشت اور دوسری چیزیں ملا کر جملہ سترہ سیر ہوئے بندگمیاں نظامؓ سے منقول ہے کہ کسی نے امامؑ سے کہا کہ حضرت مصطفیٰؐ کی تئیس سالہ مدت دعوت میں آپ کی غذاء کی مقدار بیس سیر ہوئی ہے تو فرمایا کہ اس خوندکار (آنحضرتؐ کی غذا) سے ہمارے لئے کچھ کم ہونا چاہئیے۔ نقل ہے کہ بندگی میاں دلاورؓ دلپت رائے کے بھانجے تھے جنگ کی شکست کے وقت سلطان مذکور کے سپاہیوں کے ذریعے پہنچے اور سلطان نے اپنی بہن کی خدمت کرنے کے لئے مقرر کیا

بوقت شکست حرب بدست کسان عسا کر سلطان مذکور رسیدند وسلطان مرخواہر خویش را برائے خدمات نام نہادہ دادہ بود خواہر سلطان مسماۃ سلیم خاتون بجائے پسر پرورش دادن گرفت اما آنحضرتؓ بہ حال جذبہ مستغرق بودند وآں جذبہ ازاں سبب بود کہ در معرکہ نظرشاں بہ حضرت میرانؑ افتاد ازآں نظر حلیہ مزکی ومتجلی مغروق فی السکر جذبہ حق گشتند چوں خاتون مذکورہ خردمندی ظاہری درمیان ایشاں نہ یافت بحوالہ ایشاں گوسفنداں کردہ بود قصہ دراز است اما المعائنۃ لایحتاج الی البیان مع ذٰلک بندگیمیاں دلاورؓ را پیش حضرت صاحب الزماں فرستاد کہ خدا رسانیدہ است قبول فرمایند زیراچہ خاتون مذکور بسیار لائقہ و عارف الوجود وتلقین ہم از آنحضرت بود دانست کہ ایں مرد لائق خدمت حضرت میرانؑ است و در انحال حضرت میرانؑ برائے نماز ظہر وضومیکردند وبمحل مسح سر رسیدہ بودند کہ ایشاں آمدند فرمودند کہ دلاور نیست بلکہ شاہ دلاور است ما قبول کردیم وخدا اورا مقبول ساختہ است پس بعد وضو دوگانہ تحیۃ الوضوا دانمودہ بندگیمیاں دلاورؓ را پیش طلبیدہ بہ ذکر خفی تلقین فرمودند و دست راست گرفتہ سہ بار فرمودند کہ مرید اللہ شوید ولا الہ ہوں نہیں فرمودند و باز دست

تھا۔ سلطان کی بہن مسماۃ سلیم خاتون اپنے بچے کی طرح پرورش کرنے لگیں حضرت شاہ دلاورؓ جذبہ کے حال میں مستغرق تھے اور وہ جذبہ اس سبب سے تھا کہ میدان جنگ میں حضرت شاہ دلاورؓ کی نظر حضرت مہدیؑ پر پڑی تھی اس پاک اور روشن نظر کے سبب سے حق کے جذبہ کے نشہ میں مستغرق ہوگئے جب خاتون مذکور نے حضرت شاہ دلاورؓ میں ظاہری دانائی نہ پائی تو بکریاں انکے حوالہ کی تھی قصہ طویل ہے۔ لیکن آنکھ سے دیکھی ہوئی چیز بیان کی محتاج نہیں اسکے باوجود ضروری بیان یہ ہے کہ بندگی میاں دلاورؓ کو صاحب الزماں یعنے امام علیہ السلام کے حضور میں بھیج کر کہلائیں کہ خدائے تعالیٰ نے بھیجا ہے قبول فرمائیں۔ کیونکہ خاتون مذکورہ بہت لائق اور عارف الوجود تھیں اور حضرتؑ سے تربیت بھی ہوچکی تھیں جان گئیں کہ یہ مرد حضرت مہدیؑ کی خدمت کے لائق ہے۔ اور اس وقت حضرتؑ نماز ظہر کے لئے وضو فرماتے تھے اور مسح سر کے محل تک پہنچ چکے تھے میاں دلاورؓ آئے تو فرمایا دلاور نہیں ہے بلکہ شاہ دلاورؓ ہے۔ ہم نے قبول کیا اور خدائے تعالیٰ نے بھی اس کو مقبول بنادیا ہے۔ پس امامؑ نے دوگانہ تحیۃ الوضوادا کرکے بندگیمیاں شاہ دلاوؓر کو نزدیک بلاکر ذکر خفی کی تلقین فرمائی اور سیدھا ہاتھ پکڑ کر تین بار فرمایا کہ اللہ کے مرید بنو اور فرمایا لا الہٰ ہوں نہیں اور پھر ہاتھ اوپر کرکے تین بار مکرر فرمایا کے اللہ کی مراد بنو اور فرمایا الا اللہ توں ہے حضرت مہدیؑ کے ہر دو دمِ مبارک سے ہتھیلی میں رائی کے دانہ کی طرح عرش سے تحت الثریٰ تک حضرت شاہ دلاورؓ پر روشن ہوگئے اور اسی وقت حق کے جذبہ میں

بالا کردہ فرمودند سہ بار مکرر کہ مراد اللہ شوید و الا اللہ توں ہے
فرمودند از ہر دو دم مبارک آنحضرتؐ بندگی میاں دلاورؓ را مکشوف
شد عرش تا ثری ہمچوں پیش دست دانہ خردل و ہماں ساعت در
جذبہ حق مستغرق گشتند چنانچہ بدست برداشتہ در حجرہ نشاندند
بعدہ فرمان حق تعالیٰ در رسید کہ اے سید محمد برائے ما ہجرت کن
و حج بیت الحرام برو ہماں جا دعوت تو رُو خواہد داد بنا بر آں
حضرت میرانؑ ہجرت کردند دراں زماں سلطان مذکور بیامد و
عرض نمود کہ ایں ہمہ مملکت و سلطنت از آنحضرت است باید کہ
برسر ایں بندہ ہمیں جا باشند دراں وقت حضرتؐ ایں ابیات
خواندند۔

الٰہی دل بجائے بستہ گردد
ازاں دل بستگی جاں رستہ گردد
مبادا دل بجائے بستہ گردد
کزاں دلبستگی جاں خستہ گردد

باز سلطان التماس کرد کہ خود ہم ہمراہ شود تا از جریمہ صغیرہ
آمرزیدہ شوم حضرت میرانؑ سلطان را مژدہ ایمان دادہ
فرمودند کہ در آمدن تو باز کفار بر اسلام غلبہ خواہند کرد و اہل
اسلام را بسیار تفرقہ واقع خواہد شد ایں نصیحت دادہ خود رواں

مستغرق ہوگئے۔ چنانچہ آنحضرتؐ خود اونکو اپنے ہاتھوں سے
اٹھا کر حجرے میں بٹھائے اللہ تعالیٰ کا فرمان پہنچا کہ اے سید محمد
ہمارے لئے ہجرت کر اور کعبہ کے حج کیلئے جا۔ وہیں (کعبۃ اللہ
میں) تیری دعوت ظاہر ہوگی بناء بر آں حضرت مہدیؑ نے ہجرت
فرمائی اس وقت سلطان مذکور حاضر ہوکر عرض کیا کہ یہ تمام مملکت
اور سلطنت حضرت کی ملکیت سے ہے چاہئے کہ اسی جگہ بندہ کے
سر پر رہیں اس وقت حضرت نے یہ بیتیں پڑھیں۔

یا اللہ دل کسی جگہ بندھا رہے
تو اس دلبستگی سے جان نجات پائے
ایسا نہو کہ دل کسی جگہ بندھا رہے
کہ اس دلبستگی سے جان تباہ ہوگی

پھر سلطان نے عرض کیا کہ میں بھی ہمراہ چلتا ہوں تا کہ صغیرہ
گناہوں سے بخشا جاؤں حضرت مہدیؑ نے سلطان کو ایمان کی
خوشخبری دیکر فرمایا کہ تیرے آنے سے پھر کفار اسلام پر غلبہ کریں
گے اور اہل اسلام میں بہت تفرقہ پیدا ہوگا یہ نصیحت فرما کر خود امامؑ
روانہ ہوئے قاضی علی محمدؓ میاں ابوبکرؓ داماد حضرت امامؑ میاں سید
کریمؓ اللہ و میاں سید سلامؓ اللہ میاں سید غنیؓ بندگی میاں دلاورؓ میاں
جمالؓ میاں قطبؓ میاں لاڈؓ پیش امام نماز میاں حاجی محمدؓ میاں شیخ
بھیکؓ میاں طاہرؓ اور میاں بھیل رضی اللہ عنہم یہ تمام مہاجرین جو اللہ
کے طالب اور اللہ کی ذات میں واصل تھے امامؑ کے ساتھ ہوگئے
اور ہر منزل پر حضرت امامؑ کے حضور پر نور میں لوگ بکثرت حاضر
ہوکر مرید ہوتے اور دنیا کی تھوڑی پونجی ترک کرکے اللہ کے دیدار

شدند قاضی علی محمد ومیاں ابوبکر دامادِ حضرتؑ ومیاں سید کریم اللہ ومیاں سید سلام اللہ ومیاں سید غنی و بندگی میاں دلاورؓ ومیاں جمال ومیاں قطب ومیاں لاڈ کہ پیش امام نماز بودند ومیاں حاجی محمد ومیاں شیخ بھیک ومیاں طاہر ومیاں بھیل ایں ہمہ مہاجراں کو طالبان حق و واصلان ذات مطلق بودند ہمراہ رکاب سعادت رواں شدند وفی کل نزول کثیر الناس بحضور پر نورحضرت امیر آمدہ مریدمی شدند وتارک حطام دنیا وطالب لقاء مولیٰ شدہ ہمراہ آنحضرتؑ رواں می شدند چونکہ بہ دانا پور رسیدند دراں مقام بی بی الہدتی معاملہ دیدند وآواز غیب شنیدند کہ شوہر تو کہ سید محمد است اورا مہدی موعود و حامل اثقال ولایت محمدی وخاتم ولایت نبوی کردیم اوصاحب زماں وخلیفہ ماست ویرا تصدیق کن انکارہ انکاری وانکاری انکارہ و تصدیقہ فرض علی کافۃ العالمین وذاتہ رحمۃ العالمین است بعدہ بی بیؓ آنچہ دیدہ وشنیدہ بودند بہ عرض حضرت میرانؑ رسانیدند آنحضرت جمیع احوال واقعہ ثابت و راست داشتہ فرمودند کہ بندہ را در جمیع اوقات فرمان میشود کہ ترا مہدی موعود گردانیدہ ایم وقت اظہار آں تعلق برسیدن است چونکہ اجل دررسد مستظہرخواہد شد بعدہ بی بیؓ پائے بوسی حضرت کردہ عرض کردند

کے طالب ہوکر آنحضرتؑ کے ہمراہ روانہ ہوتے جب امامؑ دانا پور پہونچے اس مقام میں بی بی الہدتیؓ نے معاملہ دیکھا اور غیب کی آواز سنی کہ تیرا شوہر جو سید محمد ہے اسکو ہم نے مہدی موعودؑ اور محمدؐ کی ولایت کا بار اُٹھانے والا اور نبی کی ولایت کا خاتم کیا ہے وہ صاحب زماں اور ہمارا خلیفہ ہے اسکی تصدیق کر اس کا انکار میرا انکار ہے اور میرا انکار اس کا انکار ہے اور اس کی تصدیق فرض ہے تمام عالمین پر اور اس کی ذات رحمتہ للعالمین ہے۔ اس کے بعد بی بیؓ نے جو دیکھا تھا اور سنا تھا حضرتؑ سے عرض کیں حضرت نے واقعہ کے تمام احوال کو ثابت اور درست رکھ کر فرمایا کہ بندہ کو تمام اوقات میں فرمان خدا ہوتا ہے کہ ہم نے تجھ کو مہدی موعود کیا ہے اس کا اظہار وقت پہونچنے سے متعلق ہے جب وقت پہنچ جائے گا ظاہر ہوجائے گا۔ اس کے بعد بی بیؓ نے حضرتؑ کی قدمبوسی کر کے عرض کیں میرانجی اس سے پہلے آپ کی خدمت میں مجھ سے جو کچھ قصور ہوا ہے معاف فرمائیں اور گواہ رہیں کہ اب میں آپ کے حضور میں آپ کی تصدیق کرتی ہوں جس وقت آپ کے دعوی کا وقت پہنچے گا ظاہر ہوجائیگا۔ واضح ہو کہ جس طرح بی بی الہدتیؓ نے سب سے پہلے حضرت مہدیؑ کی تصدیق کی اسی طرح خدیجۃ الکبریٰ نے سب سے پہلے حضرت رسالت پناہ صلعم کی نبوت کی تصدیق کی۔

حاصل کلام تمام مہاجرینؓ مذکور کو منجانب اللہ معلوم ہوا کہ تمہارا مرشد جو سید محمد ہے ہم نے اس کو مہدی موعود کیا ہے اس کی

کہ میرانجی پیش ازیں چیزے در خدمت تقصیرے کردہ باشم تعفف فرمایند و گواہ باشند کہ اکنوں من بحضور میرانؑ تصدیق می کنیم ہرگاہ کہ اجل خواہد رسید اظہار خواہد شد بداں کہ ہمچناں خدیجۃ الکبریٰ اول تصدیق نبوت حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کردہ اند فی الجملہ درانمقام جملہ مہاجراں مذکور را ہم از حضرت باری تعالیٰ معلوم شد مرشدِ شما کہ سید محمد است اورا مہدی موعود کردہ ایم تصدیق او کنید چنانچہ ہر یگاں و دوگاں آمدہ عرض می نمودند کہ میرانجیو چنیں معلوم می شود بعد از سمع حضرت می فرمودند کہ آری ہمچنانست و ہماں مسوال خواہد شد تعلق بوقت رسیدنست شما بکار خویش مشغول باشید وایں بیت بخواندی۔

بوقتم کار موقوف است بعجلت برنمی آید
چونا گہ وقت آں آید انار بستہ بکشاید

اما ایں معاملہ کہ بی بیؓ بحضور حضرت میراں علیہ السلام التماس کردہ تصدیق نمودند ہمہ آنرا میراں سید محمودؓ فرزند مسعود مہدی موعودؑ کہ فی الدارین ممدوح و محمود است کہ ہمہ مہاجراں بعد رحلت حضرت میراں اتفاق کردہ خصوصاً میاں سید خوندمیرؓ آنحضرت را ثانی مہدی گفتندی بمراد آنکہ قال اللہ تعالیٰ

تصدیق کرو چنانچہ ایک ایک اور دو دو مہاجرؓ حضرتؑ کے حضور میں آ کر عرض کرتے تھے کہ میرانجیو منجانب اللہ ایسا معلوم ہوتا ہے۔تو حضرتؑ سماعت فرما کر فرماتے تھے کہ ہاں ایسا ہی ہے ۔(تمہارے معلومات صحیح ہیں) اور ایسا ہی ہوگا یہ بات وقت پہنچنے سے متعلق ہے۔تم اپنے کام میں (ذکر خدا) میں مشغول رہو اور حضرتؑ نے یہ بیت پڑھی۔

کام وقت پر موقوف ہے جلدی سے نہیں ہوتا
جب یکا یک وقت آجاتا ہے تو بند انار کھلجا تا ہے

لیکن یہ تمام معاملہ جو بی بیؓ نے حضرت مہدیؑ کے حضور میں عرض کر کے امامؑ کی تصدیق کیں میرانسید محمودؓ فرزند مسعود امام مہدیؑ موعود جو دونوں جہاں میں ممدوح اور محمود ہیں حضرت مہدیؑ کے وصال مبارک کے بعد تمام مہاجرینؓ بالا جماع اور خصوصاً میانسید خوندمیرؓ آنحضرت کو ثانی مہدی کہتے تھے اس مقصد سے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہ دو میں دوسرا جب دونو غار میں تھے۔کسی نے پوچھا کہ ثانی مہدیؑ کس طرح کہتے ہیں دوسرا مہدی کیونکر ہوگا تو بندگیمیاں شاہ دلاورؓ نے فرمایا کہ ثانی مہدی سے مراد ثانی اثنین ہے حضرت مہدیؑ کے خیمہ کے نزدیک بارہ سال کی عمر تھی کھڑے ہوئے تھے جس وقت کہ حضرت مہدیؑ اور بی بیؓ کی گفتگو کی آواز صدیق ولائیت یعنی میرانسید محمودؓ کے گوش ہوش میں پہنچی حق کے جذبہ میں بے ہوش ہو کر گر گئے اسی وقت اللہ تعالیٰ کے فرمان سے حضرت مہدیؑ نے باہر آ کر دیکھا کہ جاذب اور مستغرق بحق ہو گئے ہیں تو اپنی گود میں لیکر خیمہ میں لا کر فرمایا کہ بی

ثانی اثنین اذھما فی الغار (جز ۱۰ رکوع ۱۲) کسے پرسید کہ چگونہ ثانی مہدی گویند دیگر مہدی چگونہ باشد بندگیمیاں دلاورؓ فرمودند کہ ثانی مہدی بمراد ثانی اثنین است متصل خیمہ حضرت درہنگام دوازدہ سالگی استادہ بودند ہرگاہ کہ مقالات بی بیؓ وحضرت میرانؑ بگوش ہوش صدیق ولایت اعنی میراں سید محمودؓ رسید بجذبہ حق بے ہوش شدہ ماندند فی الحال حضرت میراں علیہ السلام بفرمان خدائے تعالیٰ بیروں آمدہ دیدند کہ جاذب و مستغرق بحق گشتہ اند بکنار شریف خود گرفتہ دروں خیمہ آوردہ فرمودند کہ بی بی بہ بنید قلب و قالب و ہمہ گوشت و پوست و استخواں وموبموی بھائی سید محمود الا اللہ شدہ است بعدہ از کنار خود فرود آوردہ بزانو تکیہ کنانیدہ ودست بی بی گرفتہ بر سینہ خود نہادند و باز دست بر سینہ میراں سید محمود داشتہ سہ کرت مکرر فرمودند کہ انچہ اینجا ریختہ شد آنجا ریختہ شد کما قال علیہ السلام **ماصب اللّٰہ فی صدری صبہ فی صدر ابی بکرؓ** پس از پاس یا دو پاس بصحو رسیدند و عرضداشتند کہ بحضور حضرت میرانؑ تصدیق مہدیت میراں میکنم مدت معین چونکہ برسد اظہار گردد ہماں وقت بندگی میاں دلاورؓ کہ عقب خیمہ نیز حاضر بودند معاملہ بی بیؓ ومیرانسید محمودؓ سر بسر شنیدہ بودند چونکہ

بی دیکھو بھائی سید محمود کا دل اور جسم اور تمام گوشت پوست استخواں اور بال بال الا اللہ ہو گیا ہے اس کے بعد اپنی گود سے نیچے لاکر اپنے گھٹنے کا ٹیکہ دیکر بی بی کا ہاتھ پکڑ کر اپنے سینے پر رکھا اور پھر میراں سید محمود کے سینہ پر ہاتھ رکھ کر تین بار مکرر فرمایا کہ **جو کچھ اس سینہ میں منجانب اللہ ڈالا گیا ہے میرانسید محمود کے سینہ میں ڈالا گیا ہے۔** چنانچہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اللہ نے جو چیز میرے سینہ میں ڈالی ہے وہی چیز ابو بکرؓ کے سینہ میں ڈالی ہے۔ پس میرانسید محمودؓ پہر یا دو پہر کے بعد ہشیار ہوئے اور عرض کیا کہ **حضرت مہدیؑ کے حضور میں حضرت مہدیؑ کی مہدیت کی تصدیق کرتا ہوں۔** جب دعوی مہدیت کی مقررہ مدت پہنچ جائیگی تو اس کا اظہار ہو جائے گا اور اسی وقت حضرت شاہ دلاورؓ جو خیمہ کے پیچھے حاضر تھے بی بیؓ کا معاملہ اور میرانسید محمودؓ کی پوری کیفیت سن چکے تھے حضرت مہدیؑ ظہر کی نماز کے لئے باہر تشریف لاتے ہی شاہ دلاورؓ نے **قدمبوسی کر کے کہا کہ میرانجی بندہ بھی آپ کی تصدیق** کرتا ہے۔ اور جب دعوت مہدویت کی مدت پہنچے گی حق ظاہر ہو جائے گا۔ حضرت مہدیؑ نے دانا پور تشریف لیجانے کے بعد وہاں قیام فرمایا اور بعد قیام آپؐ نے اپنے دو اصحاب ایک میاں شیخ بھیکؓ اور دوسرے میاں بھیلؓ ہر دو کو خرید و فروخت کے لئے شہر دانا پور میں روانہ فرمایا اور اس سے پہلے میاں شیخ بھیکؓ کو مہتر عیسٰی کے قائم مقام فرمایا تھا ان کا مقصد یہ تھا کہ مقام عیسٰی سے بڑھ جائیں اٹھالئے گئے چونکہ میاں شیخ بھیکؓ اور بھیلؓ دونو

حضرت میرانؑ برائے نماز ظہر بیروں تشریف آوردند فی الحال بندگیمیاں دلاورؓ پای بوسی؎ کردہ گفتند کہ میرانجی بندہ ہم تصدیق می کند چوں کہ مدت دعوت رسد حق ظاہر شود پس از نزول حضرت میرانؑ بدانا پور مقام فرمودہ بودند بعد از نزول اجلال حضرتؑ دراں محل دو اصحاب خویش یکی میاں شیخ بھیکؓ و دیگر میاں بھیلؓ ہر دو کسانرا برائے خرید و فروخت در شہر فرستادند و پیش ازیں میاں شیخ بھیکؓ را قائم مقام مہتر عیسٰی فرمودہ بودند ازاں خواستند کہ قدم پیشتر بدارند برداشتہ شدند چونکہ ہر دو صاحبان حسب الحکم بشہر می رفتند دراثناء راہ چہ می بینند کہ بسیار مرد و زن فراہم شدہ افسوس و گریہ و غوغا میکردند میاں شیخ بھیکؓ پرسیدند چرا چنیں اندوہ و گریہ می کنید گفتند کہ شیخ ما بزرگ بود او را مرگ رسید میاں شیخ بھیکؓ فرمودند کہ باری می بینم چونکہ دیدند فرمودند کہ ایں نہ مردہ است و دستش گرفتہ گفتند برخیز فی الحال برخاست و زندہ گشت پس جملہ خلائق سوی ایشان متوجہ گشتند شیخ از ابتلائی ملامت خلق فرار نمودہ پیش حضرت میراں علیہ السلام آمدند و جمیع خلائق در پی ایشاں می آمدند بعد ازاں حضرت میراں فرمودند کہ ایں جاہلاں را دور کنید کہ بر بندہ

اصحاب امامؑ کے حکم سے شہر میں جارہے تھے۔ اثناء راہ میں کیا دیکھتے ہیں کہ بہت مرد اور عورتیں جمع ہوکر افسوس زاری اور بلوہ کرتے تھے میاں شیخ بھیکؓ نے پوچھا کہ کس لئے اس طرح غم اور زاری کرتے ہیں تو لوگوں نے کہا کہ ہمارا سردار بزرگ تھا اس کا انتقال ہوگیا ہے میاں شیخ بھیکؓ نے فرمایا کہ میں بھی تو دیکھوں جوں ہی دیکھا فرمایا کہ یہ مرا نہیں اور اس کا ہاتھ پکڑ کر کہا کہ اٹھ اسی وقت اٹھا اور زندہ ہوگیا۔ پس تمام لوگ ان کی طرف متوجہ ہوئے شیخؓ لوگوں کی ملامت کی بلا سے بھاگ کر حضرت مہدیؑ کے حضور میں آئے اور تمام لوگ ان کے پیچھے آتے تھے اس کے بعد حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ ان جاہلوں کو دور کرو عیب سے بھرے ہوئے مخلوق بندہ پر نالائق نسبت کرتے ہیں (بندۂ مخلوق کو غیر مخلوق یعنے خدا کہتے ہیں)۔ پس تمام لوگوں کو دور کردئے۔ اس کے بعد امامؑ نے میاں بھیکؓ سے پوچھا کہ کیا واقعہ ہے تو عرض کیا خوندکار پر روشن ہے۔ حکم فرمایا کہ شریعت وہ ہے کہ تم اپنی زبان سے کہو اس کے بعد شیخؓ نے مفصل قصہ بیان کیا حضرتؑ نے فرمایا کہ تم نے بالضرور اپنی رسوائی کی۔ پس امامؑ نے بہت متفکر ہوکر تین دن کے روزے کی نیت کرکے رات دن عبادت میں مشغول رہکر دعا کی قبولیت کی امید پر عرض کیا کہ اے بارخدایا میری پیروی کرنے والوں کو کرامت کی بلا میں مبتلا مت کر۔ تین دن تین رات کے بعد حق تعالٰی کا فرمان پہنچا کہ

؎ گروہ مہدویہ میں السلام علیکم کہنا اور بزرگوں کی قدم بوسی کرنے کا عمل امامؑ کے حضور سے چلا آیا ہے۔

مخلوق پر عیب نسبت نا سزا می کنند پس ہمہ کسانرا دور ساختند بعدۂ میاں بھیکؒ را پرسیدند کہ چہ واقعہ بود عرض کردند کہ خوندکار ررا روشن است حکم فرمودند شریعت آنست کہ بگوئید بعدہ من وعن قصہ فرانمودند حضرت فرمودند کہ ہر آئینہ افضامی خویش کردید پس بسیار متفکر شدہ نیت صوم ثلث الیوم داشتہ قائم اللیل والنہار شدہ بامید اجابت دعوت عرض می داشتند کہ اے بارخدایا تابعان مرادر بلای کرامت مبتلا مگر داں بعد از سہ شبانروز فرمان حق تعالیٰ دررسید کہ بواسطہ تو تابعان ترا ازیں بلای کرامت رہانیدیم ومن قبلک ہیچکس از امتاں انبیاؑ واولیاء را ازیں بلانرہانیدیم کہ نہایت کہتر مقام بلائ کرامت است پس بندگیمیاں دلاورؓ را بدانا پور باعث غلبہ جذبہ حق وتجلای ذات مطلق کہ قدم بر زمین نہادن نمی توانستند بہ مسجد یکہ متولی آں دراج نام داشت گذاشتہ وخود حسب فرمان حق تعالیٰ رواں شدند چونکہ بہ شہر چندیری رونق افروز شدند دراں مقام بسیار اظہار وشہرت گشت کہ چنیں ولی کامل ومکمل ومتوکل ومبین الحقیقت والشریعت بعد از خاتم النبی ہیچ کدام نیامدہ است چنانچہ ہر روز پنج شش ہزار مردم برای اخذ فیض وسماع دعوت حضرتؑ می آمدند واکثر کسان باعث استماع بیان قرآن وفیض

ہم نے تیرے واسطہ سے تیرے تابعین کو اس کرامت کی بلا سے رہا کیا اور تجھ سے پہلے ہم نے انبیاء اور اولیاء کی امتوں میں کسی کو اس کرامت کی بلا سے رہا نہیں کیا۔ کرامت کی بلا کا مقام نہایت چھوٹا مقام ہے۔ پس بندگیمیاں دلاورؓ کو دانا پور میں حق کے جذبہ کے غلبے اور ذات مطلق یعنی خدائے تعالیٰ کی تجلی کے باعث کہ قدم زمین پر نہیں رکھ سکتے تھے اس مسجد میں جس کے متولی کا نام دراج تھا چھوڑ کر خود امام علیہ السلام حق تعالیٰ کے فرمان سے روانہ ہوئے اور شہر چندیری میں رونق افروز ہوئے وہاں بہت شہرت ہوگئی کہ ایسا ولی کامل ومکمل ومتوکل اور حقیقت وشریعت کو بیان کرنے والا خاتم النبی کے بعد کوئی نہیں آیا چنانچہ ہر روز پانچ چھ ہزار اشخاص امامؑ کی دعوت سننے اور فیض حاصل کرنے کیلئے آتے تھے اور اکثر لوگ قرآن کے بیان کو سننے دعوت کے فیض نیک نصیحتوں اور آنحضرتؐ کے پسخوردہ بزرگ کی تاثیر سے حق کے جذبہ میں مستغرق اور مست ہو جاتے تھے اس کے بعد شہر چندیری کے مشائخین جو اٹھارہ نفر تھے اپنے دبدبے اور مرتبے کے گھٹنے سے دلی عداوت اور حسد سے حضرت مہدیؑ کو شہر سے نکال دینے کے لئے اپنے لوگوں کو روانہ کئے۔ حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ بندہ کو بھی اللہ تعالیٰ کا فرمان ہوا ہے کہ اے سید محمد آگے جا۔ چنانچہ ان لوگوں نے اسی طرح دو بار حضرتؑ سے تکرار کی اسکے بعد مشائخوں نے بہت سے لوگوں کو بھیج کر غلبہ شرارت اور شور سے کہلایا کہ کب روانہ ہوں گے وگرنہ شرارت ہوگی۔ اس کے بعد حضرت مہدیؑ نے اللہ کے حکم سے کھڑے ہو کر فرمایا کہ انشاء

دعوت و موعظہ حسنہ وتاثیر سور عظیم آنحضرتؑ مست و بے ہوش و مستغرق بجذبہ حق میشدند ومن بعد ذالک مشائخاں آنجا کہ ہجدہ نفر بودند بتصور کسر جاہ ومرتبت خود ہا بحسد وعنادِ قلبی برای اخراج حضرتؑ کساں خود را فرستادند حضرت میراں علیہ السلام فرمودند کہ بندہ را نیز فرمان حضرت عزت شدہ است کہ اے سید محمد پیشتر شو چنانچہ دوبار ہمیں تکرار کردند بعد ازاں بسے مرد ماں را فرستادہ بغلبہ و شرارت و شور گویانید کہ کی رواں خواہند شد وگرنہ شرارت باشد بعدہ حضرت میراںؑ با مراللہ استادہ شدہ فرمودند کہ انشاء اللہ تعالیٰ بہ بنید کہ بہ کدام کس شرارت خواہد شد پس آنحضرتؑ در شب بمقدار میل منزل فرمودند ودو کساں، زیاران حضرتؑ کہ جانہائے خود بکاذر دادہ در شہر ماندہ بودند وصبح بملازمت حضرت عالیہ رجت حاضر شدند حضرتؑ پرسیدند کہ روشنائی وآتش وغوغا چہ بود عرض کردند کہ تیر آزردگی حضرتؑ بود فرمودند کہ از بندگان خدا بکس آزار نرسد وازآنِ ما فعی وکثر دم نباشد وایں آیت خواندند مــــــا **اصابکم من مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم** (جز ۲۵ رکوع ۵) قصہ آں بود کہ در مجلس شراب نوشی درمیاں پسر شیخ زادہ و پسر عہدہ دار گفتگو شدہ جدل برخاستہ پسر عہدیدار بدست شیخ زادہ

اللہ تعالیٰ دیکھو کہ شرارت کس کے ساتھ ہوگی ۔ پس آنحضرتؑ نے رات میں شہر سے ایک میل فاصلہ پر قیام فرمایا حضرتؑ کے صحابہؓ میں سے دو اصحاب اپنے کپڑے دھوبی کو ڈالنے کی وجہ سے شہر میں ٹھیر گئے تھے صبح کو حضرتؑ کی خدمت عالیہ رجت میں حاضر ہوئے حضرتؑ نے پوچھا کہ رات میں روشنائی آگ اور بلوہ کیا تھا عرض کئے کہ حضرتؑ کی آزردگی کے تیر کا اثر تھا ۔ امامؑ نے فرمایا بندگانِ خدا سے کسی کو تکلیف نہیں پہنچتی ہمارے والے سانپ اور بچھونہوں گے اور یہ آیت پڑھی ما اصابکم الخ اور جو تم پر مصیبت پڑتی ہے سو اس گناہ کی وجہ سے جو تمہارے ہاتھوں نے کیا ۔ شہر چندیری میں (آگ اور بلوہ کا) قصہ یہ ہے کہ شراب نوشی کی مجلس میں مشائخ زادے اور عہدہ دار کے فرزند کے درمیان گفتگو ہوکر لڑائی ہوئی مشائخ زادے کے ہاتھ سے عہدہ دار کا لڑکا مقتول ہوا پس وہاں کے حاکم کی طرف سے ان کی ہلاکی اور تباہی واقع ہوئی مشائخوں کے گھروں کو آگ لگائی گئی اور ان کی تمام عورتوں کو ذلت کے ساتھ گرفتار کرکے میدان میں لیگئے اس کے بعد حضرت مہدیؑ وہاں سے آگے بڑھے یہانتک کہ چاپانیر پہنچے ۔ اور وہاں اٹھارہ مہینے اقامت فرمائی اور اسی مقام میں بی بی الہدیٰؓ ۳ رذی الحجہ کو میاں سید اجملؓ کو سہ ماہا چھوڑ کر وفات پائیں ۔ بی بی بڈھنؓ نے حضرتؑ سے عرض کیں کہ بی بیؓ کے بستر میں سونے کا ٹکڑا پڑا ہوا ہے فرمایا کہ لاؤ تا کہ گرم کرکے بی بیؓ کی پیشانی پر داغ دیا جائے اس لئے کہ بی

مقتول گشت پس از طرف حاکم آنجا ہالاں و تابع برایشاں واقع
شدہ خانہائے مشائخانرا آتش دہانید وجمیع زنان اوشاں را بحال
رسوائی گرفتار کردہ بمیدان بردند۔ بعدہ حضرت میرانؑ ازانجا
پیشتر شدند تا کہ بچاپانیر رسیدند درآنجا ہجدہ ماہ اقامت فرمودند
و در ہماں مقام بی بی الہدتیؓ بسوم ذی الحجہ وفات یافتند و میاں
سید اجملؓ را سہ ماہہ گذاشتند بی بی بڈہن بملازمت معلیٰ عرض
کردند کہ در بستر بی بی مہر زر افتادہ است فرمودند کہ بیارید تا
گرم کردہ بر پیشانی بی بیؓ داغ کردہ شود چرا کہ بی بی را دعوی
توکل بود میاں سید سلام اللہ شنیدہ دواں آمدہ عرض کردند کہ مہر
ہذا واللہ از آنِ بی بیؓ نیست بلکہ از آن بی بی فاطمہؓ است
حضرت میرانؑ فرمودند کہ بندہ را معلوم بود کہ بی بی بجز
خدائتعالیٰ ہیچ چیز نداشتہ بودند اما برای شریعت رسولؐ کہ آنجا
بحضرت جل جلالہٗ داغ دادہ نشود پس بزیر سایہ ڈونگری مدفون
ساختند و دریں زماں نشان روضہ مطہرہ باقی نماندہ است ازیں
سبب روبروی مسجد یک منارہ استادہ بجانب کوہ مذکور متوجہ شدہ
بنام آں ام المومنینؓ درود و فاتحہ بخوانند مسجد یک منارہ در
چاپانیر از روضہ حضرت بندگیمیاں سید خوندمیرؓ کم و زیادہ بفاصلہ

بی بیؓ کو توکل کا دعویٰ تھا۔ میاں سید سلام اللہؓ نے امامؑ کا فرمان مذکور
سن کر دوڑے ہوئے آکر عرض کیا کہ خدا کی قسم یہ ٹکڑا بی بیؓ کی
ملکیت سے نہیں ہے بلکہ بی بی فاطمہؓ کی ملکیت سے ہے حضرت
مہدیؑ نے فرمایا کہ بندہ کو معلوم تھا کہ بی بی خدائے تعالیٰ کے
سوائے کوئی چیز نہیں رکھتے تھے لیکن رسولؐ کی شریعت کے لحاظ
سے وہاں (آخرت میں) خدا کی درگاہ میں داغ نہ دیئے جانے
کیلئے (یہاں یعنی دنیا میں داغ دینے کا حکم کیا گیا) پس بی بیؓ کو
ڈونگری نامی پہاڑ کے سایہ کے نیچے دفن کئے اور اس زمانہ میں
روضہ مطہرہ کا نشان نہ رہا اسی لئے ایک منارہ کی مسجد کے سامنے
کھڑے ہوکر مذکورہ پہاڑ کی جانب متوجہ ہوکر ام المومنینؓ کا نام
مبارک لیکر فاتحہ اور درود پڑھتے ہیں اور چاپانیر میں حضرت
بندگیمیاں سید خوندمیرؓ کے روضے سے کم وبیش ایک میل کے فاصلہ
پر ایک منارہ کی مسجد واقع ہے۔

اور بندگیمیاں نظامؓ ے شہر جائس کے بادشاہ شیخ نظام الدین کی اولاد
سے ہیں۔ اٹھارہ سالہ عمر میں سلطنت اور سلطانی کو ترک کر کے
اللہ تعالیٰ کی طلب میں مسجد حرام کے طواف کو جا کر کعبۃ اللہ شریف
کی زیارت سے فارغ ہوکر مُرید ہونے جس کسی بزرگ کے پاس
جاتے وہ انکی فضیلت پر نظر کر کے انکار کرتے اور کہتے کہ ہم تم کو
مرید کرنے کی سکت نہیں رکھتے مگر یہ زمانہ ظہور مہدی موعودؑ کا
قریب ہے وہی ذات تمکو مرید کرسکتی ہے۔ پس اسی طلب میں کئی
دن کے بعد چاپانیر آئے اور خبر پائی کہ حضرت میرانسید محمدؑ کامل

ے حضرت شاہ نظامؓ کے جد بزرگوار شیخ نظام الدین حضرت شیخ فریدالدین گنج شکر کی اولاد سے تھے آپ کا سلسلہء نسب حضرت امیر المومنین عمر فاروقؓ کو پہنچتا ہے (از تاریخ سلیمانی وغیرہ)

یک میل است و بندگیمیاں نظامؒ از اولاد شیخ نظام الدین بادشاہِ بلادجائس بسال ہجدہم تارک سلطنت و سلطانی شدہ برای طلب مولی بطواف مسجد الحرام رفتہ زیارت کعبۃ اللہ شریف نمودہ ارادت مریدی می داشتند و ہرجا کہ می رفتند آں اولیا فضیلت ایشاں دیدہ ابامی نمودند و می گفتند کہ مایاں استعداد آنقدر نداریم کہ شمارا مرید توانیم کرد وایں زمانہ قریب ظہور مہدی موعودؑ است مگر او شمارا مرید تواند کرد پس بہمیں مطلوب چند در چند بچاپانیر آمدند وخبر یافتند کہ حضرت میراں سید محمدؑ ولی کامل ہستند پس زوداز ود بملازمت آنحضرتؑ پیوستند چوں عنقریب رسیدند آنحضرتؑ را فرمان از درگاہ رب العزت در رسید کہ بندۂ ما می آید استقبال او کن مجرد آنحضرتؑ تنہا باستقبال رواں شدند چوں بندگیمیاں نظامؓ منظور نظر مبارک گشتند ایں بیت خواندند۔ بیت

صورت زیبائی ظاہر ہیچ نیست
ای برادر سیرت زیبا بیار

در جواب عرض کردند۔ بیت

آنجا کہ درنگرم صورت دوست
ہرکہ دیدہ ندارد گنہ بجانب اوست

ولی ہیں پس جلدی سے آنحضرتؑ کی خدمت میں گئے جب قریب پہنچے تو آنحضرتؑ کو خدائے تعالیٰ کی درگاہ سے فرمان پہنچا کہ ہمارا بندہ آتا ہے تو اس کا استقبال کر اس فرمان کے ساتھ ہی حضرت مہدیؑ شاہ نظامؒ کے استقبال کے لئے تنہا روانہ ہوئے جب بندگیمیاں نظامؓ امامؑ کی نظر مبارک میں منظور ہوئے تو آپ نے یہ بیت پڑھی۔

ظاہری خوبصورتی کوئی چیز نہیں
اے بھائی سیرت کی خوبصورتی لا

حضرت شاہ نظامؒ نے جواب میں عرض کیا کہ جہاں نظر ڈالتا ہوں دوست کی صورت نظر آتی ہے جو شخص آنکھ نہیں رکھتا خطا اس کی ہے پس امامؑ ایک دیوار کے سائے میں بیٹھ گئے اور فرمایا کہ میاں نظامؒ تم خدا کا ذکر کرتے ہو۔ عرض کیا اسی ارادہ سے مرید ہونے کو آیا ہوں۔ پس حضرتؑ نے ذکر خفی کی تلقین فرمائی اسی وقت بندگیمیاں نظامؒ کو حق کا جذبہ ہوا اور آپؓ کے وجود شریف میں کچھ ہوش نہ رہا اسکے بعد آپ کو اٹھا کر حجرہ میں لے گئے اس وقت حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ میاں نظامؒ اپنے وجود میں نہ رہے تیل بتی اور چراغ سب کچھ موجود تھا لیکن بندہ مصطفیٰ کی ولایت کی شمع سے روشن کر دیا تین رات تین دن تک میاںؒ مذکور بے ہوش تھے جب حضرت مہدیؑ نے شہر مانڈو کو جانیکا ارادہ کرکے بندگیمیاں نظامؒ کے نزدیک تشریف لیجا کر سلام علیک فرمایا۔ اسی وقت ہوش میں آکر حضرتؑ کے ہمراہ روانہ ہوئے جب آنحضرتؑ شہر مانڈو پہنچے وہاں بہت شہرت ہوئی اور مشہور ہوگیا کہ ایسا ولی کامل واکمل

پس زیر سایہ دیواری نشستند و فرمودند کہ میاں نظامؓ شمایا دخدامی کنید عرض کردند کہ بہمیں ارادہ برائے مرید شدن آمدہ ام پس حضرتؑ تلقین بذکر خفی کردند در ہماندم بندگیمیاں نظامؓ را جذبہ حق شدہ ہیچ ہوش در وجود شریف نماند بعدہ برداشتہ در حجرہ بروند دراں وقت حضرت میراں علیہ السلام فرمودند کہ میاں نظام در وجود خود نماند روغن وفتیلہ و چراغ ہمہ موجود بود لیکن بندہ از شمع ولایت مصطفٰے روشن گردانیدہ تا سہ شبانہ روز میاں مذکور بیہوش بودند چوں حضرت میراں علیہ السلام بطرف مانڈو عازم شدہ نزدیک بندگیمیاں نظامؓ تشریف آوردند وسلام علیک گفتند ہماندم بہ ہوش آمدہ ہمراہ حضرتؑ رواں شدند چوں آنحضرتؑ بعلاقہ شہر مانڈو رسیدند آنجا بسیار شہرت واظہار شد کہ چنیں ولی کامل و اکمل بعد از رسول اللہؐ ہیچ یکی نیامدہ است چنانچہ ایں خبر بہ سلطان غیاث الدین کہ ولی کامل و امیر عادل بود رسید مردی معتبر را پیش آنحضرتؑ فرستادہ بمنت تمام عذر خواست کہ من بسر وچشم حاضر شدمی فاما اختیار من بدست نیست چرا کہ پسرم نصیر الدین مرا تحت بند آوردہ خود بادشاہی میکند و گفتہ است کہ ہر چہ بخاطر آید تصرف نمایند اما از خانہ بیروں نہ روند پس حضرت میرانؑ بر عجز وزاری سلطان میاں

رسول اللہؐ کے بعد کوئی نہیں آیا۔ چنانچہ یہ خبر سلطان غیاث الدین کو جو ولی کامل اور امیر عادل تھا پہنچی۔ تو ایک معتبر شخص کو حضرت مہدیؑ کے پاس بھیج کر نہایت عاجزی سے عذر چاہا کہ میں بسر وچشم حاضر ہوتا لیکن میرا اختیار میرے ہاتھ میں نہیں اس لئے کہ میرا لڑکا نصیر الدین مجھ کو قید کر کے خود بادشاہی کرتا ہے اور کہتا ہے کہ جو کچھ دل میں آئے خرچ کرو مگر گھر سے باہر مت جاؤ۔ پس حضرت مہدیؑ نے سلطان کی عاجزی اور زاری کی بناء پر میاں ابو بکرؓ اور میاں سید سلام اللہؓ کو سلطان کے پاس بھیجا جب یہ دونو بزرگ وہاں پہنچے تو از راہِ عقیدت دروازہ سے اپنے تخت تک ان کے قدموں کے نیچے سے بہترین ریشمی فرش کروادیا تھا اپنے اور ان کے تخت کے درمیان پردہ ڈلوایا تھا اس لئے کہ سلطان کے پاؤں میں سونے کے بھاری زنجیر تھی صحابہؓ کی تعظیم کرنے سے معذور تھا جب دونوں اصحاب تشریف لاکر تخت پر بیٹھ گئے تو پردہ اٹھوا کر دست بوسی کی اور بہت سا سونا اور چاندی ان کا صدقہ دیا اور ریشمی فرش بچھوایا تھا وہ سب ان پر فدا کیا۔ اس کے بعد حضرت مہدیؑ کے تمام اخلاق واوصاف تحقیق کر کے کہا کہ **ان اخلاق کا صاحب مہدی موعودؑ کے سوائے کوئی دوسرا نہ ہوگا** حاصل کلام وہ اخلاق محمدی جو مہدی موعودؑ کے حق میں ثابت کئے گئے ہیں سب کے سب اس ذات ستودہ صفات میں ظاہر ہو گئے قطعی اور یقینی طور پر جانا گیا کہ جب دعوی مہدیت کا وقت پہونچیگا ظاہر ہوگا۔ بہ تحقیق یہی ذات مہدی موعود اللہ کا خلیفہ ہے۔ اس کے بعد سلطان نے ان کو رخصت کر کے ان کے ساتھ

ابوبکرؓ ومیاں سید سلام اللہ را فرستادند چوں ایں بزرگاں آنجا ر
سیدند سلطان براہ عقیدت از در تا تخت قماش اعلیٰ تحت اقدام
ایشاں گسترانیدہ بود دور میاں تخت خود و تخت ایشاں پردہ آویختہ
بود سبب آنکہ در پایش زنجیر گراں از زر بود بعلت آں تعظیم
کردن نمی توانست چوں ہر دو اصحاب آمدہ برسر پر نشستند من
بعد پردہ برداشتہ دست بوسی کردہ بسیار زر و نقرہ برایشاں صدقہ
داد وقماشیکہ گیسترانیدہ بود آنہمہ خدا کرد بعدہٗ ہمہ اخلاق و
اوصاف حضرت میراں علیہ السلام تحقیق کردہ گفت کہ صاحب
ایں اخلاق بجز مہدی موعود نباشد فی الجملہ آں اخلاق محمدی کہ
درحق مہدی موعودؑ تحقیق کردہ شدہ اند جملگی دریں ذات ستودہ
صفات معائنہ یافت بالقطع یقین دانستہ شد ہرگاہ کہ اجل خواہد
رسید اظہر خواہد شد کہ ہمیں ذات مہدی موعود خلیفۃ الرحمٰن تحقیق
است بعدہٗ سلطان ایشانرا وداع کردہ ہمراہ شاں شصت عدد
قناطیر پر از زر و یک تسبیح درکہ قیمتش کروڑ محمودی بود ایں فتوح
بحضور حضرت میراںؑ فرستادہ گویانید کہ ہچوں من گدا وہچوں
آنحضرت خدا بخش و اما السائل فلا تنہر سہ سوال التماس
دارم کہ یکی مرگ مظلوم و دوم شہادت و سوم صدقہ بہرہ ولایت

ساٹھ عدد قنطار[1] سونے چاندی سے بھرے ہوئے اور ایک موتیوں
کی تسبیح جس کی قیمت ایک کروڑ محمودی تھی یہ فتوح حضرت مہدیؑ
کے حضور میں بھیج کر کہلا بھیجا کہ مجھ جیسا گدا آنحضرت کے جیسے
خدا بخش سے فرمان خدا سائل کو مت جھڑک پیش کر کے تین سوال
عرض کرتا ہے۔ **پہلا سوال مظلوم موت' دوسرا شہادت**
'تیسرا آنحضرتؐ کے بہر ولایت مہدیت کا صدقہ'
حضرت مہدیؑ نے سنکر فرمایا کہ **تینوں باتیں قبول تینوں**
باتیں دیا تین بار فرمایا۔ وہ تمام قنطار کہ جن کے ساتھ شہر کی
مخلوق آئی تھی سونے کے سارے سکّے حضرت مہدیؑ نے عنایت
فرما کر ان کو دیدیا اور فرمایا کہ اس چیز کے طالب یہی (بازاری
لوگ) ہیں۔ اور مروارید کی تسبیح جسکے ایک ایک دانہ کی قیمت ایک
ایک لاکھ محمودی تھی اس کو اپنے ہاتھ کی لکڑی کے کونے سے اٹھا کر
دف بجانے والوں کو عطا فرمایا اس وقت میاں سید سلام اللہؓ نے
عرض کیا میرانجی یہ تسبیح لاقیمت تھی تو فرمایا حق تعالیٰ فرماتا ہے
ساری دنیا کی پونجی تھوڑی ہے اور تم اس تسبیح کو لاقیمت
کہتے ہو۔ لوگوں کا ہجوم ختم ہونے کے بعد میاں سید سلام اللہؓ
نے عرض کیا میرانجی تھوڑی چیز رہ گئی ہے تو فرمایا اسکو بھی نہ رکھتے تو
بہت اچھا ہوتا آخر فرمایا بہتر ہے سویت کر کے دیدو۔ جب اس
قنطار کو کھولے تو چاندی سے بھرا ہوا تھا سویت کر دیئے۔ جب
حضرت مہدیؑ عصر کے وقت باہر تشریف لائے تو تمام اصحابؓ
ضروری اشیاء خریدنے کے لئے چلے گئے تھے اور تھوڑے صحابہؓ

[1] قنطار۔ ایک کھال بیل کی چاندی یا سونے سے بھری ہوئی (از لغات کشوری)

مہدیت آنحضرتؑ شنیدہ فرمودند ہر سہ قبول و ہر سہ داد سہ کرت فرمودند آنہمہ قنطار کہ ہمراہش خلائق شہر آمدہ بودند بادشاہ انعام ریزاریز عنایت کردہ دادند وفرمودند کہ طالبان ایں چیز ہمیں اند وتسبیح مروارید کہ قیمت یک یک دانہ اش لک لک محمودی بود آں را بدف زناں از دست مبارک خود کہ در دست گز بود ازاں برداشتہ بگوشہ گز عطا فرمودند آں زماں میاں سید سلام اللہؓ عرض کردند کہ میرانجی لا قیمت بود فرمودند کہ **حق تعالی میگوید متاع الدنیا قلیل** شما اوراچہ لا قیمت می گوید بعد از فراغ ہجوم میاں سید سلام اللہؓ عرض کردند کہ میرانجیؑ چیزی اندک ماندہ است فرمودند اگر اینہم نداشتی نیک تر بودی آخر فرمودند خوب است سویت کردہ بدہید چوں آنرا کشادند پر از نقرہ است پس سویت کردند چوں حضرت میراں علیہ السلام بوقت عصر بیروں تشریف آوردند ہمہ اصحابؓ برای خریدی مایحتاج رفتہ اند واندک کساں حاضر بودند دیدہ فرمودند میاں سید سلام اللہؓ برادراں کجا اند ایں چیز چیزیست کہ ازعبادتِ حق واز جماعت واز صحبتِ بندہ خدا باز داشت اگر ہمہ آں بودی چہ بغا وطغا محصول گشتی ہمدراں ہنگام میاں سید اجملؓ بعمر ہجدہ ماہ شدہ بودند می آرند چونکہ آنحضرتؑ از شکم بی

حاضر تھے دیکھکر فرمایا میاں سید سلام اللہؓ بھائیاں کہاں ہیں کہ نماز کیلئے نہیں آرہے ہیں میاں سید سلام اللہؓ نے عرض کیا کہ کچھ چیز سویت نہیں ہوئی ہے اسی سبب سے یہ لوگ گاؤں کو خریدی کیلئے گئے ہیں آنحضرتؑ نے فرمایا یہ چیز ایسی چیز ہے کہ حق کی عبادت سے، جماعت سے اور بندۂ خدا کی صحبت سے باز رکھی اگر وہ سب سونے کے قنطار رہتے تو کس قدر بغاوت اور سرکشی حاصل ہوتی ۔اسی زمانہ میں میاں سید اجملؓ کی عمر اٹھارہ مہینہ کی تھی ۔ بیان کرتے ہیں کہ جب میاں سید اجملؓ بی بی الہدتیؓ کے شکم سے پیدا ہوئے روشن پیشانی اور خوبصورت تھے حضرت مہدیؑ نے آپ کے مرتبہ قرب و جمال کے کمال اور آپ کی حشمت و منصب کو دیکھ کر فرمایا کہ جمال کے پاس اجمل آیا پس آپ کا اسم شریف میاں سید اجمل رکھے اسکے بعد بارہا فرماتے تھے کہ سید اجمل ایسا کیونکر ہوگا یعنی ہر دو ایک جگہ یا ہم یا تم ۔ پس شہر مانڈو میں میاں سید اجملؓ کی رحلت کا وقت قریب آگیا۔

القصہ۔ میاں سید اجملؓ کی رحلت کا واقعہ یہ ہیکہ ماہ ربیع الاول کی پہلی ہوئی حضرت مہدیؑ نے دوسری ماہ ربیع الاول کو حضرت رسالت پناہؐ کے عرس مبارک کا کھانا گروہ کو کھلانیکی تیاری شروع فرمائی جب قیلولہ کا وقت پہنچا تو میراں سید محمودؓ کو عرس مبارک کے کھانے کی نگرانی کے لئے مقرر کر کے خود قیلولہ کیلئے تشریف لے گئے اور میراں سید محمودؓ اپنے بھائی میاں سید اجملؓ کو گود میں لئے ہوئے دیگوں کے نزدیک کھڑے ہوئے تھے میاں سید اجملؓ بازی کی حالت میں آتشکدہ میں گر گئے اور اپنی جان شریف

بی الہدیٰؓ پیدا شدند اجلی الجبہۃ واحسن الوجہ بودند حضرت میراں علیہ السلام بکمال رتبہ قربت و جمال و دبدبہ منصب و حشمت دیدہ فرمودند کہ بر جمال اجمل آمد پس اسم شریف بہ میاں سید اجمل مسمّٰی ساختند بعد ازاں بارہا فرمودند کہ سید اجمل چنیں چوں باشد یعنی ہر دو یکجا یا مایا شما پس در ماند واجل رحلت مسمّٰی رسید القصہ حال رحلت میاں سید اجملؓ آنست کہ اول ماہ ربیع الاول مطلع یافت کہ حضرت میراں علیہ السلام عرس حضرت رسالت پناہؐ بضیافت انبوہ تشریع فرمودند بہ مورخ اثنا شہر ربیع الاول چوں وقت قیلولہ رسید میراں سید محمودؓ را برا مرخواں گرامی مستحکم بلزوم ساختہ خود برائے قیلولہ تشریف بردند میراں سید محمودؓ برادر خود میاں سید اجملؓ را در کنار گرفتہ نزدیک دیگرانہا قائم بودند ناگاہ میاں سید اجمل بحال بازی در آتشکدہ واقع گشتند و جان شریف بجاناں سپردند پس میراں سید محمودؓ ازیں واقعہ جانکاہ بسیار غمناک و اندوہگیں شدہ در حجرہ برخود بستہ بحال زاری نشستند حضرت میراں علیہ السلام خبر یافتہ بطرف حجرہ میراں سید محمود رواں شدہ پیش خود طلب فرمودہ فرمودند کہ چرا چنیں غمگین و دلگراں گشتند اگر چہ سید اجمل زندہ ماندی بمقام شما رسیدی اما ایزد

جاناں کے حوالہ کی۔ پس میراں سید محمودؓ اس واقعہ جانکاہ سے بہت غمگین ہوکر حجرہ کا دروازہ بند کرکے روتے ہوئے بیٹھے تھے حضرت مہدیؑ یہ خبر سنکر میراں سید محمودؓ کے حجرہ کی طرف گئے اور اپنے سامنے بلا کر فرمایا کہ کیوں ایسے غمگین اور رنجیدہ ہوئے اگر چہ سید اجملؓ زندہ رہتے تو تمہارے مقام کو پہنچتے لیکن اللہ تعالیٰ نے تمہارے مقام کا کسی کو نہیں پیدا کیا ہے۔ تین بار مکرر فرمایا اور بہت تسلی دی اس کے بعد میاں سید اجملؓ کو دوسری ماہ ربیع الاول کو دفن کئے اور امامؑ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان سے فرمایا کہ یہاں کے تمام دفن کئے ہوؤں کو جیسا کہ فرمایا ہے اگر تم اللہ کی نعمت کا شمار کروگے تو تم اس کا شمار نہ کرسکو گے۔ از آدم تا مادام آخر دنیا سید اجملؓ کے واسطہ سے اللہ تعالیٰ نے بخشدیا۔ پھر فرمایا کہ سبحان اللہ کن عاصیوں کو نجات دیا، تین سو پچاس اشخاص حافظ قرآن جو عذاب میں گرفتار تھے وہ سب بخشے گئے۔ نقل ہے امامؑ نے فرمایا کہ سید اجملؓ نے منکر نکیر کے چار سوال کا جواب دیا رب العالمین کے تخت کی طرف دوڑے عرش اعظم کے پایہ کو پکڑا اور کہا یا اللہ ازل و ابد میں تیرا حکم یہ تھا کہ قیامت میں سید اجملؓ کا حشر فقراء کی اجماع کے ساتھ کروں گا میری اجماع کون ہیں حکم ہوا کہ تمام مدفون جو عذاب میں مبتلا ہیں تیری اجماع ہیں ان سب کو ہم نے نجات دیا ہے اور تیری اجماع بنائے

تعالیٰ بمقام شماہیچکس رانیا فریدہ است سہ کرت مکرر فرمودند بسیار دل داشتگی نمودند بعدہ میاں سید اجمل را بتاریخ دوم ماہ ربیع الاول مدفون ساختند وبفرمان خدائے تعالیٰ فرمودند کہ ہمہ مدفونیاں اینجائی وان تعد وانعمۃ اللہ لاتحصوہا بودند از آدم تا مادام آخرالدنیا باری تعالیٰ بواسطہ سید اجمل مغفور گردانید باز فرمودند کہ سبحان اللہ کدام عاصیاں رانجات بخشید کہ سہ صد و پنجاہ کس حافظ کلام ربانی معذب بودند ہمہ منجی شدند نقلست کہ فرمودند سید اجمل بعد سوال چہار منکر نکیر را جواب دادو پیش تخت رب العالمین بتاخت و پایہ عرش اعظم بگرفت وبگفت الٰہی حکم تو در ازل و ابد ایں بود کہ درعرصات سید اجمل را باجماع فقرا حشر گردانم اجماع من کیستند حکم شد کہ اجماع تو ہمہ مدفونیاں معذ باں ہستند ہمہ را نجات دادیم و اجماع تو گردانیدیم بعدۂ حضرت میراں علیہ السلام از آنجا پیشتر شدند وزیر کلاں آنجائی مسمّٰی میاں الہداد حمید تارک دنیا و طالب حق شدہ صحبت حضرت اختیار کردند تا کہ بہ برہان پور رسیدند یک شب اقامت فرمودہ باز سوار شدہ بدولت آباد رسیدند و دراں جا یک ہفتہ اقامت شدہ کمالیت بعضی اولیاء اللہ ظاہر کردہ از روضہ سید السادات سید راجو تا بروضہ اشرف سید محمد عارف برنز

ہیں۔ اس کے بعد حضرت مہدیؑ وہاں سے (شہر مانڈو سے) آگے بڑھے وہاں کے بڑے وزیر جنکا نام میاں الہداد حمیدؓ تھا انھوں نے تارک الدنیا اور طالب خدا ہوکر حضرت مہدیؑ کی صحبت اختیار کی اور امامؑ برہان پور پہنچے اور ایک رات قیام فرما کر وہاں سے نکلے اور دولت آباد پہنچے اور وہاں ایک ہفتہ قیام فرما کر بعضے اولیاء اللہ کے مراتب ظاہر فرما کر سید السادات سید راجوؒ کے روضہ سے سید محمدؒ عارف کے روضۂ اشرف تک امامؑ پاؤں کے انگوٹھے سے چل رہے تھے اور زمین پر تمام قدم مبارک نہیں رکھتے تھے میاں سید سلام اللہؓ نے عرض کیا میرانجی کیوں اس طرح چل رہے ہو گھوڑے پر سوار نہیں ہوتے تو فرمایا وہاں سے یہاں تک تمام اولیاء اللہ ایسے بڑے صاحب کمال ہیں کہ اولیاء کے مراتب میں ان کی کمالیت اظہر من الشّمس ہے اور ان کی کمالیت میں کوئی فرق نہیں اور سید محمدؒ عارف کو وہاں کے لوگ شیخ ممن کہتے تھے حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ یہ سید ہیں ان کو سید محمدؒ عارف کہنا چاہئے اور فاتحہ پڑھ کر ان کے سرقبر کی طرف ایک گھنٹہ بیٹھے اور پھر دن چڑھے دوگانہ ادا کرکے روانہ ہوئے۔ اور روضۂ عارف کی باولی میں تھوک ڈالے باوٰلی کا پانی جو بہت کھارا اور کڑوا تھا بہت میٹھا ہوگیا۔ اور دولت آباد سے احمد نگر آئے اس زمانہ میں شہر کی بنیاد ڈالی جارہی تھی وہاں کا بادشاہ احمد نظام الملک تھا اس کو خبر پہنچی کہ یہاں ایک ذات فیض اور برکت اور تاثیرات سے بھری ہوئی آئی ہے تو بادشاہ مذکور امامؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور دل میں ایک حاجت پوشیدہ رکھتا تھا یعنی فرزند کی آرزو تھی کیوں کہ اس کو

انگشت پای رفتند وتمام قدم مبارک برزمین نداشتند میاں سید
سلام اللہؓ عرض کردند کہ میرانجی چنیں چرا می روید وبرمرکب
سوارنمی شوید فرمودند از آنجا تا اینجا ہمہ اولیاء اللہ بکمالیت اعظم
چناں ہستند بمراتب اولیاء کہ کمالیت شاں کاظہر من الشّمس
است وبکمالیت ایشاں ہیچ تفریق نیست وسید محمد را مرد ماں
آنجائی شیخ ممنؒ میگفتہ بودند حضرت میراںؑ فرمودند ایشاں سید
ہستند سید محمد عارف باید گفت وفاتحہ خوانده ساعتے بطرف سرقبر
شاں نشستہ ودوگانہ بوقت ضحٰی ادانموده رواں شدند ودرچاه
روضہ عارف موصوف تف انداختند آب چاه کہ نہایت شوروتلخ
بود غایت الغایت شیریں شد واز دولت آباد باحمد نگر آمدند
درانزماں اساس شہر ابتدا بود وبادشاه آنجا ملک احمد نظام الملک
بود خبر باور سید کہ یکذات پر فیض وبرکت وتاثیرات
دریںجا آمده است ملک مذکور حاضر شد حاجتی بدل پوشیده
داشت یعنی آرزوے فرزند کہ مراد را نبود حضرت میراںؑ پند و
نصیحت بحوصلہ او داده وسور برگ تنبول ہم باد عنایت فرمودند
ہمدراں زماں زن ملک مذکور باردار شد بعد ازاں پیشتر رواں
شدند الغرض ملک مذکور را پسر برہان نظام الملک تولد شد القصہ
ملک برید حاکم شہر بدر خواب دید کہ شیری بزرگ از دری بشہر

فرزند نہ تھا حضرت مہدیؑ نے اس بادشاہ کے حوصلہ کے موافق پند
ونصیحت فرما کر پان کا پسخوردہ بھی اس کو عنایت فرمایا اسی زمانہ میں
بادشاہ کی عورت حاملہ ہوئی اس کے بعد امامؑ روانہ ہوئے الغرض
ملک مذکور کیلئے لڑکا پیدا ہوا جسکا نام برہان نظام الملک تھا۔
القصہ۔ شہر بیدر کے حاکم ملک برید نے خواب دیکھا کہ ایک بڑا
شیر شہر کے ایک دروازہ سے شہر میں آیا اور دوسرے دروازے سے
چلے گیا۔ پس اس خواب کی تعبیر شیخ ممن توکلیؒ نے جو مرد صالح اور
پرہیزگار تھے اس طرح بیان فرمایا کہ کوئی ولی کامل علیؑ کے جیسا
تھوڑی مدت میں آئیگا۔ پس تھوڑے ہی زمانہ حضرت مہدیؑ نے
شہر بیدر میں قدم رنجہ فرمایا وہاں کے تمام علماء اور مشائخین
آنحضرتؑ کے کمالات کا معائنہ کرکے آپس میں کہنے لگے کہ شائد
مہدی موعودؑ یہی ذات ہے چنانچہ اس سے پہلے آنحضرتؑ جہاں
کہیں تشریف لیجاتے اور جو شخص کہ آپؑ کی ذات فایض البرکات
کی ملاقات سے مشرف ہوتا یہی کہتا تھا کہ یہ ذات مہدی موعودؑ
ہے۔ بلکہ امامؑ کے تمام صحابہؓ جب کبھی مراقبہ کرتے غیب کی آواز
سنتے کہ تمہارا مرشد جو سید محمد ہے ہم نے اس کو مہدی موعودؑ کیا ہے
اس کی تصدیق کرو۔ بلکہ تمام حالات اور معاملات جو صحابہؓ میں
مذکور ہوتے تھے صحابہؓ حضرتؑ سے عرض کرتے کہ ایسا اور ایسا
معلوم ہوتا ہے امامؑ جواب میں فرماتے کہ جاؤ اپنے کام میں (ذکر
خدا میں) مشغول رہو جو کچھ خدا چاہے گا ظاہر ہوگا۔ باوجود اس
کے میاں شیخ ممن توکلیؒ جو مشائخین میں زہد وتقوی کے اعتبار سے
وہاں بہت مشہور تھے اور اکثر حضرت مہدیؑ کو وضو کرا کر آپ کے

آمد و از باب دیگر رفت پس تعبیر ایں خواب شیخ ممن تو کلی کہ مرد صالح و پرہیزگار بودند چنیں بیان کردند کہ کسی ولی کامل بمثل علیؓ درمدت اقل خواہد آمد پس قریب الایام حضرت میراں علیہ السلام بشہر بدرقدوم فرمودند ہمہ علماء ومشائخ آنجا بمعائنہ کمالات آنخضرتؐ بایکدیگر گفتند کہ شاید مہدی موعودؑ ہمیں ذات است چنانچہ پیش ازیں آنخضرتؐ ہرجا کہ قدوم میمنت لزوم می فرمودند ہرکہ ازیں ذات فائض البرکات بملازمت مشرف می شد ہمیں میگفت کہ ایں ذات مہدی موعود است بلکہ ہمہ اصحاب ہرگاہ کہ مراقبہ میکردند بطریق ہاتف می شنیدند مرشد شما کہ سید محمد است او امہدی موعودؑ کردیم ویرا تصدیق کنید بلکہ در ہمہ حالات و معاملات کہ درصحابہ مذکور می شدی اوشاں پیش حضرتؐ عرض نمودندی کہ چناں وچنیں معلوم می شود جواب فرمودے بروید وبکار خود مشغول باشید انچہ خدا خواستہ باشد ظاہر خواہد شد مع ذالک میاں شیخ ممن تو کلیؒ بزہد و تقویٰ در مشائخین آنجا مشہورتر بودند واکثری حضرت میراںؑ را وضومی کنانیدند و آب غسل پائے مبارک گرفتہ می نوشیدند بہ برکت آں از کشف متیقین گشت کہ ہمیں ذات مہدی موعودؑ است پس بجناب حضرت بصد آرزو والتماس کردند کہ برسر

قدم مبارک کا پانی لیکر پیتے تھے اس کی برکت سے تو کلیؒ کو ازروئے کشف یقین ہوگیا تھا کہ یہی ذات مہدی موعودؑ ہے ۔پس آپ نے حضرتؐ کی جناب میں بصد آرزو والتماس کیا کہ ہمارے سرپر قدم رنجہ فرمائیں۔حضرتؐ مسکرا کر شیخؒ کے حجرہ میں تشریف لے گئے تو شیخؒ نے عجزوانکسار سے عرض کیا کہ گرم پانی تیار ہے اگر غسل فرمائیں تو سرفرازی ہوگی۔فرمایا بہتر ہے چونکہ امامؑ نے جسم مبارک سے لباس نکالا تو شیخؒ نے آپ کے سیدھے منہڈھے پر مہر ولایت دیکھی بوسہ دیا آنکھ رکھ کر قدمبوسی کر کے عرض کیا کہ تکلیف دینے اور گستاخی کرنے کا مقصود یہی تھا جیسا کہ حضرت رسالت پناہؐ کے کتف مبارک پر مہر نبوت تھی آپ کے پاس بھی مہر ولایت ضرور چاہئے۔اور میاں یوسف سہیتؒ نے شہر نہروالہ میں کامل سچی تمنا سے حضرتؐ کی خدمت میں عرض کیا کہ بندہ کو یقین ہے کہ یہ ذات مہدی موعود امام آخرالزماں ہیں لیکن ایک مشکل باقی رہی ہے کہ مہر ولایت دیکھوں آنخضرتؐ نے میاں مذکور کے رفع گمان کے لئے تنہا اپنے جسم مبارک لباس نکالکر مہر ولایت کا معائنہ کروایا میاں سید یوسفؒ اسی وقت حق کے جذبہ میں مستغرق ہوگئے اور ہوشیار ہوکر عرض کیا کہ حضرتؐ دعوت فرمائیں ورگرنہ میں خلق اللہ میں ظاہر کردوں گا کہ یہ ذات مہدی موعودؑ ہے حضرت مہدیؑ نے اپنا پسخوردہ میاں یوسفؒ کے منھ میں ڈالا ان کے عشق کا جوش کم ہوگیا اور دوسرے بار جوش غالب ہو اسی حال میں اپنی جان خدائے تعالیٰ کے حوالہ کی۔

القصہ۔شہر بیدر میں حضرتؐ نے ایک عورت سے عقد فرمایا تھا

ماقدوم فرمایند حضرتؑ تبسم کردہ بہ حجرہ شیخ قدوم فرمودند وشیخ بعجز وانکسار عرض کردند کہ آب گرم تیار است اگر غسل فرمایند بنوازند فرمودند خوبست چونکہ جامہ از اندام مبارک برآوردند شیخ مذکور مہر ولایت علیٰ کتف الیمین دیدہ بوسہ دادہ وچشم نہادہ قدمبوسی کردہ عرض نمودند کہ موجب تکلیف وگستاخی بہ مقصود ہمیں بود چناں کہ مہر نبوت بر کتف مبارک حضرت رسالت پناہؐ بود ہمچناں مہر ولایت در ینجا ہم البتہ می بایست ومیاں یوسف سہیتؓ در شہر نہروالہ بصدق آرزوی تمام بخدمت حضرت عرض نمودند کہ بندہ را یقین است ایں ذات مہدی موعود امام آخر الزماں است اما یک اشکال باقی ماندہ است کہ مہر ولایت بینم آنحضرت برای رفع گماں میاں مذکور تنہا جامہ از جسم مبارک خود برآوردہ معائنہ کنانیدند میاں یوسفؓ در حال بجذبہ حق مستغرق شدند و بعد صحو عرض کردند کہ حضرت دعوت کنند وگرنہ من در خلق اللہ آشکارا گردانم کہ ایں ذات مہدی موعودؑ است حضرت میراں علیہ السلام پسخوردہ خود در دہن میاں یوسف ریختند جوش عشق شاں فرونشست و بار دیگر کہ جوش غالب آمد در ہماں حال جاں بحق سپردند القصہ در شہر بدر زنے را حضرت کتخدائی نمودند سبب آنکہ بعد وفات بی بی الہدتیؓ ہمہ کار

اس کا سبب یہ تھا کہ بی بی الہدتیؓ کی وفات کے بعد حضرتؑ کا تمام خانگی کام بی بی بڑنجی صاحبہؓ یعنی حضرتؑ کی بڑی صاحبزادی کے ذمہ تھا خانگی کاروبار کا بار اٹھانا بی بی بڑنجی صاحبہؓ پر دشوار تھا لیکن منکوحہ مذکورہ نے حضرت کے ہمراہ چلنے سے انکار کیا لہذا حضرتؑ نے شاہ نظامؓ کو فرما کر بھیجا کہ اگر آئیں تو بہتر ہے وگرنہ مطلقہ کردیں منکوحہ مذکورہ مطلقہ ہوکر علیحدہ ہوگئیں۔ جب آنحضرتؑ بیدر سے کوچ فرمانے لگے تو قاضی علاؤ الدین جو علم وعمل میں استوار اور مرد صالح تھے اور مولانا ضیاء جن کو حضرتؑ نے عاشق اللہ فرمایا اور شیخ بابوؓ اور قاضی عبدالواحدؒ جنیری نے ہاتف کی آواز سنی کہ مہدی موعودؑ ظاہر ہوگیا۔ تو علماء مذکور نے اپنی قضاءت کو ترک کرکے شہر بیدر میں حضرت مہدیؑ کی خدمت میں حاضر ہوگئے اور شیخ ممنؒ تو کلی بھی ہمراہ ہوگئے آنحضرتؑ نے شیخ مذکور کو انکی معذوری کے سبب سے موضع ارم میں چھوڑ کر فرمایا کہ تمہارا مقصود پورا ہوگیا ہے تم اسی جگہ رہو تم ہمارے نزدیک ہیں اور ہم تمہارے نزدیک ہے ۔

اگر تو مجھ سے ہے اور یمن میں ہے تو تو میرے پاس ہے
اور اگر مجھ سے نہیں ہے اور میرے پاس ہے تو تو یمن میں ہے

پڑھ کر شیخ کو وہیں رکھا اور اب شیخ کا روضہ اسی جگہ پر ہے۔ حضرت مہدیؑ روانہ ہونیکے بعد شیخؒ مذکور نے اپنے مریدوں سے فرمایا کہ قیامت کے دن اللہ جل شانہ کا ارشاد ہوگا کہ اے ممن ہماری درگاہ مقدس میں کیا لایا ہے تو عرض کروں گا کہ یا اللہ یہ دو آنکھ لایا ہوں کہ ان سے میں نے مہدی موعودؑ کی ذات کو اور آپکی مہر ولایت

خانگی والا بر بی بی بڑنجیو صاحبہؓ یعنی دختر کلاں حضرت افتادہ بہ تحمل بارگراں متعسر می نمودند اما منکوحہ مذکورہ بہمراہی حضرت ابا نمودند لہذا حضرتؑ بندگی میاں نظامؓ را فرمودہ فرستادند کہ اگر ہمراہ آید بہتر والانہ مطلقہ ساز ند زن مذکور مطلقہ گشتہ واماندند چوں آنحضرتؑ از بدر سوار شدند قاضی علاوالدین کہ در علم و عمل استوار و مرد صالح بودند مولانا ضیاء کہ حضرت ایشاں را عاشق اللہ فرمودند و شیخ بابو و قاضی عبدالواحد جنیری آواز ہاتف شنید ند کہ مہدی موعود ظہور فرمود قضاہای خود گذاشتہ بملازمت حضرت در شہر بدر پیوستند و شیخ ممن ہم ہمراہ شدند آنحضرتؑ شیخ مذکور را در موضع ارم نظر معذوری شاں گزاشتہ فرمودند کہ مقصود شما شدہ ہمیں جا باشید شما نزدیک ماہستید و ما نزدیک شمائم بیت۔

گر بمنی دریمنی پیش منی

ورنہ منی پیش منی دریمنی

خواندہ بداشتند و حالا روضہ شیخ ہمانجاست بعد سوار شدن حضرت میراں علیہ السلام شیخ مذکور درمیان مریدان خود گفتند کہ فی یوم العرصات از حضرت جل و علا اعلام در رسد کہ ای ممن تو بدرگاہِ مقدس ما چہ آوردی گویم الٰہی ایں دو چشم آوردم

کو دیکھا اور حق جانا۔ اور شیخؒ نے اپنے مریدوں سے پھر کہا کہ جب تم سنو کہ حضرت مہدیؑ نے مکہ مبارکہ میں اپنے دعوی مہدیت کو ظاہر فرمایا ہے تو تم فوراً حضرتؑ کی خدمت میں چلے جاؤ اور آپ کی تصدیق جو تمام عالم پر فرض ہے دل اور زبان سے ادا کرو اگر تصدیق نہیں کرو گے تو تصدیق نہ کرنے سے جو نقصان ہوگا اس کو بیان کرنے کی طاقت زبان میں نہیں۔ تصدیق نہ کرنے کا عذاب بھگتو گے۔ اور مولانا ضیاءؒ کا قصہ یہ ہیکہ جب حضرت مہدیؑ شہر بیدر سے روانہ ہوئے تو دو منزل کے بعد مولانا کے خادموں نے حضرتؑ کی خدمت میں حاضر ہو کر بہت عاجزی اور زاری کی کہ میرانجی مولانا کے ذریعہ سے بہت سے لوگوں کی پرورش ہوتی ہے مہربانی فرما کر ان کو ہمارے ساتھ کر دیجئے۔ حضرتؑ نے فرمایا لیجاؤ۔ پس مولانا نے حضرتؑ سے معافی چاہکر عرض کیا کہ خوندکار کے دیدار کے بغیر ہماری زندگی نہیں ہے امامؑ نے فرمایا کہ ان لوگوں کی خاطر کے لئے جاؤ خدائے تعالیٰ تم کو ہم سے دور نہیں رکھیگا۔ اس کے بعد مولانا کے خادم ان کو پالکی میں بٹھا کر لیگئے۔ جب مولانا کو مست و بیہوش دیکھے تو ان کے ہاتھ اور پاؤں میں وزنی بیڑی ڈالکر گھر میں قید کر دیئے ایک ہفتہ کے بعد مولانا نے عشق کے جوش سے کھڑے ہو کر دروازے پر ہاتھ مارا تو دروازہ اور ہاتھ پاؤں کی بیڑی ٹکڑے ٹکڑے ہو کر گر گئی اسی حالت میں خادموں سے بھاگ کر حضرتؑ کی خدمت میں حاضر ہوگئے جب مولانا کے متعلقین پھر دوڑے ہوئے آئے تو حضرت نے فرمایا کہ ہم نے پہلے ان کو تمہاری خاطر سے دیا تھا

که بداں ذات مهدی موعودؑ و مهر ولایت او دیدم وحق دانستم و
باز گفتند که چوں بشنوید که آنحضرتؑ در مکه مبارک دعوی
مهدیت خود اظهار کردند فی الحال بملازمت بروید وتصدیق
او که بر همه عالم فرض است بدل و زباں ادا کنید وگرنه بیان
زیانش بزبان امکان ندارد و بال آں خواهید دانست و قصه
مولانا ضیاء آنست که چوں حضرت امام علیه السلام از شهر بدر
رواں شدند بعد دو منزل خادمان مولانا آمده بسیار عجز وزاری
کردند که میرانجی بی مردماں که اسباب روزی شاں از
ایشانست براه عنایت ایشاں را بما بخشند حضرت فرمودند که به
برید پس بعذر مولانا ضیا عرض کردند که از واری لقا خوندکار
حیات ما نیست فرمودند برای خاطر ایشاں بروید پس خدائے
تعالیٰ شمارا از مادور نخواهد داشت بعدهٔ خادمان مولانا در پالکی
نشانده بروند چوں ایشارا مست و مدهوش دیدند در دو پای شاں
زنجیر گراں و بدست ها حلقه کرده در خانه محبوس ساختند بعد از هفته
مولانا بجوش عشق استاده دست بر درزدند و زنجیر دست و پا پاره
پاره شده افتاد در هماں حال از خادماں انفرار کرده پیش حضرت
امیرؑ حاضر شدند چوں متعلقاں شاں باز دواں آمدند حضرتؑ
فرمودند پیشتر بخاطر شما دادیم اکنوں ایشاں برای خدا آمده اند

اب یہ خدا کے لئے آئے ہیں ہم بھی خدا کے لئے ان کی
مدد کریں گے۔ یہ سنکر وہ لوگ ناکام واپس چلے گئے۔ جب
حضرت مہدیؑ کعبہ شریف کی طرف روانہ ہوئے اثنا راہ میں
حضرت سید محمد گیسودرازؒ کی روح مبارک حاضر ہوکر بہت آرزو کی
کہ ہمارے سر پر چلیں تا کہ ہم سرفراز ہوں اس لئے کہ مجھ سے سہواً
خطا ہوئی تھی کہ میں نے تین پہر حضرتؑ کی مہدیت کا دعوی کیا تھا
اور ہوشیار ہونے کے بعد حق کی طرف رجوع ہوا لیکن شرمندگی
باقی ہے جبتک آپ میرے سر پر قدم مبارک نہیں رکھیں گے
شرمندگی دور نہ ہوگی۔ لہذا امامؑ اُن کی بہت کوشش اور التماس کی
وجہ گلبرگہ کی طرف روانہ ہوئے۔ کسی نے کہا میرانجی یہ راستہ دریا
کا نہیں ہے بلکہ گلبرگہ کا راستہ ہے تو فرمایا میں جانتا ہوں لیکن سید
محمدؒ کی کوشش کے واسطہ سے جا رہا ہوں اسکے بعد آنحضرتؑ نے
میاں شیخ بھیکؒ سے فرمایا کہ کچھ دیکھتے ہو تو عرض کیا کہ مہدیؑ کے
صدقہ سے دیکھتا ہوں کہ سید محمد گیسودرازؒ شربتی رنگ کا کرتہ اور
ہری ٹوپی پہنے ہوئے خوندکار کے گھوڑے کی لگام اپنے ہاتھ میں
پکڑے ہوئے جا رہے ہیں اسی طرح گنبد کے احاطہ کے دروازہ
تک پہنچے اور نعل پہنے ہوئے گنبد میں جا رہے تھے۔ وہاں کے
خادموں نے عرض کیا کہ یہ اللہ کے ولی ہیں حضرتؑ نعلیں نکالدیں
امامؑ نے فرمایا کہ میں تیری بات سنو یا تیرے پیر کی بات سنو بیان
کرتے ہیں کہ اس وقت گنبد کے دروازہ کو قفل لگا ہوا تھا خود بخود
کھل گیا جب آنحضرتؑ گنبد میں داخل ہوئے تو پھر دروازہ بند
ہوگیا دو پہر تک گنبد میں دو آدمیوں کی گفتگو کی طرح آواز آرہی

ماہم برای خدا بالایش خواہیم کرد آیندگان ناکام واپس رفتند چوں آنحضرتؑ سوی کعبہ شریف رواں شدند در اثناء راہ روح حضرت سید محمد گیسو درازؒ حاضر شدہ بسیار آرزو نمود کہ برسر ما قدوم فرمایند تا سرفراز شویم زیرا کہ از من بسہو خطا افتادہ بود کہ دعوی مہدیت حضرتؑ سہ پاس کردہ بودم و بعد صحو رجوع بحق شدم اما خجالت باقی است تا کہ برسرم قدم مبارک نہ نہند خجالت دور نخواہد شد لہذا از بسیاری کوشش والتماس ایشاں بسوی گلبرگہ رواں شدند کسی گفت کہ میرانجی ایں راہ دریا نیست بلکہ راہ گلبرگہ ہست فرمودند میدانم لیکن بواسطہ سعی سید محمد میروم بعدہٗ آنحضرتؑ بہمیاں شیخ بھیک فرمودند کہ چیزی می بنید عرض کردند بصدقہ میرانؑ می بینم کہ سید محمد گیسودرازؒ پیرہن شربتی رنگ وکلاہ سبز پوشیدہ اند وعنان اسپ خوندکار بدست خود گرفتہ میروند تا در باب حرم گنبد رسیدند بانعل بہ گنبد می رفتند خادمان آنجا عرض کردند کہ ایشاں ولی اللہ اند حضرت نعلین واگزارند فرمودند کہ سخن تو بشنوم یا سخن پیر تو می آرند کہ درانوقت دروازہ گنبد را قفل زدہ بود یک بیک خود وا گشت چوں آنحضرتؑ در گنبد داخل شدند باز دربستہ شد بقدر عرصہ دو پاس از دروں گنبد آواز ہمچوں گفتار دو کس می آمد ہر ہمہ کس می شنیدند بعد دو

تھی تمام لوگ سنتے تھے دو پہر کے بعد پھر دروازہ کھلا امامؑ نے باہر تشریف لاکر فرمایا کہ ہم اولیاء اللہ کی رعایت جانتے ہیں لیکن سید محمدؒ کی کوشش یہ تھی کہ نعلیں مبارک کی گرد میری قبر پر پہنچے اور میں بخشا جاؤں پس سید محمدؒ کے روضہ سے نکل کر شیخ سراج الدینؒ کے روضہ مبارک میں ایک ہفتہ قیام فرمایا اسکے بعد سید محمدؒ کے فرزندوں نے امامؑ سے ضیافت کی درخواست کی تو فرمایا کہ بندہ مخدوم سے رخصت ہو کر آیا ہے ضیافت کی کوئی حاجت نہیں۔
میاں چاند مہاجرؓ نے عرض کیا کہ یہ قبر سید محمدؒ کے فرزند کی ہے جن کا نام شاہ مکتو تھا مخدومؒ نے نجات دلائی ہے حضرتؑ نے فرمایا کہ حق تعالیٰ نے سید محمدؒ کے دل کی تسکین کے لئے اس طرح دکھلا دیا ہے لیکن ایک دیوار کی آڑ میں ہمیشہ کے عذاب میں گرفتار رہے ہرگز نجات نہ ہوگی۔ وہاں سے بیجاپور آئے اور ایک کنگرہ کی مسجد میں قیام فرما کر چند روز میں وہاں سے روانہ ہوئے اور اس وقت فرمایا کہ یہ زمین سخت ہے اور اس میں رہنے والے بدبخت ہیں۔
اور پھر بیجاپور سے ڈابول گئے وہاں دیکھا کہ لوگ جہاز میں بیٹھ رہے ہیں اس وقت آپ نے یہ بیتیں پڑھیں۔

اے حج کو جانیوالی قوم کہاں ہو کہاں ہو
معشوق تو یہیں ہے یہاں آؤ یہاں آؤ
جو لوگ خدائے تعالیٰ کے طالب ہیں چلے آؤ
جنکو خدا کی طلب نہیں ہے مت آؤ مت آؤ

اس کے بعد امامؑ ستر اشخاص کے ساتھ جو اللہ کے طالب اور اللہ کے دیدار سے مشرف تھے جہاز میں بیٹھے۔ چند منزل کے بعد مچھلی

پاس باز در کشادہ شدہ حضرت بیروں تشریف آوردہ فرمودند کہ ما رعایت اولیاء اللہ می دانیم لیکن سبب کوشش سید محمد کہ گرد نعلین مبارک بقبرم رسدتا آمرزیدہ شوم پس از انجا بروضہ شیخ سراج الدین قرار فرمودند تا یک ہفتہ بعدۂ فرزندان سید محمدؒ التماس ضیافت کردند فرمودند کہ بندازمخدوم رخصت شدہ آمدہ است ہیچ حاجت نیست میاں چاندمہاجر عرض کردند کہ ایں گور پسر سید محمد است نامش شاہ مکتو بو دمخدوم نجات دہانیدہ اند حضرتؑ فرمودند کہ حق تعالیٰ برائے تسکین خاطر سید محمدؒ چناں نمودہ اما بفرق یک دیوار در عذاب ابد گرفتار است کہ ہرگز منجی نخواہد شد وازانجا بڈاپور آمدند و در مسجد یک کنگرہ ساکن شدند بعد دی روز قدم جرانمودند دراں وقت فرمودند ہذا الارض شدید و ساکنۂ شقی وازبڈاپور تا بدابول یادا بھول رسیدند درانجا دیدند کہ مردم برای نشستن در سفینہ تشریع می نمایند ہناک تلی' ہذہٖ الابیات

ای قوم بحج رفتہ کجائید کجائید

معشوق ہمیں جاست بیائید بیائید

آنانکہ طلبگار خدائید خود آئید

حاجت بطلب نیست نیائید نیائید

کا طوفان عظیم ہوا مچھلی ایک بڑے پہاڑ کی جیسی تھی اپنا سر پانی کے اوپر لائی حضرتؑ نے کشتی کے کنارے تشریف لیجا کر ملاحظہ فرمایا مچھلی بھی تین بار پانی سے اپنا سر اوپر کر کے دیکھی پس حضرتؑ نے مچھلی کو چلے جانے کیلئے دست مبارک سے اشارہ فرمایا بعضے کہتے ہیں کہ حضرتؑ نے اپنے دہن مبارک کا لعاب دریا میں ڈالا مچھلی کھا کر چلے گئی۔ میاں سید سلام اللہؓ نے عرض کیا میرانجی یہ کیا تھا تو فرمایا کہ یہ مچھلی ساتویں دریا کے پیچھے پیدا کیگئی ہے اس سے اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ ہم تجھ کو محمدؐ کی ولایت کے خاتم کو دکھائیں گے پس مچھلی اپنے وعدہ کے مقام پر آ کر ہم کو دیکھتی ہے۔ بیان کرتے ہیں کہ وہ مچھلی مہتر یونسؑ کو اپنے سینہ میں امانت رکھی تھی لہذا اس سے خدائے تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ تو ہمارے بندہ کی حفاظت کی ہے ہم تجھ کو ہمارے **نبیؐ کی ولایت کے خاتم کو دکھائیں گے** ۔ اس کے بعد عدن کے مقام پر پہنچے تین دن قیام فرما کر پھر جہاز پر سوار ہوئے جب احرام کے مقام پر پہنچے تو احرام باندھ کر فرمایا کہ ہم نے احرام باندھ لیا ہے خواہ کوئی حاجی کہے یا غازی جب بیت اللہ شریف کے طواف میں شریک ہوئے تو بندگی میاں نظامؓ سے پوچھا کہ تم پہلے کعبہ کو جو آئے کیا علامت دیکھی تو کہا اس وقت میں نے کعبہ کو صاحب کے سوائے دیکھا اور اسوقت صاحب کے ساتھ دیکھ رہا ہوں۔ امامؑ نے پھر فرمایا کہ کچھ دیکھ رہے ہو' تو کہا کہ کعبہ ہمارے خوندکار کا طواف کر رہا ہے اور ہمارے خوندکار کو دکھا کر کہہ رہا ہے کہ عبادت کرو اس گھر کے رب کی۔ اس کے بعد ایک دن جو پیر کا دن تھا

بعدہ بر جہاز معقود گشتند مع سبعین نفر من طالب المولیٰ واصل لقاءٗ اللہ تعالیٰ بعد از چند منازل طوفان ماہی بسی شد آں ماہی ہمچوں کوہ عظیم بود سر خود از آب بیروں آورد وحضرت بر کنارہ کشتی تشریف آوردہ ملاحظہ فرمودند ماہی نیز سہ کرت سر از آب بالا کردہ می دید پس بدست مبارک اشارہ بوداع فرمودند بعضی گویند حضرتؑ لعاب دہن مبارک خود انداختند بخورد و برفت میاں سید سلام اللہؓ عرض کردند کہ میرانجی ایں چہ بود فرمودند ایں ماہی بدنبالہٗ دریاء ہفتم آفریدہ شدہ است باد عہدِ حق تعالیٰ بود کہ ترا خاتم ولایت محمدی خواہم نمود پس بر محل وعدہ گاہ خود آمدہ میدید می آرند کہ آں ماہی مہتر یونسؑ را در سینہ خود امانت داشتہ بود لہٰذا با دوعدہٗ خدائے تعالیٰ بود کہ تو بندہٗ مارا نگہداشتی ترا خاتمِ ولایت نبینا بنمائیم بعدہ بمقام عدن رسیدند سہ روز آنجا مقام فرمودہ باز بجہاز سوار شدند چوں بموضع احرام رسیدند احرام بستہ فرمودند احرام بستیم خواہ کس حاجی گوید یا غازی چوں بطواف بیت اللہ شریف پیوستند بندگی میاں نظامؓ را پرسیدند شما بمرتبہ اول بکعبہ آمدہ اید چہ نشان دیدہ اید گفتند آں بار کعبہ را سوای صاحب دیدہ بودم اما ایں بار مع صاحب دیدم باز فرمودند چیزی می بینید گفتند کعبہ طواف خوند کار رامیکند وخوند

حضرت مہدیؑ نے اللہ کے حکم سے رکن و مقام اور حجر اسود کے درمیان بلند آواز سے مجمع خلایق میں رسول اللہ ﷺ کی حدیث پڑھ کر دعوی مہدیت فرمایا کہ ”جس نے میری پیروی کی وہ مومن ہے“ بندگیمیاں نظامؓ اور قاضی علاؤالدینؓ اور ایک اعرابی بیان کرتے ہیں کہ وہ خواجہ خضرؑ تھے اور ایک روایت سے شافعی مصلّے کے امام تھے ان حضرات نے کھڑے ہوکر بلند آواز سے کہا کہ ہم تیری اتباع کرتے ہیں بیان کرتے ہیں کہ حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ شرع میں قاضی کتنے گواہ پر راضی ہوتا ہے تو قاضی علاء الدینؓ نے جواب دیا کہ دو گواہ پر راضی ہوتا ہے اس کے بعد امامؑ اپنے مقام پر آئے پس وہاں کے خلائق آپس میں کہنے لگی کہ اس مرد نے نبی ﷺ کی طرح بڑی بات کہہ دی اب تکرار کرنی چاہئے پھر آپس میں کہنے لگے کہ کوئی شخص دعوی کے وقت سوال نہیں کر سکا تو اب بھی سوال نہیں کر سکتا اس کے بعد امامؑ نے آدمؑ اور حواؑ کی قبروں کی طرف جا کر زیارت فرمائی مہتر آدمؑ کی ارواح نے آنحضرتؑ کو اپنی گود میں لیا اور بہت خوش ہوئے اور کہا کہ ہم تمہاری آمد کے منتظر تھے دین بہت کمھلا گیا تھا رسوم وبدعت ظاہر ہوگئے اے دین کے ستون اور اے دین کے تاج اچھا آیا اور صفائی اور روشنی لایا اور حواؑ نے بھی اپنی گود میں لیکر کہا کہ اے میرے دل کے میوے اور اے میرے آنکھوں کی ٹھنڈک اور اے دین کے امام اور بہت تضرع وزاری کی جب آنحضرتؑ طواف سے باہر آئے تو صحابہؓ نے پوچھا کہ آپکی پشت مبارک کس وجہ سے بھیگ گئی ہے تو فرمایا حواؑ نے فرط

کار رامی نماید ومیگوید فلیعبد وا رب ہذا البیت بعدۂ یک روز کہ آں روز دوشنبہ بود حضرت بامراللہ بین الرکن والمقام و بین الحجر الاسود بآواز بلند در مجمع خلائق حدیث رسول اللہؐ خواندہ دعویٰ مہدیت کردند کہ من اتبعنی فھو مومن بندگیمیاں نظامؓ وقاضی علاء الدین و یکی اعرابی می آرند کہ آں خواجہ خضرؑ بودند و بروایت دیگر امام مصلای شافعی بود ایشاں ایستادہ شدہ بآواز بلند گفتند انا نتبعک می آرند حضرت میرانؑ فرمودند قاضی در شرع بچند گواہ راضی قاضی علاء الدین جواب دادند قاضی بدو گواہ راضی بعد بوثاق خود آمدند پس خلائق آنجائی میانِ یک دیگر گفتند کہ ایں مرد قول عظیم گفت کما قال النبیؐ الحال تکرار باید کرد باز میان خویش گفتند کسی دراں وقت سوال کردن نتوانست در ینوقت ہم ہرگز نتوانید کرد پس ازاں بطرف مہتر آدمؑ و حواؑ رفتہ زیارت کردند ارواح مہتر آدمؑ آنحضرتؐ را بکنار گرفت و بسیار مسرور گشت وگفت ما منتظر قدوم شما بودیم دین بسیار پژمردہ شدہ بود و رسوم و بدعت مظہور گشتہ خوش آمدید تاج دین وستون دین وصفائی وروشنائی آوردید و حواؑ نیز بکنار گرفت وگفت یا ثمرۃ فوادی و یا قرۃ عینی بک یا امام الدین و بسیار تضرع و زاری کردند چوں آنحضرتؐ از طواف بیروں آمدند یاراں پرسیدند

خوشی سے جو زاری کی یہ اسی کی تری ہے اور وہاں سے ابراہیم خلیل اللہؑ کے طواف کو جا کر زیارت فرمائی ابراہیمؑ کی ارواح بھی بہت خوش ہوئی اور کہی کہ ہم تیری راہ دیکھ رہے تھے اس لئے کہ اسلام میں رسم و عادت و بدعت وضلالت اکثر پیدا ہوگئی ہے اچھا آیا اور ہمارے سینہ کو قوت بخشا چند روز کے بعد حضرتؑ کے فقراء پر کامل فقر و فاقہ پڑا سب کو مضطر کردیا پس میاں سید سلام اللہؓ نے امامؑ سے عرض کیا کہ تمام صحابہؓ مضطر ہوگئے ہیں تو فرمایا کہ کیا کروگے' کہا اگر رضا ہو تو جو چیز اضطرار کے بعد مباح ہے دیکھی جائیگی فرمایا گڑ گڑانا نہیں چاہئے۔ اور جس وقت میاں سید سلام اللہؓ بازار گئے اثناء راہ میں شریف مکہ بازار میں آیا تو اس سے کہا کہ تیرے پاس کچھ حق اللہ ہے؟ تو کہا ہاں، پھر کہا کئی فقراء فقر و فاقہ سے مضطر ہیں تو اس نے پانچسو ابراہیمی دیئے میاں مذکور نے امامؑ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا کہ **خدائے تعالیٰ ایک چیز دیا ہے تو فرمایا کہ یہ اللہ کا دیا ہوا نہیں ہے بلکہ تم اللہ سے چاہے۔** پس گنجی بنا کر صحابہؓ کو پلائے کیونکہ فاقہ سے ان کے حلق بند ہوگئے تھے اور سب پر سات آٹھ روز متواتر فاقہ میں گذرے تھے۔ اس کے باوجود حضرت مہدیؑ سے عرض کئے کہ حضرتؑ پر بہت روز فاقہ میں گذرے خوندکار کیلئے بھی کوئی چیز لاتے ہیں فرمایا کہ بندہ متوکل ہے بندہ نہیں کھائے گا، تم کو اضطرار پہنچا ہے اور مجھ کو نہیں پہنچا ہے پھر فرمایا جان رکھو کہ بندہ کو بشر کی احتیاج نہیں ہے لیکن شریعت رسولؐ کا ادب دینے کے لئے صرف کیا جائے گا۔ اسی طرح سات یا نو ماہ اور بعض کہتے ہیں کہ

کہ پشت مبارک از چہ تر شدہ است فرمودند از گریہ ءحوا کہ بغایت سرور ونشاط بگریہ درآمدند واز انجا بطواف ابراہیم خلیل اللہؑ رفتہ زیارت کردند ارواح آنحضرتؐ نیز بسیار خرم حال شد وگفت کہ ما براہ تو دیدہ دوختہ بودم چرا کہ در اسلام رسم وعادت وبدعت وضلالت اکثر پیدا شدہ است خوش آمدی سینہ ما مفرح گردانیدی بعد از چند ایام بر فقیران حضرتؑ تمام فقر تافتہ ہمہ را مضطر گردانید پس میاں سید سلام اللہؓ عرض کردند ہمہ اصحابؓ مضطر گشتہ اند فرمودند چہ خواہید کرد گفتند اگر رضا باشد تا چیزیکہ از پس اضطرار مباح است خواہم دید فرمودند فا ما الحاف نباید کر دوہر گاہکہ میاں سید سلام اللہؓ در بازار رفتند اثنائے آں شریف در بازار درآمد با وگفتند کہ عندک شئ حق اللہ قال نعم فقال کم فقیر فی الفقر مضطر پس پنجصد ابراہیمی بداد میاں مذکور آمدہ عرض کردند خدائے تعالیٰ چیزی دادہ است فرمودند ایں دادۂ الٰہی نیست بلکہ عند اللہ خواستید پس مرد ماں را غلہ بآب حل کردہ دادند چرا کہ بسبب فاقہا حلق ایشاں بستہ شدہ بود کہ ہمہ کساں را ہفت ہشت روز متواتر بفاقہ گذشتہ بود مع ذالک حضرت میرانؑ را عرض کردند کہ بر حضرت بسیار روز ہا شدہ کہ بفاقہ گذشتہ است برائے خوندکار ہم چیزے بیاریم فرمودند کہ

امامؑ نے کعبہ شریف میں تین مہینے قیام فرمایا اس کے بعد حضرت مصطفیٰؐ کی زیارت کا ارادہ فرمایا اور اونٹ والوں کو کرایہ بھی دیدیئے تھے لیکن حضرت رسالت پناہؐ کی روح مقدس سے معلوم ہوا کہا اے سید محمد تم **گجرات کے شہروں کی طرف جاؤ تمہاری مہدیت کی دعوت گجرات میں ظاہر ہوگی**۔ پس اونٹ والوں سے کرایہ کی رقم واپس لیکر کشتی والوں کو دیئے اور بحری سفر کرنے والوں کے ہمراہ روانہ ہوئے کشتی میں بھی حضرتؑ کے صحابہؓ پر اضطرار ہوا میاں سید سلام اللہؓ نے عرض کیا کہ اس جہاز میں لوگوں کیلئے گنجی اور پانی مقرر ہے اگر اجازت ہو تو لیتا ہوں فرمایا اگر تم مضطر ہوگئے ہو تو مباح ہے پس عرض کیا کہ حضرتؑ پر بہت مدت گذری کوئی چیز کھانے کے قسم کی قالب مبارک میں نہیں پہنچی اگر اعانت کی رضا ظاہر فرمائیں تو حضرت کیلئے کوئی چیز لاؤں گا۔ فرمایا بندہ **مضطر نہیں** ہوا ہے۔ جب سعی بلیغ کئے تو فرمایا بندہ **متوکل** ہے۔ پس جبکہ منزل کو پہنچنے کیلئے دریا کا راستہ تین روز باقی تھا تیز ہوا چلنے لگی اسی سبب سے اہلیان کشتی بہت پریشان ہوگئے اس وقت حضرتؑ بطریق خواب لیٹے ہوئے تھے میاں سید سلام اللہؓ نے پریشانی کو برداشت نہ کر کے حضرتؑ کی خدمت میں عرض کیا کہ ہوا کا طوفان کامل پیدا ہوگیا ہے فرمایا بندہ کیا کرے۔ عرض کیا کہ خوندکار فرماتے تھے غیب کے بھیدوں کے مخزن کی کنجیاں میرے ہاتھ میں ہیں۔ فرمایا صاحب خدائے تعالیٰ ایک ہے اس نے تمام کنجیاں غلام کے حوالے کئے ہیں صاحب کی رضا کی راہ دیکھے یا خود کھولے اس کے بعد امامؑ

بندہ متوکل است بندہ نباید خورد بشما اضطرار رسیدہ است و مرا نرسیدہ و باز فرمودند ہ بدانید کہ بندہ را احتیاج بشر نیست اما بسبب تادیب شریعت رسولؐ صرف خواہد شد ہمچنیں ہفت ماہ یا نہ ماہ و بعض گویند سہ ماہ در کعبہ شریف اقامت حضرت امیرؑ بود بعدہ عزمِ زیارت مصطفیٰؐ کردند و کرایہ نیز بشتر باناں دادہ بودند کہ از روح مقدس حضرت رسالت پناہؐ معلوم شد کہ اے سید محمد شما در بلاد گجرات بروید کہ دعوت مہدیت شما در گجرات تہیج خواہد شد پس زر کرایہ باز گرفتہ بوالیان سفینہ دادند و متراکب فی البحر انتقال نمودند در میاں کشتی نیز اضطرار بر یاران حضرتؑ رسیدہ میاں سید سلام اللہؓ عرض کردند کہ دریں جہاز چیزی آش و آب بہ مردمان مقرر است اگر رخصت باشد بگیریم فرمودند اگر شما مضطر شدہ باشید مباح است پس عرض کردند کہ بحضرت مدتی شدہ کہ چیزی جنس طعام بقالب مبارک نہ رسیدہ است اگر رضاء معونت اعلام بخشند تا چیزی برائے حضرتؑ خواہم آورد فرمودند بندہ مضطر نشدہ است چوں سعی بلیغ کردند فرمودند بندہ متوکل است پس ہر گاہکہ راہ دریا سہ روز ماندہ بود باد تند وزیدن گرفت بداں سبب مردم اہل سفینہ در تفرقہ عظیم افتادند در آنحال حضرتؑ

نے کھڑے ہو کر چوطرف نظر مبارک ڈالی پس تیز ہوا دھیمی ہوگئی اس کے بعد فرمایا کہ تم نے بندہ کا ایسا فضل جانا ہر وہ جہاز جس میں بندۂ خدا رہتا ہے اس جہاز کے بیٹھنے والے ڈوب جائیں ہرگز نہیں۔ ہوا کو خدائے تعالیٰ کا حکم تھا کہ جہاز کے تین دن تین رات کے راستہ کو پونے چار گھنٹے میں پہنچا دے فی الحقیقت یعنی مدت ہوگئی ہے ہمارا بندہ بجز پانی کے جو دو بار کھاری دریا میں میٹھا پانی اس بندہ کے لئے لائے تھے کوئی چیز نہیں کھایا۔

اس کے بعد آنحضرتؑ دیو بندر میں آئے اور دیو بندر سے شہر احمد آباد تشریف لیگئے اور اٹھارہ مہینہ تاج خاں سالار کی مسجد میں قیام فرمایا وہاں بہت سے لوگ معتقد ہوگئے۔ نقل ہے کہ ایک باغبان کا لڑکا جسکے باپ کا انتقال ہوگیا تھا بہت جاذب تھا اسکے جذبہ کا سبب یہ ہے کہ ایک مشرک زنار دار مرگیا اسکی عورت اس کے ساتھ جل گئی اس اثناء میں یکا یک ایک دوسرا مرد مشرکوں کے لباس میں ظاہر ہوا وہ مرد حضرت خواجہ خضرؑ تھے آپ نے بلند آواز سے آہ ماری اور گریہ و زاری کرتے ہوئے نہایت عاجزی سے کہا کہ ’یا اللہ تیرے عشق کی آگ میں جلنے کی توفیق عطا فرما‘ تا کہ میں تیری محبت میں تجھ پر جان و تن نثار کروں‘ اور تیرے دیدار کی کوشش کروں‘ اور تیرے عشق کا پیالہ نوش کروں‘ اور تیری عطا کے دامن کا لباس پہنوں‘ یہ عورت اپنی جان‘ جان بوجھ کر اس مردہ پر فدا کردی اور اس کی محبت میں جو عشق مجازی کی محبت

بطریق خواب خفتہ بودند میاں سید سلام اللہؒ تحمل نتواستہ بملازمت حضرتؑ عرض کردند کہ طوفانِ باد تمام پیدا شدہ است فرمودند بندہ چہ کند گفتند کہ خوندکارمی فرمودند کہ کلید ہائے مخزن اسرارِغیب بدست من ہستند فرمودند یکی صاحب است او ہمہ کلید ہا بغلام تسلیم کردہ است تا راہ رضای صاحب بیند یا ازخود بکشاید بعدہ ایستادہ شدہ بہر سو نظر فرمودند پس باد تند آہستہ ماندہ بعدۂ فرمودند چنیں فضل بندہ دانستید ہر آں جہاز کہ براں بندہ باشد اہل آں مغروق شوند حاشا وکلا باد را امر خدا بود کہ در یکپاس وربع راہ سہ شبانہ روز بہ بری فی الحقیقت یعنی مدتی شد کہ بندۂ ما ہیچ نخوردہ بجز آبیکہ دوبار در دریا شور آب شیریں برای او آوردی بعدۂ آنحضرتؑ بدیو بند آمدند واز دیو بند بشہر احمد آباد تشریف آوردہ ہجدہ ماہ در مسجد تاج خاں سالار اقامت فرمودند بسیار کساں در آنجا معتقد شدند۔ نقلست کہ فرزند باغباں بے پدر بسی جاذب بود سبب جذبہ او آنست کہ یکی مشرک زناردار مرد و زنش معہ تحریق شد دراں اثنا ناگاہ دیگر یکی مرد بلباس مشرکانہ منظور شد کہ حضرت خواجہ خضر صلوات اللہ علیہ بودند بصوت اعلیٰ آہ زدند و بحال تضرع و رقت نہایت رقت کردہ گفتند کہ الٰہی بسوز عشق تو توفیق بخش تا از برائے محبت

ہے اپنے جسم کو جلا کر راکھ کر ڈالی۔ اسی طرح خدائے تعالیٰ کیلئے جو ہر چیز کا پیدا کرنے والا اور ہر زندہ کو رزق دینے والا اور ہمیشہ سے ہے اس کا ملک وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کی ذات ہے۔ جو شخص اپنی جان اور تن کو فدا کرے تو کس قدر لذت اور مرتبہ پائے۔ عجب غفلت ہے کہ لوگ اس سوختہ عورت سے بھی کم ہمت ہوگئے ہیں ان پر افسوس بلکہ ہزار افسوس ہے۔ ایسی نصیحت کر کے حضرت خواجہ خضرؑ باغبان کے لڑکے کی نظر سے غائب ہوگئے پسر مذکور خواجہ خضرؑ کی ان باتوں کو سنکر ہمیشہ کے جذبہ میں بیہوش رہا ان کے آبا واجداد مشرک اور باغبان تھے جھاڑ ونکو پانی دینے کیلئے ان سے کہتے تھے اور یہ جھاڑوں کے نیچے حق کے جذبہ میں مستغرق ہوکر بیہوش رہتے تھے۔ اور ان کے چچا اور بھائی آکر دیکھتے کہ اس عالم سے بے ہوش ہیں تو مکھی مار کر ہشیار کر کے کہتے کہ سارا پانی ضائع کر دیا کسی درخت کو نہیں پہنچایا اگر پھر پانی ضائع کریگا اور درختوں کو نہیں پہنچائیگا تو ہم بہت ماریں گے۔

جب وہ لوگ اس طرح کہہ کر چلے جاتے تو یہ پھر پہلے کے جیسے بے ہوش ہوجاتے یہانتک کہ ان کا چچا ان سے ناامید ہوکر چلا دیا پس ان کو بھی یہی منظور تھا کہ ان کے قید سے بے قید ہوجائیں اور اللہ تعالیٰ کے دیدار کیلئے کامل کوشش کریں۔

حاصل کلام اس سے پہلے انھوں نے سنا تھا کہ اللہ تعالیٰ کا ایک گھر ہے اس گھر میں اللہ کو پاسکتے ہیں اس گھر کے سوائے دوسرے

تو جان وتن در بازم و برای لقاءتو در کوشم و جامِ عشق تو بنوشم و ذیل عطاءتو در بر پوشم ایں زن کہ جان خود بریں مردہ دانستہ فدا ساختہ است و برای محبت او بجبت عشق مجازی تن خود را سوختہ خاکستر گردانیدہ است ہم چناں برای خدا کہ خالق کل شئ و رازق کل حی ولم یزل ملکہٗ وحدہٗ لا شریک لہٗ ذات اوست کسیکہ جان وتن خود را فدا سازو چہ لذت ومرتبت یابد زہی غفلت کہ کم ہمت ازیں زن سوختہ شدہ اندوای براں ہزار وای ایں چنیں پند گفتہ از نظر پسر باغباں غائب شدند پسر مذکور بعد سمع گفتار خواجہ در جذبۂ مدامی بے ہوش ماند آبا واجداد ایشاں مشرک و باغبان بودند ایشاں را برائے آبیاری درختاں می فرمودند ایشاں زیر درختاں بجذبہ حق مستغرق شدہ بے ہوش می ماندند و برادر وعم ایشاں آمدہ دیدے کہ ازیں عالم بے ہوش است مشت زدہ ہوشیار کردہ گفتی کہ تمام آب ضائع کردی وہیچ یکی درخت را نرسانیدی پس ازیں اگر آب را ضائع کنی و بدرختاں نرسانی بسیار ضرب خواہیم زد چوں آنہا چنیں گفتہ می رفتی وایشاں فی الحال ہمچناں بے ہوش می گشتی تاکہ عمومی ایشاں از ایشاں نا امید شدہ وداع کرد پس ایشاں را نیز چنیں منظور بود کہ از قید ایشاں بے قید

گھر میں اللہ کا دیدار محال ہے۔

پس انھوں نے مکہ مبارکہ کو جانے کی نیت کی اور مکہ کے راستہ پر قدم رکھا چند منزل طے ہونے کے بعد ایک مرد فیض اور برکت سے بھرا ہوا پہلے کے جیسا مشرکوں کی صورت میں ان کے سامنے آ کر کہا کہ میں تجھکو پریشان حال دیکھتا ہوں تیری حاجت کیا ہے اور تیرا مطلوب کون ہے؟

تو انھوں نے کہا ہمارا مقصود ہمارا خالق ہے جب تک میں اپنے خالق کو نہیں دیکھوں گا میرے دل کو سکون نہ ہوگا۔

خواجہ خضرؑ نے فرمایا میں تجھ کو تیرے خالق کو دکھاتا ہوں ان کا ہاتھ پکڑ کر پانی کے کنارہ لیگئے اور کہا جس طرح میں غسل کرتا ہوں تو بھی کر اور خود وضو کیئے اور وضو کرائے اس کے بعد کہا جیسا میں سجدہ کرتا ہوں تو بھی کر۔ دونوں نے دوگانہ ادا کیا پس خواجہؑ نے کہا بول" اللہ کے سوائے اللہ نہیں ہے محمدؐ اللہ کے رسول ہیں" جواب دیا کہ یہ کیسے ہوگا ہمارے باپ دادا نے ہرگز ایسا نہیں کہا۔

خواجہؑ نے کہا اگر تو پروردگار کا دیدار چاہتا ہے تو ایسا بول ورنہ تو خدا کو ہرگز نہیں دیکھے گا۔

پس وہ اللہ کے طالب صادق تھے **لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ** کہے اس کے بعد اس مرد حریف نے کہا تو ہمیشہ یہی کہتا رہ بیشک تو اللہ کو دیکھے گا۔ پس اس لڑکے نے حضرت خضرؑ کا دامن مضبوط پکڑ کر کہا اب جو کچھ مرے دل میں آئے تیرے ساتھ کرونگا

باشم تا برای لقاء اللہ تعالیٰ بسعی بلیغ کوشم فی الجملہ پیش ازیں شنیدہ بودند کہ خدای را یکی خانہ است کہ درانخانہ اورا تواں یافت واری آں لقاء مولےٰ محال است پس ایشاں نیت مکہ مبارک کردند و درراہش قدم نہادند بعدطی چندمنزل مروی پر فیض و برکت بہما نصورت کہ اول پیش ایشاں آمدہ گفت کہ ترا پریشاں حال می بینم حاجت تو چیست ومطلوب تو کیست گفتند مقصود ما خالق ماست تا کہ اورانہ بینم خاطرم تسکین نیابد فرمودندمن ترابنمایم دست شاں گرفتہ برلب آب بردند وگفتند چنانچہ من اشنان کنم تو ہم بکن پس وضوکردند وکنانیدند بعدہ گفتند چنانچہ من سجدہ کنم تو نیز بکن ہردوکساں دوگانہ ادا کردند پس گفتند بگو لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ جواب دادند چوں باشد کہ ہرگز آباداجداد ما نگفتہ اند گفتند اگر دیدار پروردگار خواہی بگوئی وگرنہ واری ایں گفتار ہرگزنخواہی دید پس اوشاں طالب صادق بودند لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ گفتند بعدہ آں مردحریف گفت کہ برہمیں مداومت کن البتہ خواہی دید پس آں پسر دامان حضرت خواجہؒ استوار گرفتہ گفت حالا ہرچہ بدل آیت بتو خواہم کرد وگرنہ چنانکہ گفتی بنمائی جواب دادند اگر طالب صادقی ازینجا باحمدآباد بروی کہ

وگرنہ تو نے جیسا کہ کہا تھا خدا کو دکھا۔ خضرؑ نے جواب دیا کہ اگرتو طالب صادق ہے تو یہاں سے احمدآباد جا کیونکہ وہاں تاج خاں سالار کی مسجد میں حضرت میراں سید محمدؑ چندروز سے مقیم ہیں اگرتو خدا کو دیکھنا ہی چاہتا ہے تو وہی ذات تجھے خدا کو دکھائیگی وگرنہ تو ہرگزنہیں دیکھیگا۔

پس خواجہؒ یہ کہہ کر غائب ہوگئے اس کے بعد وہ عاشق سرمست پھولوں کے دو ہار حمائل اور سہرہ لیا ہوا احمدآباد آیا۔ اور حضرت مہدیؑ کو اللہ تعالیٰ کا فرمان پہنچا کہ ہمارے دیدار کیلئے ہمارا بندہ آتا ہے اس کا استقبال کر۔

حضرتؑ چندقدم ان کے سامنے گئے اور آپؑ کی نظر مبارک جونہی ان پر پڑی اسی وقت گرتے پڑتے آکر حضرتؑ کے قدم مبارک پر سر رکھ دیا اور آپؑ نے ان کا سر اٹھا کر اپنی گود میں لیا اور ہاتھ پکڑ کر مسجد میں لاکر ذکرخفی کی تلقین فرمائی جب آپؑ کی زبان شریف سے

لا الہ الا اللہ (اللہ کے سوائے اللہ نہیں ہے) کا کلمہ نکلا تو وہ اسی وقت دیدار ذوالجلال سے بے پردہ مشرف ہوئے۔

اور بیہوش ہوکر گرے حضرت نے ہارِحمائل اور سہرہ اپنے دست مبارک سے ان کے سر اور گلے میں باندھ کر میاں حاجی نام رکھا تین روز زندہ رہے اس کے بعد جان حق کے حوالہ کی۔

ان کی زیارت کے لئے پھول قبر پر جوڑالے گئے چالیس دن

درآنجا بہ مسجد تاج خاں سالار حضرت میراں سید محمدؑ از چند روز اقامت فرمودہ اند اگر خدائے را دیدن می خواہی اوشاں بہ تو بنمایند وگرنہ ہرگز نخواہی دید پس ایں گفتہ غائب شدند بعدہ آں عاشق سرمست باحمدآباد آمدند ودو ہار گل وحمائل وسہرہ پیش داشتند حضرت میرانؑ را فرمان حضرت عزت در رسید کہ برائے لقاء ما بندہ مامی آید استقبال اوکن حضرتؑ چند اقدام مستقبل اوشاں رفتند چوں نظر شاہ دوراں افتادہ در حال ایشاں افتاں وخیزاں بر پائے مبارک سر نہادند حضرتؑ سر برداشتہ بکنار خود گرفتند پس دست گرفتہ در مسجد آوردہ بذکر خفی تلقین فرمودند چوں بزبان شریف لا الـه الا اللّٰه وارد شد فی الحال دیدار ذوالجلال بے پردہ موصول گشت و بیہوش شدہ افتادند حضرت ہار وحمائل وسہرہ بدست مبارک خود بر سر و گلوی اوشاں بستہ میاں حاجی نام نہادند سہ روز حیات ماند بعدہ جاں بحق سپردند وگلہا کہ برای زیارت شاں در قبر انداختہ بودند تا مدت چہل شبانروز تازہ بودند بعدہ خبر تازگی گلہای مذکور بحضرتؑ رسید فرمودند قبرش محو کنید وگرنہ خلق اللہ پرستش کنند ناگاہ سیلاب رسیدہ محوش گردانید چوں ظہور ولایت دریں شہر بسیار شد مرد ماں بمثل امرا وتجار وخواتین وملوک وعلماء و

اور رات تازے تھے ان پھولوں کی تازگی کی خبر حضرتؑ کو جو پہنچی تو فرمایا ان کی قبر کو میٹ دو ورنہ مخلوق پرستش کریگی یکایک پانی آکر قبر کو میٹ دیا۔

جب حضرتؑ کی ولایت کا ظہور اس شہر میں بہت ہوا تو امراء تجارت پیشہ پردہ نشین عورتیں بادشاہاں علماء اور مشائخین جو پیری مریدی کرنے والے تھے حضرت مہدیؑ کی خدمت میں حاضر ہوکر مرید ہوے تارک دنیا طالب دیدار خدا ہوکر حضرت کی صحبت میں رہنے لگے۔اس لئے ظاہر پرست مشائخین اور بے عقل علماء اور غفلت کی شراب پیے ہوئے بڑے لوگ بغض وحسد سے حضرتؑ پر سوال کیے۔

جیسا کہ فرمایا محی الدین ابن عربیؒ نے فتوحات مکیہ میں جب امام مہدیؑ نکلیں گے تو ان کے کھلے دشمن خصوصاً علماء ہوں گے۔

سوال یہ ہے کہ اگر کسی کی عورت شوہر کی زندگی میں شوہر کے حکم کے بغیر جا کر دوسرے سے عقد کر لے تو کیا شرع محمدی میں جائز ہے؟

تو امامؑ نے جواباً فرمایا کہ اگر شوہر نامرد ہے تو جائز ہے۔تعجب ہے کہ جان (بوجھ) کر اپنی لڑکی کو نامرد سے کیوں عقد کرتے ہیں پس اس عورت کے عزیز شرع کے حکم سے جدا کرتے ہیں یا نہیں؟

دیانتدار علماء ومشائخین روا رکھتے ہیں یا نہیں؟

اگر بازار میں کوئی چیز اچھی ہونے کے گمان سے خریدتے ہیں اور اس میں شرعی عیب ظاہر ہوجائے تو

مشائخاں کہ علاقہ پیری و مریدی داشتہ بودند بملازمت آنحضرتؑ آمدہ مرید گشتہ بترک دنیا طالب لقاء اللہ درصحبت حضرت مستقرمی ماندند بداں واسطہ مشائخاں ریاکوش وعلمای تہی ہوش واکابرانِ غفلت نوش از روی حسد وحقد بحضرت امیر سوال کردندکماقال فی الفتوحات المکیۃ اذا خرج ھذاالامام المھدی فلیس لہ عدو مبین الا الفقھا ء خاصۃ سوال اگرزن کسی درحیات شوہرخود بےحکم اورفتہ در عقد دیگر درآید درشرع محمدی جائز است جواب فرمودند اگر عنین باشد جائز است عجب است کہ دانستہ دختر خود رابشوی عنین چوں می دہند پس والیانش بحکم شرع تفریق کنند یا نہ مشائخاں وعلماء یاں اہل دیانت روامیدارند یانہ اگردر بازار متاعی بگمان سلامتی می خرندعیب شرعی دروہویداشدواپس دہند یانہ برای معاملہ دنیا دوں اینہمہ گردش روا میدارند اگرکسی طالب خدائے تعالیٰ است حاجت اودریکی جاروانہ گرددجائز ندارند کہ جائ دیگر بمقصود خود رسد باز فرمودند زہی طلب خدائ کہ ازطلب دنیا کمتر باشد اگریکجا حاصل نشودتا دیگر جا حاصل کند روانداراند چوں مشائخاں وعلمایان مذکور باحضرت تقریرکردن نتوانستند پیش سلطان محمود بادشاہ گجرات رفتہ گفتند

واپس دیتے ہیں یانہیں؟

کمینی دنیا کے معاملہ میں یہ تمام گردش روار کھتے ہیں اگرکوئی خدا کا طالب ہے اورایک جگہ اس کی حاجت پوری نہوتو وہ دوسری جگہ اپنے مقصود کو پہنچے تو جائزنہیں رکھتے۔

کیااچھی ہے خدا کی طلب کہ دنیا کی طلب سے کم درجہ ہوئی اگرایک جگہ حاصل نہ ہوتو دوسری جگہ حاصل کرنے کو روانہیں رکھتے۔

جب علماءاورمشائخین مذکورحضرتؑ سے تقریرمیں عاجز ہوئے تو سلطان محمود بادشاہ گجرات کے پاس جاکر کہےاوربعضے عرضیاں لکھ کر بادشاہ کی درگاہ میں روانہ کئے۔

کہ یہ سید جن کا نام سید محمدؑ ہے بڑادعوی کرتا ہےاوراکثرلوگوں اور پردہ نشین عورتوں اورلشکریوں کومریدکرکےترک دنیا کاحکم کرتا ہےاور بہت سےلوگ ترک دنیا کرکےمخلوق سےعلیٰحدگی اختیار کرکےسید محمدؑ کی صحبت میں رہتے ہیں یہ سب اس سلاطین پناہ کےلشکر کی شکست ہے۔

اورنیزسید محمدؑ نےتمام لوگوں کوفریفتہ کرلیا ہےحقائق کا بیان کرتا ہے ہروہ شہرجس میں حقائق کا بیان ہوتا ہے اس شہرکےحاکم کے لئے برائی درپیش ہے۔

سلطان مذکورنے پوچھا کیا کرنا چاہئےتو کہا سید محمد کوشہرسے بلکہ اپنی حکومت کے مقامات سےنکال دینا چاہئے اسلئے کہ اخراج کی صورت یہ ہیکہ اخراج قتل سے زیادہ سخت ہے۔اس کے متعلق

وبعضی عریضہ ہا بدرگاہ بادشاہ مذکور ارسال داشتند کہ ایں سید نام سید محمد دارد دعوی اعظم میکند و اکثر مردم وخواتین وعساکر چندرا مرید خود ساختہ حکم بر ترک دنیا می کند و بسیار کساں تارک دنیا شدہ وعزلت از خلق گرفتہ درصحبت شاں ملازم گشتند ایں ہمہ ہزیمت عساکر آں سلاطین پناہ است و نیز جمیع الناس را فریفتہ گردانیدہ بیان حقائق میکند ہر آں شہر کہ بیان حقائق در وی شود البتہ حاکم آں شہر راسیہ درپیش است سلطان مذکور پرسید چہ باید کرد گفتند او را از شہر بلکہ از بلاد حکومت خود بدر باید کرد وزیرا چہ صورت اخراج کہ الاخراج اشد من القتل واقع است بنا بر بگفتہ علماء سلطان متعصب گشتہ اعتماد خاں را کہ ازا مراء کلاں بود برای اخراج حضرتؑ از چاپانیر باحمد آباد فرستادہ چوں خان مذکور بملازمت حضرت آمدہ فرمان سلطان پیش داشت وعرض کرد کہ حکم سلطان چنیں است کہ حضرت از احمد آباد قدم سعادت جرانمودہ بجای دیگر سکونت فرمایند جواب فرمودند فرمانِ بادشاہ تو مرتر است ہر گاہکہ فرمان بادشاہ من میشود رواں خواہم شد باز فرمودند ایں ناداناں چہ دانند کہ بیان شریعت چیست و بیان حقائق چیست بندہ تابع شریعت مصطفیؐ است بیان شریعت میکند ہر جا کہ قدم رسولؐ بداشتند بندہ

واقع ہے بنابریں سلطان نے علماء کے کہنے پر متعصب ہوکر اعتماد خان کو جو بڑے امیروں سے تھا حضرتؑ کے اخراج کیلئے چاپانیر سے احمد آباد روانہ کیا جب خان مذکور حضرت کی خدمت میں آیا تو سلطان کا فرمان پیش کر کے عرض کیا کہ سلطان کا حکم ایسا ہے کہ حضرتؑ احمد آباد سے نکل کر کسی دوسری جگہ سکونت فرمائیں۔

امامؑ نے جواباً فرمایا کہ تیرے بادشاہ کا فرمان تیرے لئے ہے جس وقت میرے بادشاہ کا فرمان ہوتا ہے چلے جاؤں گا۔ پھر فرمایا یہ نادان لوگ کیا جانیں کہ شریعت کا بیان کیا ہے اور حقیقت کا بیان کیا ہے۔

بندہ مصطفیؐ کی شریعت کی پیروی کرنے والا ہے شریعت کا بیان کرتا ہے رسولؐ نے جس جگہ قدم رکھا بندہ بھی وہیں قدم رکھتا ہے۔ حقائق ایسی چیز ہے اگر بندہ حقائق بیان کرے تو اکثر لوگ نہیں جانتے ہیں جل جائیں گے۔

اس کے بعد حضرتؑ نہروالہ کی طرف روانہ ہوئے اور ایک قریہ میں جس کو موضع سانتیج کہتے ہیں ٹھیر گئے بندگی میاں نعمتؓ جو قوم بنمانی سے بڑے امیر زادے تھے بہت چالاک ستمگار اور خونخوار تھے اکثر لوگ ان کے ظلم سے دادخواہ تھے ایک روز آپ نے حبشی کے لڑکے کو قتل کردیا اسکا باپ بادشاہ سے فریاد کیا بادشاہ نے اپنے لوگوں کو سپاہیوں کے گروہ کے ساتھ جو جنگ آزمائے ہوئے سات سو سوار تھے میاں مذکور کی گرفتاری کے لئے روانہ کیا جب یہ خبر ان کو ملی تو پچیس رفیق آدمیوں کے ساتھ بھاگ کر موضع

براں اثر می دارد حقائق ہمچوں چیز یست اگر بندہ حقائق بیان کند اکثر الناس لایعلمون تحریق خواہند شد پس ازاں حضرتؑ بطرف نہروالہ رواں شدند موضع سانتیج نام قریہ کہ دراں منزل کردہ بودند بندگیمیاں نعمتؓ امرازادۂ کلاں ازقوم بنمانی بسیار سرہنگ وستمگار خونخوار بودند کہ اکثر مردم بدست ایشاں داد خواہ بودند روزی پسر حبشی راقتل کردند پدرش پیش بادشاہ داد خواہ شد بادشاہ کسان خود را با نبوہ سپاہ مقدار ہفت صد سوار جنگ آزمودہ برائے گرفتاری میاں مذکور فرستادہ بود چوں خبر یافتند با بست و پنج کس مردم فرار نمودہ رو بجانب سانتیج نہادند پس فوج بادشاہ تعاقب نمودہ چوں ایشاں قریب سانتیج رسیدند آواز بانگ نماز بگوش ایشاں رسید بایارانِ خود گفتند وقت نماز پیشین شدہ است در دل نہایت اثر آواز موذن تغالب کردہ است ایستادہ نماز گزاریم یاراں بعتاب گفتند کہ ایں چہ وقت نماز است دشمن در پے است اگر بنماز مشغول شویم ماخوذ گردیم چوں دیدند کہ یاراں فرونمی آیند خود از اسپ فروآمدہ مشغول بنماز شدند ہماں زماں لشکر ملاعین قریب رسیدہ ہر چند سعی معرفت می کردند نتوانستند کہ بشناسند زیراچہ ایشا ں راواسپ ایشاں را رنگ دیگر پیداشدہ بود باز بعقب آں

سانتیج کی طرف روانہ ہوئے بادشاہ کی فوج ان کے پیچھے آرہی تھی جب میاں مذکوراپنے ساتھیوں کے ساتھ سانتیج کے قریب پہنچے تو اذاں کی آوازان کے کان میں پہنچی تو اپنے دوستوں سے کہا کہ ظہر کی نماز کا وقت ہوگیا ہے موذن کی آواز کا اثر دل میں بہت غلبہ کیا ہے لہذا ہم ٹھیر کرنماز پڑھتے ہیں یاروں نے بگڑ کر کہا کہ یہ کیا نماز کا وقت ہے دشمن در پے ہے اگر نماز میں مشغول ہوں گے تو گرفتار ہوجائیں گے۔ جب آپ نے دیکھا کہ احباب گھوڑوں سے نیچے نہیں اترتے تو خود گھوڑے سے اتر کر نماز میں مشغول ہوگئے اسی وقت ملاعین کا لشکر قریب پہنچا اوران کو پہچاننے کی بہت کوشش کی مگر نہیں پہچان سکے کیونکہ ان کا اوران کے گھوڑے کا رنگ بدل گیا تھا پھر ان سواروں کا پیچھا کئے جو فرار ہوگئے تھے جب آپ نے نماز سے فارغ ہوکر موضع سانتیج میں پہنچ کر کسی سے پوچھا کہ یہاں کس نے اذاں دی اس نے جواب دیا کہ ایک جماعت ہے ان کا سردار سید ہے جس نے مکہ معظّمہ میں دعوی مہدیت کیا ہے اب اعتماد خان نے ان کو بادشاہ کے حکم سے شہر احمد آباد سے نکال دیا ہے اذاں اسی جماعت میں ہوئی حضرت بندگیمیاں نعمتؓ اسی وقت حضرت مہدیؑ کی ملازمت میں پہنچے امامؑ کے ایک صحابیؓ دروازہ پر کھڑے تھے ان سے پوچھا کہ میں آنحضرتؑ کے قدموں کو دیکھنے کا ارادہ رکھتا ہوں تو اس صحابی نے حضرتؑ سے عرض کیا حکم ہوا کہ آنے دو جب خدمت میں گئے اور اس ذات حمیدہ صفات پر نظر پڑی تو حضرتؑ نے فرمایا کہ آؤ میاں نعمت پُر نعمت اسی وقت گرتے پڑتے جا کر حضرت کے قدم

سواراں رفتند چوں از نماز فارغ شدہ بطرف دیہ مذکور قدم
جرانمودہ کسی را پرسیدند کہ اینجا بانگ نماز کہ گفت او جواب
داد کہ یکی طائفہ است سرگروہ آں سید است کہ در مکہ دعوی
مہدیت کردہ حالا بحکم بادشاہ اعتماد خاں از شہر احمد آباد بدر کردہ
است اذاں ہمدریں طائفہ شدہ بندگیمیاں نعمتؓ در حال
بملازمتِ حضرتؑ رسیدند یک برادر بر درایستادہ بودند بداں
پرسیدند کہ من ارادہ دیدن اقدام آنحضرتؑ داشتہ آمدہ ام آں
برادر بدرگاہ عالی عرض نمودند حکم شد کہ آمدن دہید چوں حاضر
شدند و بہ نظر بر ذات حمیدہ صفات افتاد فرمودند کہ بیائید میاں
نعمت پر نعمت در حال افتاں و خیزاں بر پای مبارک سر نہادند
حضرتؑ سر برداشتہ در کنار گرفتند ہماں ساعت تارک دنیا و
طالب مولیٰ شدہ تائب گشتند جریمۂ خود را من وعن فرانمودند
کہ از من ثقیل تر گنہگار دیگر کس نباشد چنیں گناہاں را چگونہ عفو
توانم کرد فرمودند کہ خدائے تعالیٰ غفور رحیم است گناہ او باو
بخشائید و گناہ خلق پیش خلق بہ بخشائید بعد از سمع ہذا الوعظ از
بندگان حضرتؑ رخصت شدہ سوی خونیاں خود رواں شدند چوں
بخانہ ہماں حبشی رسیدند گفتہ فرستادند کہ خونی پسر تو آمدہ است تا
خون خود ادا کند چوں بیروں آمد درمیاں ایشاں حالت دیگر

مبارک پر سر رکھدیا حضرتؑ نے ان کا سر اٹھا کر اپنی گود میں لے لیا
شاہ نعمتؓ اسی وقت تارک دنیا طالب خدا ہوکر تائب ہوگئے اور
اپنی تمام خطاؤں کو ظاہر کیا اور کہا کہ مجھ سے بڑھکر گنہگار کوئی نہیں
میں اپنے ایسے گناہوں کو کس طرح معاف کرا سکتا ہوں حضرت
مہدیؑ نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ غفور الرحیم ہے خدا کے گناہ جو
کئے ہو خدا سے معاف کراؤ مخلوق کے گناہوں کو مخلوق سے معاف
کراؤ اس نصیحت کو سنکر بندگان حضرتؑ سے رخصت ہوکر خون کا
بدلہ لینے والوں کے پاس تشریف لیگئے جب اسی حبشی کے گھر کو
(جس کے لڑکے کو قتل کئے تھ) پہنچ کر کہلا بھیجا کہ تیرے لڑکے کا
خونی خون کا بدلہ ادا کرنے کیلئے آیا ہے جب حبشی باہر آیا تو ان کی
حالت کچھ اور ہی دیکھی اور کہا تو وہ نعمت نہیں ہے (جو پہلے تھا)
بلکہ اے نعمت تو نعمت سے بھرا ہوا آیا ہے لیکن ایک شرط ہے کہ
جہاں تو نے یہ نعمت پائی ہے مجھ کو بھی وہاں لیجا تا کہ میں اپنے
لڑکے کے خون کو معاف کروں اس کے بعد حبشی آپ کے ساتھ
ہوگیا اور آپ ہر دعویدار کے گھر پر جاتے اور کہتے کہ تم اپنا بدلہ مجھ
سے لو جب ان لوگوں نے آپ کی حالت دگرگوں دیکھی تو اپنے
دعووں سے باز آئے اس کے بعد آپ نے اپنے گھر تشریف لیجا
کر گھر والوں سے کہا کہ خدا کی پناہ رہے اور میں شاہ زماں یعنے
امامؑ کی ملازمت میں جاتا ہوں اور اپنی عورت کا اختیار اس کے
ہاتھ میں دے کر اور اپنے دوسرے تقاضوں سے فارغ ہوکر امامؑ
کی خدمت میں روانہ ہوئے حاصل کلام حضرت مہدیؑ شہر نہروالہ
میں تشریف لائے اور شہر میں داخل ہونے سے پہلے فرمایا کہ نہر

دید گفت تو آں نعمت نیستی بلکہ نعمت پر نعمت شدہ آمدی اما یکی شرط است ہر آں جا کہ تو ایں نعمت یافتی مرا نیز بداں برسانی تا از خون پسرم در گذرم بعد از اں او ہمراہ شدہ بخانہ ہائ ہر یک دعوی داران خود رفتند و گفتند کہ قصاص خود و بگیرید چوں درمیاں ایشاں حالت دیگر دیدند از دعوہای خود درگزشتند بعد از بخانہ خود آمدہ اہل بیت خود را گفتند کہ پناہ خدا بادمن بملازمت شاہ زماں میروم و اختیار زن خود بدست او دادہ و از تقاضہای خود فارغ شدہ راہی شدند فی الجملہ چوں حضرتؑ بشہر نہر والہ آمدند پیش از داخل شدن فرمودند کہ از نہر والہ بوی عشق می آید وقتیکہ درون در آمدند فرمودند کہ نہر والہ معدن مومنان است بندگیمیاں نعمتؓ در شہر نہر والہ بملازمت حضرت رسیدند در آنجا کارخیر حضرتؑ با بی بی ملکانؓ کہ اوشاں نیز از قوم بنمانی بودند شدو پدر بی بیؓ صاحب سجادہ وفات یافتہ بودند روزی میراں سید محمودؓ حضرت میراں علیہ السلام عرض کردند کہ کسی از شکم مادر طالب حق است و دیگر کس تارک دنیا شدہ طالب مولیٰ باشد مراتب ایشاں چونست فرمودند کہ بسیار فرق است ہمچوں زمین و آسمان دہ در دنیا و ہفتاد در آخرت بآنقدر کہ بگذارد ہمانقدر خواہد گرفت بعدہٗ میراں سید محمودؓ کمر بستہ

والہ سے عشق کی بو آتی ہے جب شہر میں داخل ہوئے تو فرمایا کہ نہر والہ مومنوں کا معدن ہے بندگیمیاں نعمتؓ شہر نہر والہ میں حضرتؑ کی خدمت میں پہنچے وہاں حضرتہ بی بی ملکانؓ کہ وہ بھی بنمانی قوم سے تھیں اور بی بیؓ کے والد صاحب سجادہ تھے وفات پاچکے تھے ایک روز میراں سید محمودؓ نے حضرت مہدیؑ سے عرض کیا کہ کوئی شخص بچپن سے اللہ کا طالب ہے اور دوسرا تارک دنیا ہو کر طلب خدا ہوا ہے ان دونوں کے مراتب میں کیا فرق ہے تو امامؑ نے فرمایا زمین و آسمان کی طرح بہت فرق ہے دس دنیا میں چھوڑ یگا تو ستر آخرت میں پائیگا جس قدر چھوڑیگا اسی قدر پائے گا اس کے بعد میراں سید محمودؓ کمر باندھ کر مسلح ہو کر اجازت کے بعد سوار ہونے کیلئے حضرتؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے اس وقت حضرتؑ نماز ظہر کیلئے وضو فرماتے تھے رخصت کا معروضہ پیش کرنے سے پہلے فرمایا کہ خدا کی پناہ رہے جس جگہ میں رہو یا خدا میں رہو خدا پر آسان ہے کہ پھر ملاقات روزی کرے پس ثانی مہدیؓ حضرت کی قدمبوسی کر کے چاپانیر کی طرف روانہ ہوئے جب شہر مذکور کے قریب پہنچے تو میاں سید عثمان جو بڑے امیروں سے تھے اور حضرت مہدیؑ سے تربیت بھی ہوئے تھے ان کو خبر پہنچی کہ میراں سید محمودؓ تشریف لائے ہیں تو دوڑے ہوئے آکر تمام ضروری اسباب مہیا کر دئے اور کامل وکالت کر کے سلطان محمود سے کہا کہ میراں سید محمودؓ آئے ہیں۔ بادشاہ نے اعتماد الملک اور عظمت الملک کو بھیج کر بلوایا اور ملاقات کے بعد بہت خوش ہو کر چالیس ہزار اشرفی کی منصب اور بعض کی روایت سے ساٹھ ہزار

بسلاح تمام پیش آمدند کہ رخصت شدہ سوار شوند درانوقت حضرت برائے نماز پیشین وضوی ساختند بجز عریضہ رخصت کردہ فرمودند کہ پناہ خدا باد ہر جا کہ باشید بایاد حق باشید برخدا آسانست بزودی باز ملاقات روزی گرداند پائے بوسی کرد بطرف چاپانیر رواں شدند چوں قریب شہر مذکور رسیدند میاں سید عثمان امرای کلاں کہ بحضرت میرانؑ تلقین بودند بادشاہ خبر شد کہ میراں سید محمودؓ قدوم مسعود فرمودہ اند دواں آمدہ ہمہ اسباب احتیاج بیاوردند ووکالت تمام کردہ بسلطان محمود گفتند کہ میراں سید محمودؓ آمدہ اند بادشاہ اعتماد الملک وعظمت الملک را فرستادہ طلب نمودو بعد از ملاقات بسیار مسرور شدہ منصب چہل ہزار اشرفی واز بعضے شصت ہزار اشرفی بداد دوسال آنجا بودند کہ خدائی خویش با دختر سید عثمان مذکور نمودند وقصہ آں بود کہ میراں سید محمودؓ را حضرت میراں علیہ السلام برای خدمت یک خدمتگار نام خوبکلاں دادہ بودند او چناں عاشق بود تا وقتیکہ میراں سید محمودؓ درنظرش بودی قرار گرفتی وچوں از نظر دور بودی بیقرار شدی روزی حضرت میرانؑ ہمہ مہاجراں را ہمراہ میرانؑ سید محمودؓ دادہ بخانہ مولانا عبدالواحد زید در احمد آباد فرستادہ بودند کہ اوشاں با حضرتؑ ہمیشہ التماس میکردند کہ حضرت مرا

اشرفی کی منصب دیا حضرتؓ دوسال وہاں تھے اور اپنا عقد سید عثمان کی لڑکی سے کیا اس کا قصہ یہ ہے کہ میراں سید محمودؓ کو حضرت مہدیؑ نے خدمت کے لئے ایک خدمتگار مسماۃ خوبکلاں دیا تھا وہ ایسی عاشق تھی جبتک میراں سید محمودؓ اس کی نظر کے سامنے رہتے قرار پاتی اور جب نظر سے دور ہوتے بے قرار ہوجاتی ایک روز حضرت مہدیؑ نے تمام مہاجرین کو میراں سید محمودؓ کے ہمراہ احمد آباد میں مولانا عبدالواحد زید کے مکان کو روانہ فرمایا تھا کیونکہ مولانا حضرت سے ہمیشہ التماس کرتے تھے کہ حضرتؑ مجھ کو سرفراز کریں بنابراں ان کی بہت کوشش کی وجہ سے روانہ فرمایا تھا اس وقت خوبکلاںؓ نے پوچھا کہ آقا کس وقت واپس ہوں گے میراں سید محمودؓ نے فرمایا کہ انشاء اللہ تعالیٰ عشاء کی نماز کے بعد آؤں گا عبدالواحد نے اس رات میں سب کو روک لیا جب خوبکلاںؓ نے دیکھا کہ حضرتؓ وقت پر نہیں آئے تو جدائی سے ان کا عشق بڑھ گیا۔ اور اپنی جان حق کے حوالہ کی حضرت مہدیؑ نے ان کو ایمان کی بشارت عطا فرمائی جب دوسرے روز میراں سید محمودؓ نے آکر دیکھا کہ جان حق کے حوالہ کی تو بہت رنجیدہ ہوئے اور ایک عرصہ کے بعد جو چاپانیر آئے تو عقد کرنا چاہا سید عثمان نے بہت کوشش کر کے اپنی لڑکی مسماۃ بی بی کد باتوؓ سے عقد کردیا اور بی بی کد باتوؓ سے کہا کہ ہم دونو مرد اور عورت حضرت مہدیؑ کے غلام اور لونڈی ہیں اور تجھ کو حضرت میرانسید محمودؓ کو وضو کرانے کیلئے دیئے ہیں جب حضرتؓ تجھ سے منہ پھیر لیں تو تو اسی وقت اٹھ اور خدمت کیلئے سامنے کھڑی ہوجا ورنہ ہم تیرا منہ نہیں دیکھیں گے جب

بنوازند بنابراں بسعی بلیغ اوشاہ فرستادہ بودند آنزماں خوبکلاں پرسید کہ خدام بکدام وقت بازآیند میراںؑ سید محمودؓ فرمودند کہ انشاء اللہ تعالیٰ بعد از نماز عشاء خواہم آمد عبدالواحد دراں شب ہمہ را بداشتند خوبکلاں چوں دید کہ بوقت نیامدند از فراق عشق آں بیفزود جان بحق سپرد حضرت میراںؑ او را مژدہ ایمان عطا فرمودند چوں فردا میراں سید محمودؓ آمدہ دیدند جان بحق سپردہ است بسیار دلگیر شدہ بعد از مدتی چوں در چاپانیر آمدند خواستند کہ کار خیر بکنند سید عثمان جد و جہد نمودہ کار خیر با دختر خود کہ نام بی بی کدبانوؓ بود کردہ دادند بی بی کدبانو را گفتند کہ ماہر دو مرد و زن غلام و کنیزک حضرت میراں علیہ السلام ہستیم و ترا برای وضو کنانیدن حضرت میراں سید محمودؓ دادیم چوں از تو روگرداند فی الحال برخیزی پیش خدمت استادہ باشی وگرنہ روی تو نخواہیم دید چوں جلوہ شد دروی عروس بدیدند خوبصورت بنودند بقلب محزون اعراض نمودند بی بی مذکور حسب وصیت پدر و ما در فی الحال بخدمت ایستادہ شدند میراں سید محمودؓ پرسیدند ایں چیست عرض کردند کہ ابویں مرا بخدمت وابستہ کردہ اند مارا با خدمتگاری کار راست ہمدریں اثنا از حضرت جل و علا ہاتف رسید کہ ایں زن نیکو است برگیر برگرفتند و محبت میاں شوہر و

جلوہ ہوا اور حضرتؓ نے دلہن کا منھ دیکھا تو خوبصورت نہ تھیں غمگین ہوکر منہ پلٹا لئے بی بی مذکورؓ ماں باپ کی وصیت کے موافق اسی وقت خدمت کے لئے کھڑی ہوگئیں میرانسید محمودؓ نے پوچھا کہ یہ کیا ہے تو عرض کیں کہ والدین نے مجھ کو خدمت کے لئے مقرر کیا ہے ہمکو خدمت کرنے سے کام ہے اسی اثناء میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آواز آئی کہ یہ عورت نیک ہے نزدیک لے نزدیک لئے اور زن و شوہر کے درمیان بہت محبت بڑھ گئی آپسمیں عاشق ومعشوق کے مانند ہوگئے۔ میرانسید محمودؓ حضرت مہدیؑ سے جدا ہوکر ڈھائی سال ہوگئے تھے اور حضرت نے شہر نہر والہ میں پندرہ مہینے اقامت فرمائی جب آنحضرتؑ کے فضل و کمالات کی نہایت شہرت ہوگئی کہ آپ کے جیسا ولی کامل نبیؐ کے بعد کوئی نہیں آیا تو بہت سے مشائخان طریقت اور علماء شریعت نے آپ کی اطاعت قبول کرلی اور معتقد ہوگئے مثلاً میاں یوسف سہیتؓ جو عالم باللہ استاد شریعت پیر طریقت اور شریعت کی رعائت کے باوجود سرمست حقیقت تھے اور تمام شہر گجرات میں مشہور تھے کہ ان کے جیسا علم وعمل میں کوئی نہیں انھوں نے امامؑ سے عرض کیا میرانجی مجھے غیب سے بطریق عتاب آواز آتی ہے کہ ہم نے سید محمدؑ کو مہدی موعودؑ کیا ہے اس کی تصدیق کر حضرتؑ نے فرمایا ایسا ہی ہے لیکن اس کا تعلق وقت پہنچنے سے ہے کہا خوندکار دعویٰ کریں انشاء اللہ تعالیٰ میں حضرتؑ کی مہدیت کی حجت دونگا۔ امامؑ نے فرمایا کہاں سے حجت دوگے؟ میاں یوسف سہیتؓ نے کہا خدائے تعالیٰ نے میرا دل

زن بسیار بیفزود کہ ہمچوں میانِ یکدیگر عاشق و معشوق باشند مفارقت میراں سید محمود با حضرت امامؑ دو نیم سال شدہ بود حضرت میراں در شہر نہروالہ پانزدہ ماہ اقامت فرمودند چوں شہرت فضل و کمالات آنحضرتؑ نہایت شد کہ چنیں ولی کامل بعد از نبیؐ نیامدہ است و بسیاری از مشائخاں طریقت و علماء شریعت رو با طاعت آنحضرتؑ آوردند و معتقد گشتند بمثل میاں یوسف سہیت علماء باللہ استاد شریعت و پیر طریقت و سرمست حقیقت باوجود رعایت شریعت در تمام گجرات مشہور بودند کہ مثل ایشاں علم و عمل درمیاں کس نباشد عرض کردند کہ میرانجی بطریق عتاب ہاتف میشود کہ سید محمدؑ را مہدی موعود کردیم تصدیق او بکن فرمودند ہمچناں است اما تعلق وقت رسیدن است گفتند خوند کار دعوی بکند انشاء اللہ من حجت مہدیت حضرت خواہم داد فرمودند از کجا بدہید گفتند خدائے تعالیٰ دل مراچناں کشودہ است کہ از ہمہ کتبہاء از ہمہ خبرہا بلکہ از ہمہ اوراق مہدیت میراںؑ ثابت خواہم کرد فرمودند خیر جیو کسی حجت نتواں داد مگر بر دعوی او خدائے تعالیٰ قادر است او حجت خواہد داد عرض کردند کہ بندہ مہر ولایت بر کتف یمیں حضرت دیدہ است حمل کردن نتواند در مجمع خلائق آغاز خواہم

ایسا کھول دیا ہے کہ تمام کتابوں (توریت زبور انجیل اور فرقان) اور تمام خبروں و تمام حدیثوں) بلکہ تمام اوراق (بزرگوں کی کتابوں کے تمام اوراق) سے مہدیؑ کی مہدیت ثابت کردونگا۔ امامؑ نے فرمایا خیر جی کوئی شخص حجت نہیں دے سکتا مگر مہدیؑ کے دعویٰ پر خدائے تعالیٰ قادر ہے وہی حجت دیگا۔ عرض کیا کہ بندہ نے حضرتؑ کے سیدھے مونڈھے پر مہر ولایت دیکھی ہے برداشت نہیں کرسکتا مجمع خلائق میں کہنا شروع کرونگا کہ میرانسید محمد مہدی موعودؑ ہیں۔ امامؑ نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ تمہاری زبان بند کردیگا اسی وقت ان کی زبان بند ہوگئی اور عشق کا حال ایسا غالب ہوا کہ تھوڑی مدت میں وصال ہوگیا میاں مذکور نے امامؑ کی مہر ولایت جو دیکھی اس کا سبب یہ ہے کہ ایک روز انھوں نے امامؑ سے عرض کیا کہ بندہ کو غیب سے بعتاب آواز آتی ہے کہ سید محمدؑ کو ہم نے مہدی موعودؑ کیا ہے اس کی تصدیق کر لہذا آپ گواہ رہیں کہ بندہ خوندکار کی مہدیت کی تصدیق کرتا ہے حضرتؑ کی مہدیت میں کچھ شک وشبہ نہیں رہا مگر ایک آرزو ہے کہ مہر ولایت دیکھوں چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ابراہیمؑ سے فرمایا کہ ہم مردہ کو جو زندہ کرتے ہیں کیا تو ایمان نہیں لایا تو عرض کیا کہ ہاں ولیکن میں اپنے دل کا اطمینان چاہتا ہوں پس حضرتؑ نے اپنا لباس مبارک نکال کر مہر ولایت دکھائی دیکھتے ہی ان کا حال غالب ہوا جوش عشق سے انھوں نے مذکورہ بالا باتیں شروع کیں اور اپنی جان خدا کے حوالے کی اس کے بعد جب حضرتؑ شہر نہروالہ تشریف

کردکہ میراں سید محمد مہدی موعودؑ ہستند فرمودند زبان شما خدائے تعالیٰ بندخواہد داشت فی الحال زبان بستہ شد و حال عشق چناں غالب آمد کہ در چند مدت جاں بحق سپردند وسبب دیدن مہر ولایت میاں مذکور آنست کہ روزی عرض رسانیدند کہ بندہ رابعتاب ہاتف میشود کہ سید محمد را مہدی موعودؑ کردیم ویرا تصدیق کن گواہ باشند کہ بندہ تصدیق مہدیت خوندکار میکند ہیچ شک و شبہ در مہدیت حضرت نماندہ مگریک آرزو است کہ مہر ولایت بہ بینم قال اولم تو من قال بلیٰ ولکن لیطمئن قلبی (جز۳رکوع۳) پس حضرتؑ جامہ شریف خود دور کردہ مہر ولایت بنمودند چونکہ دیدند حال غالب آمد بجوش عشق مقالات بالا مذکور شروع کردہ جان بحق دادند بعد ذالک چوں حضرتؑ در شہر نہر والہ تشریف آوردند شاہ رکن الدین مجذوب کامل بودند گفتند حصار شریعت می آید جامہ بیارید مردماں تعجب دار شدند کہ گاہی جامہ نمی داشتند امروز چگونہ جامی طلبیدند مردم ہمدریں تعجب بودند کہ شاہ مذکور از تن کسی رواکشیدہ برخود بستہ پیش حضرت امام علیہ السلام چند قدم استقبال کردند چوں بنظر شاہ دوراں منظور شدند کلہ برزمین نہادہ گفتند اے حضرت معلوم باد کہ بندہ از گروہ خدام است

لیگئے تو شاہ رکن الدینؒ کامل مجذوب تھے کہا کہ شریعت کا حصار آرہا ہے کپڑے لاؤ لوگ متعجب ہوئے کہ کبھی کپڑے نہیں پہنتے تھے آج کس لئے کپڑے طلب کررہے ہیں لوگ اسی تعجب میں تھے کہ شاہ مذکور نے کسی کے جسم سے چادر کھینچ کر خود باندھ لی اور حضرت امامؑ کے سامنے چند قدم استقبال کے لئے گئے جب شاہ دوراں (مہدیؑ) کی نظر میں منظور ہوئے تو کلہ زمین پر رکھ کر کہا اے حضرت معلوم ہو کہ بندہ آپ کے گروہ سے ہے لیکن امامؑ ان کی طرف توجہ نہ کرکے آگے بڑھ گئے کسی نے کہا یہ گھر ملا معین الدین کا ہے جو شہر کا استاد ہے۔ امام نے کھڑے ہوکر اطلاع کروایا اور ملا دیوار پر سوار ہوکر کہلایا کہ ملا اس وقت سوار ہوگیا ہے گھر میں نہیں ہے۔ امامؑ نے فرمایا کہ ایسے مرکب پر سوار ہوا ہے کہ ہرگز منزل کو نہیں پہنچیگا یہ فرما کر آگے بڑھے اور ایک خالی مسجد میں قیام فرمایا اس کے بعد ملا مذکور نے اپنے لڑکے کے ذریعہ کھانا بھیجا اور عذر چاہا کہ خود گھر میں نہیں تھا لہذا اس کو قبول فرمائیں۔ امامؑ نے اس کا جواب کچھ نہیں دیا اور کھانا قبول نہیں کیا اس کے بعد شاہ رکن الدینؒ نے نان اور موز حضرتؑ کے پاس روانہ فرمائے میاں بابن مہاجرؒ نے گن کر تقسیم کرنا چاہا تو امامؑ نے فرمایا شاہ رکن الدین نے گن کر بھیجا ہے دو موز اور ایک نان ہر ایک کو دو اسی طرح دیئے سب کو برابر پہنچے اس کے بعد وہاں کے علماء نے حسد کینہ اور دشمنی سے سلطان محمود کے پاس چاپانیر میں درخواست روانہ کی کہ جس سید کو احمد آباد سے نکال دیئے تھے پٹن آکر مخلوق کو پیری مریدی سے پھراکر اپنے مرید بناتا ہے لہذا حکم صادر

ہیچ بدیشاں التفات نہ کردہ پیشتر شدند کسی گفت کہ ایں خانہ ملا معین الدین استاد شہر است ایستادہ اعلام نمودند او بردیوار سوار شدہ گویایند کہ ملا ہمیں زماں سوار شدہ اند دروں خانہ نیستند فرمودند برہمچوں مرکب سوار شدہ اند کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید پیشتر شدہ در مسجدے کہ خالی بود وثاق خود گرفتند بعد ازاں ملا مذکور با پسر خود ضیافت فرستاد و عذر خواست کہ خود در خانہ بنودم ایں را قبول فرمایند بداں ہیچ جواب ندادند وقبول نکردند و بعد ازاں شاہ رکن الدین نانہا وموزہا بحضرت ارسال داشتند میاں بابن خواستند کہ شمردہ قسمت کنند فرمودند کہ شاہ رکن الدین قسمت کردہ فرستادہ اند وموز و یک نان بہر کس بدہید ہموں نوع بدادند ہمہ کس را برابر رسید نمن بعد علمایان از روے حسد وحقد وعناد بدرگاہ سلطان محمود بچاپانیر عریضہ نوشتند سیدی را کہ از احمد آباد اخراج کردہ بودند درپٹن آمدہ خلق را از علاقہ پیری ومریدی گردانیدہ مرید خود میساز دحکم اعلام بخشند تا از ینجا ہم جاہی دیگر برود بناء بر عریضہ شاں خذلھم اللہ نیز مبارز الملک را برای اخراج حضرت فرمان آمد مشارٗ الیہ فرمان مذکور در آستین داشتہ بیاورد فرمودند اچھے جی اچھے ملک مذکور عرض کرد کہ فرمان بادشاہ است فرمودند کہ فرمان بادشاہ تو مرتر

فرمائیں کہ یہاں سے دوسری جگہ چلے جائے ان کی درخواست کی بناء پر اللہ ان کو ذلیل کرے۔ مبارز الملک کو بھی حضرتؑ کے اخراج کیلئے سلطان کا فرمان آیا مشارٗ الیہ نے فرمان مذکور آستین میں رکھ کر لایا امامؑ نے فرمایا اچھے جی اچھے۔ ملک مذکور نے عرض کیا کہ بادشاہ کا فرمان ہے امامؑ نے فرمایا کہ تیرے بادشاہ کا فرمان تیرے لئے اور ہمارے بادشاہ کا فرمان ہمارے لئے نیز فرمایا اے اصحاب اپنی طاقت کے موافق راہ سفر کی تیاری کرو کیونکہ خدائے تعالیٰ کا فرمان ہوتا ہے کہ قریب میں ہم تجھ کو آگے چلائیں گے پھر فرمایا کہ بندہ کا سفر اور اقامت خدا کے فرمان سے ہے لیکن اخراج کرنے والوں اور حاکموں کا منھ کالا ہوگا یہ بات مبارز الملک حضرتؑ کی زبان سے سنتے ہی اٹھا اور چلے گیا اس کے بعد بندگیمیاں سید خوندمیرؓ عاشق صادق معشوق ذات مطلق شہید رویت حق جسکی ثنالا نہایت ہے نہ زبان سے تقریر میں آسکتی ہے نہ خاصہ دو زبان سے تحریر میں سماسکتی ہے چونکہ بندگیمیاںؓ ولایت کا امانت کا بار اٹھانے والے تھے پہلے ہی ملک بخن عرف ملک برخوردار نے میانسید خوندمیرؓ کو کہلایا تھا کہ تم جیسی ذات چاہتے ہو ویسی ہی ذات بابرکات آئی ہے یہ سنکر بہت خوشی سے روانہ ہوئے اور حضرت مہدیؑ کی ملازمت عالی درجت سے مشرف ہوئے جوں ہی حضرت مہدیؑ پر نظر پڑی بیہوش ہوگئے حضرتؑ نے بندگیمیاںؓ کے نزدیک جا کر آیۃً اللہ نور السمٰوٰت والارض سے نور علی نور تک پڑھ کر اپنا رخ مبارک ان کے رخ کے پاس لیجا کر ذکر خفی کا دم دیا جب

است وفرمان بادشاہ ما مراست ونیز فرمودند کہ یاراں مہم سازی راہ کنید مقدار طاقت خویش کہ فرمان خدائے تعالیٰ میشود کہ قریب مدت ترا پیشتر خواہیم کرد باز فرمودند کہ سفر و اقامت بندہ بفرمان خدا است فاماسیاہ روی مرا خراج کنند گان راوحاکماں رامبارز الملک ایں سخن از زبان حضرت شنیدہ برخاست و برفت بعدہ بندگیمیاں سید خوندمیرؓ عاشق صادق شاہدی شہید مشہودی کہ ثنایش را نہایت نے و نہ درتقریر زباں و نہ درتحریر خامہ دوزبان گنجد چونکہ آنخضرتؐ حامل بار امانت و ولایت بودند پیشتر ملک بخن عرف ملک برخوردار میاں سید خوندمیر را گفتند کہ چنانچہ شامی خواستید ہمچنیں ذات با برکات آمدہ است شنیدہ بسیار منشوط رواں شدند و بملازمت عالی درجت مشرف گشتند چوں کہ نظر برحضرت میراں علیہ السلام افتاد بیہوش شدند حضرت میرانؑ نزدیک بندگیمیاںؓ آمد آیۃ اللہ نور السمٰوات والارض تا نور علی نور خواندہ روی مبارک خودنزدیک روی شاں آوردہ ذکرخفی رادم دادند چوں بہوش باز آمدند گفتند کہ من میرانؑ را ندیدم بلکہ خدائے خود را دیدم بعد ملک برخوردار ہم صحبت میرانؑ اختیار کردند پس حضرت ازنہروالہ رواں شدند و بہ بڑلی آمدہ مستقر

بندگیمیاںؓ ہوش میں آئے تو کہا میں مہدیؑ کو نہیں دیکھا بلکہ اپنے خدا کو دیکھا اس کے بعد ملک برخوردار نے بھی حضرت مہدیؑ کی صحبت اختیار کی پس حضرت نہروالہ سے روانہ ہوئے اور بڑلی میں آکر قیام فرمایا القصہ اس سے پہلے بارہ سال سے ہرروز بلکہ ہر ساعت امامؑ کو حق تعالیٰ کا فرمان ہوتا تھا کہ ہم نے تجھ کو مہدی موعود کیا ہے لیکن آنخضرتؐ بالکل نفی کرتے تھے اور کہتے تھے کہ اے بار خدایا اگرچہ نفسانی وسوسہ یا ماسوی اللہ کا وجود ہے تو ہمارے جد حضرت محمد مصطفیٰؐ اور علی مرتضیٰؓ کے صدقے اور تیرے فضل سے مجھ کو بچا اور ان کے مکر سے باز رکھ اس کے بعد عتاب سے فرمان ہوا کہ تو عین حق کی نفی کرتا ہے اور نہیں جانتا ہے اس کے بعد التماس کیا کہ اے بارخدایا میں محمد کی ولایت کو ختم کرنے کے لائق نہیں ہوں برسوں عابد و معبود کے درمیان یہی تکرار رہی اس کے بعد فرمان خدا پہنچا کہ ہم زیادہ جاننے والے ہیں اور ہم نے تجھ کو لائق جانکر محمد کی ولایت کا خاتم بنایا ہے۔ پس امامؑ نے دوسری عبارت میں عرض کیا کہ اے بارخدایا اگر تو مجھ کو آزماتا ہے تو سر سے پیر تک پوست کھینچو اور زندہ سولی دے اور پارہ پارہ ذروں کی مقدار کردے اگر میں لرزوں یا لغزش کھاؤں تو تیرا بندہ نہوں گا لیکن اس دعوی موکد کے ظاہر کرنے میں تیرا مقصود کیا ہے کیونکہ اس دعوی موکد سے پہلے جو شخص شریعت مصطفیٰ پر مرتا ہے دوزخ کی آگ سے نجات پاتا ہے اور اس دعوی موکد کے ظاہر ہونے کے بعد قبول کیا سو وہ مومن اور انکار کیا سو وہ کافر ہوگا اس کے بعد عتاب سے فرمان خدا ہوا کہ آگاہ ہو تحقیق کہ حکم قضا جاری

ماندند القصہ پیش ازیں از دواز دہ سال ہر روز بلکہ در ہمہ ساعت فرمان حق تعالیٰ می شد کہ ترا مہدی موعود کردیم آنحضرت کل نفی میکردندی ومیگفتی کہ اے بار خدایا اگرچہ وسوسہء نفسانی یا وجود ما سویٰ اللہ باشد بصدقہ جد ما حضرت محمد مصطفٰے وعلی مرتضیٰؓ وبفضل تو مرا برہاں واز مکرا اینہا باز دار بعد ازاں فرمان بعتاب شد کہ عین حق را نفی می کنی ونمی دانی بعدہ التماس نمودند کہ ای بار خدایا من ختم ولایت محمدی را لائق نیستم سالہا ہمیں تکرار میانِ عابد ومعبود بود بعدہٗ فرمان در رسید کہ ما دانا تریم وترا لائق دانستہ خاتم ولایت محمدی گردانیدہ ایم پس بدیگر عبارت عرض نمودند ای بار خدایا اگر مرانی آزمائی پس از سر تا بپائے پوست بکنداں زندہ بردار کناں و پارہ پارہ مقدار ذرہ کناں اگر بلرزم یا بلغزم بندہ تو نباشم لیکن در اظہار ایں دعویٰ مقصود چیست چونکہ پیش ازیں ہر کہ بر شریعت مصطفٰی میرند از آتش دوزخ خلاص یابند و بعد از ظہور ایں دعویٰ مقبل مومن ومنکر کافر گردد و بعد بعتاب فرمان شد الا ان القضا قد مضیٰ وان صبرت فانت ماجور وان جزعت فانت مھجور اگر کہلاتا ہوئے تو کہلا نہیں تو ظالموں میں کا کروں گا بعدہٗ فرمودند حالا بندہ چہ کند بعد از نماز ظہر در اجماع

ہو چکا ہے اگر تو صبر کریگا تو ماجور ہوگا اور اگر بے صبری کریگا تو شرمندہ ہوگا۔ اگر کہلاتا ہوئے تو کہلا نہیں تو ظالموں میں کرونگا۔ اس کے بعد امامؑ نے فرمایا اب بندہ کیا کرے نماز ظہر کے بعد اجماع میں فرمایا میں مہدی موعود اللہ کا خلیفہ محمد رسول اللہ ﷺ کی پیروی کرنیوالا ہوں جس نے میری پیروی کی وہ مومن ہے اور جس نے میری ذات کا انکار کیا پس تحقیق کہ وہ کافر ہے اور دعوی موکد کے اظہار کے وقت امامؑ کا روی مبارک زرد اور غم سے بھرا ہوا تھا کہ اپنی مہدیت کا دعویٰ اللہ کے حکم سے ظاہر کیا بعضوں نے ایمان لایا اور کہا جیسا کہ کہا قسم ہے خدا کی یہ جھوٹے کی صورت نہیں اور بعضوں نے انکار کیا اور کہا کہ بیشک یہ مجنون ہے اور حضرت مہدیؑ اس سے پہلے سفر کا ارادہ رکھتے تھے اسی لئے نماز قصر ادا کرتے تھے۔ اس وقت بادشاہ کا پایہ تخت چاپانیر تھا حضرت مہدیؑ نے (سلطان کو) مکتوب لکھا کہ واضح ہو کہ مجھ کو تمام ہشیاری ہے بیہوشی نہیں ہے بندہ کو صحت ہے زحمت نہیں ہے بندہ کی عقل کامل ہے کچھ فوت نہیں ہوئی اور خدائے تعالیٰ روزی پہنچاتا ہے تمام فقر بھی نہیں۔ بندہ عورت بچے رکھتا ہے تنہا نہیں اس کے باوجود ہم نے خدائے تعالیٰ کے فرمان سے مہدیت کا دعوی ظاہر کیا ہے اور اس دعوی پر گواہ کلام اللہ اور اتباع رسول اللہ لائے ہیں تم کو چاہئے تحقیق کرو وگرنہ دونوں جہاں میں حاکموں کا منھ کالا ہوگا اس لئے کہ بندہ حق پر ہے تو اطاعت کرو اگر حق پر نہیں ہے تو فہمائش کرو اگر

فرمودند انا المهدی الموعود خلیفة الله و انا تابع محمدِ رسول الله من اتبعنی فهو مومن و من انکر بذاتی فقد کفر ودراں حال روی مبارک زردو پرغم بود کہ دعوی مہدیت خویش بامر اللہ اظہار کرد بعضی ایمان آوردند و گفتند کماقال و الله ماهذا بوجه کذاب وبعضی منکر گشتند وگفتند کہ انہ لمجنون وآنحضرتؑ پیش ازیں عزم سفر داشتہ بودند بداں سبب نماز قصر ادا می کردند دراں وقت تخت گاہ بادشاد در شہر چاپانیر بود حضرت میراں علیہ السلام کتابت نوشتند واضح باد کہ مرا تمام صحو است سکر نیست بندہ را صحت است زحمت نیست بندہ را عقل تمام است ہیچ قوت نشدہ و خدائے تعالیٰ روزی میرساند تمام فقر ہم نیست و بندہ اہل وعیال میدارد مفرد ہم نیست مع ذالک بہ فرمان خدائے تعالیٰ دعوی مہدیت اظہار کردیم و براں شاہد کلام اللہ و اتباع محمد رسول اللہ ﷺ آوردیم تاشمارا باید کہ تفحص کنید وگرنہ بہر دوجہاں حاکمان سیاہ روی گردند چراکہ بندہ برحق باشید روی باطاعت آرید اگرچہ برحق نباشد تفہیم کنید واگر تفہیم نشوم بقتل رسانید تا معلوم باد کہ ہر جا کہ خواہیم رفت برحقیقت خود دعوت خواہم کرد وخلق را راہ

میں حق بات نہ سمجھوں تو قتل کرو معلوم ہو کہ میں جس جگہ جاؤں گا اپنی حقیقت پر دعوت کروں گا اور خلق اللہ کو راستہ دکھاؤنگا اور یا علماء ظاہری کے مدعاء کے لحاظ سے گمراہ کروں گا پس وہاں کے حکام اور علماء نے اس مکتوب کا کچھ جواب نہ دیا اور کہا کہ میرا نسید محمد کامل ولی ہیں اپنی دعوت اور اپنے مدعا پر کلام اللہ اور اتباع رسول اللہؐ سے حجت کرتے ہیں ہم ان سے مقابلہ نہیں کرسکتے پس حضرت مہدیؑ نے ساڑھے چار مہینے تک اپنے مکتوب کے جواب کی راہ دیکھی اور آپ کی مہدیت کی دعوت کی خبر زیادہ مشہور زیادہ ظاہر ہوگئی شہر نہر والہ احمد آباد اور ہر طرف سے علماء دعوت کے احوال کی تحقیق کے لئے حضرت مہدیؑ کے حضور میں آئے اور سوالات کئے کہ (۱) آپ خود کو مہدی موعود کہلاتے ہو۔ امامؑ نے فرمایا کہ بندہ نہیں کہتا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہوتا ہے کہ تو مہدی موعود ہے اور ہم نے تجھ کو امام مہدی آخر الزماں کیا ہے۔ (۲) پھر پوچھا کہ مہدی کا نام محمد بن عبداللہ ہوگا اور آپ کا نام محمد بن سید خاں ہے۔ امامؑ نے فرمایا کہ خدا سے کہو کہ سید خان کے فرزند کو کس لئے مہدی بنایا خدائے تعالیٰ قادر ہے جو کچھ چاہتا ہے کرتا ہے پھر فرمایا کہ حضرت رسالت پناہ کا باپ مشرک تھا (بت پرست تھا)[1] اللہ کا بندہ کیسے ہوسکتا ہے (جہاں محمد بن عبداللہ لکھا ہوا ہے) وہ سہو کتابت ہے دراصل عبارت[2] محمد عبداللہ اور مہدیؑ بھی عبداللہ ہے۔ (۳) پھر پوچھا کہ مہدی پر تمام مخلوق

[1] چنانچہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ صلوٰت اللہ کا باپ آذر بت تراش تھا۔ [2] محمدؐ اللہ کے بندے ہیں اور مہدیؑ بھی اللہ کے بندے ہیں۔

نمایم ویا بہ مدعا علمای ظاہری گمراہ خواہم ساخت پس حاکمان آنجا وعلما ہیچ جواب نہ دادند وگفتند میراں سید محمد ولی کامل اندر دعوت خود وبر مدعای خویش حجت از کلام اللہ واتباع محمد رسول اللہ میکند مارا باایشاں مقابلہ نیست پس حضرت میرانؑ چہار ونیم ماہ راہ جواب دیدند وخبر دعوت مہدیت اشہر واظہر گشت علماء نہر والہ واحمد آباد ونیز از ہر سوی برای تحقیق کردن احوال دعوت پیش حضرتؑ آمدند وسوالہا کردند کہ شما خود را مہدی موعودؑ میگویایند فرمودند بندہ نمی گوید بلکہ فرمان حق تعالیٰ چنیں می شود کہ تو مہدی موعود ہستی وترا امام مہدی آخر الزماں گردانیدیم باز پرسیدند کہ نام مہدی محمد بن عبداللہ باشد ونام شما محمد بن سید خاں ہست فرمودند خدای را بگوئید کہ پسر سید خاں را چرا مہدی کردی خدائے تعالیٰ قادر است ہر چہ خواہد بکند باز فرمودند کہ پدر حضرت رسالت پنا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مشرک بود عبداللہ چوں باشد آں سہو کاتب است در اصل عبارت محمد عبداللہ و مہدی ہم عبداللہ است باز پرسیدند کہ مہدی را تمام خلق ایمان خواہد آورد کسی منکر نخواہد شد فرمودند مومنان ایمان آوردن یا کافراں جواب دادند مومناں ایمان آوردند فرمودند مومناں

ایمان لائے گی اور کوئی شخص منکر نہ ہوگا۔ امامؑ نے فرمایا کہ مومنان ایمان لائیں گے یا کافراں؟ علماء نے جواب دیا کہ مومنان ایمان لائیں گے۔ امامؑ نے فرمایا کہ مومناں[1] ایمان لائے

(۴) پھر علماء نے بطریق امتحان سوال کیا **قال اللہ تعالیٰ وما تشائون الا ان یشاء اللہ** یعنی بندہ کچھ نہیں چاہتا ہے مگر وہی جو خدائے تعالیٰ چاہتا ہے پس چاہئے کہ جو کچھ بندہ چاہتا ہے ہوئے اور بہت سی چیزیں ہیں کہ بندہ چاہتا ہے نہیں ہوتیں۔ امامؑ نے فرمایا کہ شریعت کے علم میں تھوڑی وقفیت رکھنے والا بھی ایسا سوال نہیں کریگا۔ آیت کے معنی یہ ہیں کہ بندوں کے اقوال اور افعال اللہ تعالیٰ کی مشیت کے بغیر نہیں ہوتے ایسا ہی انکی مشیت بھی بغیر حق تعالیٰ کی مشیت کے نہیں ہے۔ (۵) علماء نے پھر پوچھا کہ آپ ولایت کو نبوت پر فضل دیتے ہو۔ امامؑ نے فرمایا کہ بندہ فضل دیتا ہے یا رسول اللہؐ نے فضل دیا ہے چنانچہ فرمایا کہ ولایت افضل ہے نبوت سے علماء نے کہا حدیث کے معنی یہ ہیں کہ نبی کی ولایت افضل ہے نبی کی نبوت سے امامؑ نے فرمایا میں نے کس وقت کہا ہے کہ میری ولایت افضل ہے نبی کی نبوت سے یا میں افضل ہوں نبی سے یا نبی پر ولی کو فضل ہے تم کچھ جانتے بھی ہو کہ نبوت کے معنی کیا ہے اور ولایت کیا ہے (۶) پھر علماء نے پوچھا کہ آپ ایمان کو بڑھتا اور گھٹتا کہتے ہو اور امام اعظمؒ نے فرمایا ایمان بڑھتا اور گھٹتا نہیں امامؑ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور جب ان پر پڑھی جاتی ہیں قرآن کی آیتیں تو زیادہ کر دیتی

[1] چنانچہ اللہ فرماتا ہے کہ والمومنون کل اٰمن باللہ وملئکتہ ورسلہ اور سب مومن ایمان لائے اللہ اور اس کے فرشتوں اور اسکی کتابوں اور اسکے رسولوں پر (جز ۳ رکوع ۸)

ایمان آورند باز علما بطریق امتحان سوال کردند قال اللہ تعالیٰ وما تشاؤن الا ان یشاء اللہ یعنی بندہ ہیچ نمی خواہد مگر آں کہ خدائے تعالیٰ می خواہد پس باید کہ ہر چہ بندہ میخواہد شود و بسیار چیز یست کہ بندہ میخواہد نمی شود فرمودند کسے کہ در علم شریعت اندک واقف باشد ایں سوال نکند معنی آیت اینست چنانچہ افعال و اقوال بندگان بے مشیت حق تعالیٰ نیستند ۔ مشیت ایشاں ہم بے مشیت حق تعالیٰ نیست باز پرسیدند کہ شما ولایت را بر نبوت فضل میدہید فرمودند بندہ فضل میدھد یا رسول اللہؐ فضل مید ھند الولایۃ افضل من النبوۃ فرمودہ اند علماء گفتند کہ معنی حدیث آنست کہ ولایت نبی افضل است از نبوت نبیؑ فرمودند کہ من کدام وقت گفتہ ام کہ ولایت من افضل است از نبوت نبی یا من افضل از نبی علیہ السلام ام یا ولی را بر نبی فضل است ۔ بارے میدانید کہ معنی نبوت چیست و ولایت چیست باز پرسیدند کہ شما ایمان را زیادہ و نقصان میگوئید قال ابو حنیفہ الایمان لا یزید ولا ینقص فرمودند قال اللہ تعالیٰ واذ اتلیت علیھم اٰیاتہ زادتھم ایمانا وعلیٰ ربھم یتوکلون وآنچہ ابو حنیفہ گفتہ از ایمان خود خبر دادہ اند کہ ایمان امام بمرتبہء کمال رسیدہ بود بعد از کمال

ہیں انکے ایمان کو اور وہ اللہ پر بھروسہ کرتے ہیں ۔ اور جو کچھ امام اعظمؒ نے کہا ہے اپنے ایمان کی خبر دی ہے کیونکہ امام اعظمؒ کا ایمان کامل ہو چکا تھا کمال کے بعد بڑھتا گھٹتا نہیں (۷) پھر علماء نے پوچھا کہ آپ کسب کو حرام رکھتے ہو؟ امامؑ نے فرمایا کہ مومن کیلئے کسب حلال ہے مومن ہونا چاہئے اور قرآن میں غور کرنا چاہئے کہ مومن کس کو کہتے ہیں ۔ (۸) پھر پوچھا کہ آپ کہتے ہو کہ دار دنیا میں جو دار فنا ہے چشم سر سے خدائے تعالیٰ کو دیکھنا چاہئے ۔ امامؑ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو شخص اس دنیا میں اندھا ہے وہ آخرت میں اندھا ہے اور راہ سے بہت دور بھٹکا ہوا ہے علماء نے پھر پوچھا کہ سنت و جماعت کے علماء کا اتفاق اس بات پر ہے کہ اس آیۃ شریفہ سے مراد آخرت میں خدا کو دیکھنا ہے ۔ امامؑ نے فرمایا کہ خدا کا وعدہ مطلق ہے ہم بھی مطلق کہتے ہیں اور سنت و جماعت نے بھی دار دنیا میں دیدار خدا کو نا جائز اور ناممکن نہیں کہا ہے ان کے کلام کو اچھی طرح سے سمجھنا چاہئے کہ انھوں نے کیا کہا ہے ۔ (۹) پھر علماء نے کہا کہ آپ امید اور رحمت کی آیتیں بہت کم بیان کرتے ہو اور خوف و قہر کی آیتیں بہت بیان کرتے ہو جس سے بندہ ناامید ہوتا ہے ۔ امامؑ نے فرمایا آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ بھائی تیرا وہ ہے جو خدا اور رسول سے ڈرایا وہ تیرا بھائی نہیں جو دھوکے میں رکھا ۔ (۱۰) پھر علماء نے پوچھا کہ آپ علم پڑھنے سے منع کرتے ہو ۔ امامؑ نے فرمایا کہ بندہ محمد رسول اللہؐ کی پیروی کرنیوالا ہے جو کچھ محمد رسول اللہؐ نے منع نہیں کیا ہے بندہ کیونکر منع کرے بندہ اللہ کے حکم اور اللہ کی کتاب

نہ زیادہ ونہ نقصان شود باز پرسیدند کہ شما کسب را حرام میدارید فرمودند کہ مومن را کسب حلال است مومن باید شد و در قرآن تامل باید کرد کہ مومن کرامی گویند باز پرسیدند کہ شما میگوئید کہ خدائے را در دار دنیا کہ دار الفنا است بچشم سر باید دید فرمودند **قال اللہ تعالیٰ من کان فی ھذہ اعمی فھو فی الاٰخرۃ اعمٰی و اضل سبیلا** (جز۱۵رکوع۸) باز پرسیدند کہ قرار سنت و جماعت است آنکہ مراد ازیں آیت دیدن در آخرت است فرمودند کہ وعدۂ خدا مطلق است ما ہم مطلق میگوئیم وسنت و جماعت ہم ناجائز و ناممکن در دار دنیا نگفتہ اند کلامِ ایشاں بہ خوب طریق فہم باید کرد کہ چگونہ گفتہ اند باز پرسیدند کہ شما آیت رجا و رحمت کمتر بیان می کنند و آیت خوف و قہر بیشتر تا بندہ ناامید میشود فرمودند **قالؑ اخوک من حذرک لا من غرک** باز پرسیدند کہ شما از علم خواندن منع میکنید فرمودند بندہ تابع محمد رسول اللہ است انچہ محمد رسول اللہؐ منع نکردہ باشد بندہ چوں منع کند بندہ ذکر اللہ دوام فرض میگوید بامر اللہ وبحکم کتاب اللہ ہر چہ مانع ذکر اللہ است آں ممنوع است چہ علم خواندن وکسب کردن چہ باخلق اختلاط نمودن و چہ خوردن و چہ خفتن غفلت حرام است ہر چہ موجب غفلت است

کے حکم سے اللہ کے ذکر دوام کو فرض کہتا ہے جو چیز کہ اللہ کے ذکر کو منع کرنے والی ہے وہ ممنوع ہے کیا علم پڑھنا، اور کیا کسب کرنا ،اور کیا مخلوق سے دوستی کرنا، کیا کھانا، کیا سونا، غفلت حرام ہے جو چیز غفلت کا سبب ہے وہ بھی حرام ہے(۱۱) پھر علماء نے پوچھا کہ آپ کے لوگ بے ادبی کرتے ہیں استادوں اور پیروں سے پھر گئے ہیں بلکہ ان سے بیزار ہوگئے ہیں اوران پر عیب لگاتے ہیں۔ امامؑ نے فرمایا کہ شائد تم مسئلہ شرعی بھول گئے شرع میں کیونکر ہے اگر کوئی شخص اپنی لڑکی کو عنین سے عقد کردیا اس کے عنین ہونے کا حال چند روز پوشیدہ رہا تھوڑی مدت کے بعد تحقیق ہوئی کہ وہ عنین ہے تو شرع میں جدائی کرتے ہیں یانہیں؟ اور جو سامان کہ بے عیب ہونے کے گمان سے خریدتے ہیں اگر عیب شرعی ظاہر ہوجائے تو واپس دیتے ہیں یانہیں؟ دین کا مقصود دنیا کے مقصود سے بہت کم ہوگیا حاصل ہویا نہ ہو تعلق نہیں توڑنا چاہئے اور بیزار نہیں ہونا چاہئے کیا اچھی ہے دین کی طلب کیا اچھی ہے خدا کے دیدار کی طلب کیا اچھی ہے آخرت کی طلب کہ دنیوی مقصود کی طلب میں علٰیحدگی بیزاری اور جدائی کو روا رکھتے ہیں اور دین کے مقصود کے حاصل ہونے میں (علٰیحدگی بیزاری اور جدائی) روانہیں رکھتے اللہ رحم کر اس پر جس نے انصاف کیا اور پھٹکار دے اللہ اس کو جس نے ناانصافی کی (۱۲) پھر علماء نے پوچھا کہ آپ سے بحث کیسے کرسکتے ہیں کیونکہ آپ مقید مذہب نہیں رکھتے آپ جو کچھ کہتے ہو مطلق قرآن سے کہتے ہو اور ہم قرآن نہیں سمجھ سکتے اور ہم امام اعظمؒ کا مقید مذہب رکھتے ہیں امامؑ نے فرمایا ہاں

آں حرام است باز پرسیدند کہ کساں شما بے ادبی می کنند ازا وستاداں و پیراں برگشتہ بلکہ ازایشاں بیزارشدہ اند و بریشاں عیب می کنند فرمودند مسئلہ شرعی مگر فراموش کردید در شرع چونست کسی دختر را بہ عنین نکاح کردہ داد او چند روز پوشیدہ حال بود بعدازمدتی تحقیق شد کہ او عنین است در شرع تفریق کنند یانہ و ہر کالاے کہ خرید میکنند برگمان سلامتی اگر عیب شرعی دروظاہر شود واپس دہند یانہ مقصود دیں ازمقصود دنیا کمتر شد کہ حاصل شود یانشود پیوند نباید برید و بیزار نباید شد و مقصد دینی از جائے دیگر طلب نباید کرد زہے طلب دیں زہی طلب دیدار خدای زہی طلب عقبی کہ بہ طلب مقصود دنیوی تفریق و بیزاری و جدائی روا میدارند و در حصول مقصود دین روانمی دارند رحم اللہ علیٰ من النصف ولفظ بالعکس کذا باز پرسیدند کہ باشما بحث چوں تواں کرد کہ شما مقید بمذہب نیستند ہرچہ جواب میگوئید مطلقا از قرآن میگوئید و ما در قرآن تفہیم نہ ایم ما مقید بمذہب ابوحنیفہ ہستیم فرمودند کہ آرے من بہ ہیچ مذہب مقید نہ ام مذہب ما کتاب اللہ واتباع رسول اللہ ہست بایں ہم قرار دہید کہ ہر کہ از مذہب امام اعظم بیروں باشد و عامل برخلاف مذہب باشد حکم او چیست ناداناں چہ دانند معنی مذہب

میں کسی مذہب کا مقید نہیں ہوں ہمارا مذہب اللہ کی کتاب اور رسولؐ کی پیروی کرنا ہے تم مقید مذہب پر ہی قائم رہو۔ اور کہو کہ جو شخص امام اعظمؒ کے مذہب سے باہر ہوجائے اور مذہب کے خلاف عمل کرے تو اس کا حکم کیا ہے؟ ناداناں کیا جانتے ہیں مذہب کے معنی امام اعظمؒ کا عمل ہے نہ کہ امام کا قول اور پیغمبر کی سنت پیغمبرؐ کا عمل ہے نہ کہ پیغمبرؐ کی گفتار تمام شرعی معاملات جو کتب فقہ میں لکھے گئے ہیں پیغمبرؐ کی گفتار ہے نہ کہ پیغمبرؐ کا عمل، امام اعظمؒ کا مذہب امامؒ کا عمل ہے جو مشہور ہے۔ (۱۳) پھر علماء نے پوچھا کہ آپ مسلمان کو کافر کہتے ہو اور مومن بننے کا حکم کرتے ہو۔ امامؑ نے فرمایا کہ ہم نے اللہ کی کتاب کو پیش کیا ہے جس کسی کو اللہ کی کتاب کافر کہتی ہے ہم بھی اس کو کافر کہتے ہیں خود سے کوئی بات نہیں کہتے ہم اللہ کی کتاب کی پیروی کرنے والے ہیں اور مخلوق کو اللہ کو ایک جاننے اور اللہ کی بندگی کی دعوت کرتے ہیں اور ہم اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسی کام پر مامور ہیں اور علماء ہماری مخالفت جو کرتے ہیں معلوم نہیں ہوتا کہ ان کی مخالفت کا سبب کیا ہے اگر بندہ سے سہو یا غلطی ہوئی ہوگی تو ان پر فرض ہے کہ ہمکو آگاہ کریں اور اتفاق کریں تاکہ اللہ کی کتاب پر عمل کیا جائے اور اللہ کی کتاب پر دعوت کیجائے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم جھگڑ پڑو کسی امر دین میں تو رجوع کرو اللہ کی طرف یعنی رجوع کرو اللہ کی کتاب کی طرف جو شخص اللہ کی کتاب سے قدم باہر رکھا توبہ کرے اور اگر توبہ نہیں کرتا ہے تو واجب القتل ہے (۱۴) پھر علماء نے پوچھا کہ مہدیؑ کی علامات سے یہ ہے کہ مہدی پر شمشیر

رفتار امام اعظم است نہ گفتار و سنت پیغمبر عمل پیغمبرؐ است نہ گفتار پیغمبرؐ تمام معاملات شرعی کہ در کتب فقہ مسطور است گفتار پیغمبرؐ است نہ عمل پیغمبرؐ مذہب امام عمل امام است کہ مشہور است باز پرسیدند کہ شما مسلماں را کافر میگوئید وامر میکنید کہ مومن شوید فرمودند کہ ما کتاب اللہ پیش کردہ ایم ہر کرا کتاب خدا کافر گوید اورا کافر گوئیم از خود چیزے نمی گوئیم ما تابع کتاب خدا ہستیم وخلق را سوی توحید وعبادت دعوت می کنیم و مابرای ایں کار از حضرت باری تعالیٰ ماموریم وعلما مخالفت می کنند معلوم نمی شود کہ موجب مخالفت چیست اگر از بندہ سہوی ویا غلطی شدہ باشد بر ایشاں فرض است کہ اعلام نما یند واتفاق کنند تا بر کتاب خدا عمل کردہ آید و براں دعوت کردہ شود کماقال اللّٰہ تعالیٰ فان تنازعتم فی شئ فردہ الی اللّٰہ ای الی کتاب اللّٰہ ہر کہ از کتاب خدا قدم بیروں نہادہ باشد توبہ کند واگر توبہ نکند واجب القتل است باز پرسیدند کہ علامات مہدی آنست کہ بروشمشیر کارنکند فرمودند کارش بریدن است اما بر مہدی موعود قادر نشود ونتواند گشت وآیۃً خواندند افی اللّٰہ شک (جز۱۳ رکوع۱۴) اگر چہ در مہدیت بندہ شک می کنید پس در وحدانیت حق تعالیٰ ہیچ شک نیست

کام نہ کرے؟ امامؑ نے فرمایا کہ شمشیر کا کام کاٹنے کا ہے لیکن شمشیر مہدی موعودؑ پر قادر نہوگی اور قادر نہیں ہوسکتی اور یہ آیت پڑھی **افی اللہ شك** (کیا اللہ میں شک ہے) اگر چہ بندہ کی مہدیت میں شک کرتے ہو تو اللہ تعالیٰ کے ایک ہونے میں تو شک نہیں ہے ہر مرد و زن پر اللہ کی طلب فرض عین ہے آوَ اللہ کی بندگی میں مشغول ہو جائیں گے اللہ تعالیٰ اس بندہ کی مہدیت کو تم پر ظاہر کردیگا۔

بہت لوگ ایمان لائے اور بہت لوگ حسد اور دشمنی سے ایمان لانے سے باز رہے۔ ایک روز بندگیمیاں نظامؓ کے ہاتھ میں کتاب تھی امامؑ نے پوچھا کیا کتاب ہے تو عرض کیا نزہتہ الارواح اور انیس الغربا ہے حضرتؑ شاہ نظامؓ کے ہاتھ سے کیا بیں لیکر بی بی ملکانؓ کے گھر چلے گئے چند روز کے بعد وہی کتاب بندگیمیاں نظامؓ کے ہاتھ میں دیکر فرمایا کہ اب اپنے احوال کو اس کتاب کے موافق کرو کہا میرانجی خوندکار کے صدقے سے بندہ کا حال اس سے بڑھکر ہے اب اپنے احوال کو اس کتاب کے موافق کرنے کی ضرورت نہیں اس کے بعد امامؑ نے اپنا قرآن شریف کھولکر بندگیمیاں نظامؓ کے ہاتھ میں دیکر فرمایا کہ پڑھو شاہ نظامؓ نے کہا بندہ قرآن سے کچھ نہیں پڑھا ہے۔ امامؑ نے فرمایا کہ پہلے ہم پڑھتے ہیں ہمارے بعد تم پڑھو۔ پہلے حضرت پڑھتے تھے بعد میاں مذکور پڑھتے تھے۔ اس وقت ایک مہاجر مہدیؑ جن کا نام میاں الہداد یا تھا اپنے معاملہ کو عرض کرنے کیلئے آئے امامؑ کی نظر مبارک پڑھتے ہی دہمکی دیکر فرمایا کہ وہیں ٹھیرو تو وہ سر جھکا کر

طلب خدای برمرد و زن فرض عین است بیائید بعبادت خدا مشغول باشیم خدائے تعالیٰ مہدیت ایں بندہ برشما واضح گرداند بسیار کساں ایمان آوردند بسیار کساں از حسد وعناد و باز ماند ندروزی بدست بندگیمیاں نظامؒ کتاب بود پرسیدند چہ کتاب است عرضکردند نزہۃ الارواح است وانیس الغربا از دست بندگیمیاں نظامؒ گرفتہ دروں خانہ بی بی ملکانؓ رفتند بعد از چند روز ہموں کتاب بدست بندگیمیاں نظامؒ دادہ فرمودند کہ حالا احوال خود بایں کتاب موافق بنمائید گفتند میرانجی بصدقہ خوند کارازیں بیشتر حال بندہ است حالا بموافقت احوال خود بایں ہیچ حاجت نیست بعدہ مصحف خود کشادہ بدست بندگیمیاں نظامؒ دادہ فرمودند کہ بخوانید گفتند بندہ از قرآن ہیچ نخواندہ است فرمودند اول ما می خوانیم شما پس ما بخوانید اول حضرت میرانؑ می خواندند پس میاں مذکور خواندہ آمدند درآنوقت یکی مہاجر نام میاں الہداد یا برای عرض معاملہ خود بیامدند چوں بنظر مبارک منظور شدند زجر کردند کہ ہمونجا باشید اوشاں سرنگوں کردہ باز گشتند تا وقت نماز پیشیں تمام ختم کلام اللہ شد و ہماں قرآں گزرانیدند بعد از اداء نماز ظہر فرمودند میاں الہداد یا شما آنز مانکہ آمدہ بودید آں زماں حق تعالیٰ بندہ خویش را تعلیم کلام خود

واپس ہوگئے ظہر کی نماز کے وقت تک قرآن شریف ختم ہوگیا اور وہی قرآن شاہ نظامؒ نے امامؑ کو دیدیا۔ ظہر کی نماز ادا کرنے کے بعد امامؑ نے فرمایا میاں الہداد یا تم جس وقت آرہے تھے اس وقت اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کو اپنے کلام کی تعلیم دیرہا تھا اگر اس وقت تم قدم آگے بڑھاتے تو جل جاتے۔

چونکہ امامؑ نے ساڑھے چار مہینے سلطان محمود کی جانب سے اپنے مکتوب کا جواب آنیکی راہ دیکھی اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرمان پہنچا کہ اے سید محمدؑ آگے بڑھو کیونکہ ہند میں علم کا نقصان ہے اور خراسان میں علم تمام ہے ہم وہاں تیری دعوت کی راہ راست دکھائیں گے اس کے بعد امامؑ آگے بڑھے یہاںتک کہ جالور پہنچے وہاں میاں شیخ محمد کبیرؒ میاں یوسفؓ میاں عبداللہؒ میاں جمالؓ میاں کمالؓ اور میاں اشرفؓ تارک دنیا طالب خدا ہوکر حضرت مہدیؑ کے ہمراہ ہوگئے۔ جب جالور سے آگے بڑھے راستہ میں بندگیمیاں سید خوندمیرؓ قضائے حاجت کے لئے تھوڑی دیر پیچھے رہ گئے تھے اس وقت حضرت مہدیؑ پیچھے نظر نہ فرما کر آگے بڑھ گئے اس سے پہلے اور اس کے بعد جس جگہ آنحضرتؑ تشریف لیجاتے پیچھے آنیوالوں کا غم نہیں رکھتے تھے اسلئے کہ حضرت مہدیؑ جہاں کہیں جاتے اور جو کچھ کام کرتے بے پردہ روبرو فرمان خدا سے جاتے اور کام کرتے تھے اسی سبب سے کسی کی طرف توجہ نہ کرتے تھے کسی نے کہا میرانجی یہ راستہ پرانا ہوگیا ہے بلکہ ویران ہونے کے سبب سے راستہ مٹ گیا ہے کوئی شخص اس راستہ سے نہیں جاتا اسلئے کہ اس راستہ میں سانپوں اور شیروں کے سوائے اور دوسرے

خویش کردہ بود اگر آنساعت شما پیشتر قدم بداشتی سوختہ گشتی چوں چہار و نیم ماہ را جواب مکتوب سلطان محمود بدیدند بعدہٗ فرمان حضرت صمدیت در رسید کہ اے سید محمد پیشتر شو کہ در ہند نقصان علم است و در خراساں علم تمام است آنجا نہج تو خواہیم داد بعد ازاں جا پیشتر شدند تا کہ بجالور رسیدند درانجا میاں شیخ محمد کبیر و میاں یوسف و میاں عبداللہ و میاں جمال و میاں کمال و میاں اشرف تارک دنیا و طالب مولیٰ شدہ ہمراہ آنخضرتؑ شدند چوں از جالور پیشتر شدند درمیان راہ سید الشہداء بندگی میاں سید خوندمیرؓ برای قضای حاجت اندک پس ماندہ بودند در آنحال حضرت میراںؑ پس پشت نظر نہ فرمودہ پیشتر شدند و پیش ازاں و پس ازیں ہر جا کہ آنخضرتؑ می رفتند غم پسماندگان نداشتند برای آنکہ ہر کجا کہ می رفتی و ہر چہ میکردی بفرمان خدائے تعالیٰ بے پردہ روبروی شدی ازاں سبب التفات ہیچ کس نہ کردے کسی گفت کہ میرانجی ایں راہ کہنہ شدہ است بلکہ بسبب خرابات گم شدہ کسی بایں راہ نمی رود برائے آنکہ ماراں و شیراں و ابتلاء دیگر ہم بسیار است فرمودند کہ بندہ مامور براہ قدیم رفتن شدہ است و ہمہ مارہا و شیرہا بما عہد بستہ اند ازیں شاں مزاحمت نخواہد شد بندگیمیاں سید خوندمیرؓ کہ پسماندہ بودند

بلیات ہیں امامؑ نے فرمایا کہ بندہ قدیم راستہ پر چلنے کیلئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مامور ہے اور تمام سانپوں اور شیروں نے ہم سے عہد کیا ہے کہ ان سے زحمت نہیں ہوگی۔ بندگیمیاں سید خوندمیرؓ جو پیچھے رہ گئے تھے راستہ میں متفکر ہو کر راستہ نہیں پاتے تھے یکا یک ایک مرد نے ایک موٹا بکرا پیٹھ پر اٹھایا ہوا لا کر کہا کھائیے انھوں نے دو تین دن سے کچھ بھی نہیں کھایا تھا اسی جگہ ایک سلگا ہو جھاڑ اور ایک برتن نمک سے بھرا ہوا پایا اور نیز تین اصحاب جو حضرتؑ کے ہمراہ تھے اس بکرے کو تمام کھا لئے اور بکرا لانیوالا شخص کہکر گیا کہ یہ تمہارے قافلہ کا راستہ ہے اسی راستہ پر روانہ ہوئے اور نیز گھاس بڑھ جانیکی وجہ سے راستہ بھول گئے پس وہاں سے آواز شروع ہوئی کہ یہ مہدی موعودؑ رحمٰن کا خلیفہ ہے اس آواز پر حضرت مہدیؑ کے پاس پہنچے۔ اسی طرح ایک روز بندگی میاں نظامؓ اپنی لڑکی بی بی نوراللہ کو جو شیر خوارہ تھیں ایک جھاڑ کی ڈالی سے جھولی لٹکا کر حق کی محویت میں وہیں چھوڑ کر حضرتؑ کے ہمراہ سوار ہو گئے اور تین چار کوس چلے گئے حضرت مہدی علیہ السلام نے شاہ نظامؓ کو یاد دلایا کہ تمہارا رفیق کہاں ہے کہا کہ شاید اسی جگہ پر ہوا امامؑ نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ نے حفاظت کی ہے جا کر لاؤ جب وہاں پہنچے تو دیکھا کہ ایک بڑا شیر اس جھاڑ کے نیچے بیٹھا ہوا ہے آپؓ کو دیکھ کر سر جھکایا ہوا چلے گیا اور آپ بی بی نوراللہؓ کو لیکر روانہ ہوئے اور راستہ بھول گئے اسی طرح آواز یہ مہدی موعودؑ رحمٰن کا خلیفہ ہے کی آواز) سنکر حضرت مہدیؑ کی خدمت میں پہنچے نقل ہے کہ ایک روز بندگیمیاں دلاورؓ حضرت مہدیؑ کو وضو کراتے تھے عرض کیا میرانجی آپ کی ریش مبارک کے تمام

در راہ متفکر شدہ راہ نمی یافتند ناگاہ مردی کبش فربہ بر پشت برداشتہ آوردہ گفت کہ بخورید ایشاں از دو سہ روز ہیچ نخوردہ بودند وہمدرانجا درختی افروختہ وآوندی پراز نمک یافتند ونیز سہ کس ہمراہ بودند آں گوسفند را تمام خوردند آں شخصے کہ گوسفند آوردہ بود گفتہ رفت کہ ایں راہ قافلہ شما است ہموں راہ رواں شدند ونیز راہ بدرازی گیاہ گم کردند پس از انجا آواز شروع شد کہ ھذا المھدی الموعود خلیفۃ الرحمٰن بداں آواز میراں علیہ السلام رسیدند ہمچنان روزی بندگیمیاں نظامؓ دختر خود بی بی نور اللہ را کہ شیر خوارہ بودند بر شاخ درختی بہ جھولی آویختہ باستغراق حق ہمانجا گذاشتہ ہمراہ حضرتؑ سوار شدند بعد قطع دو سہ فرسخ حضرت میراںؑ یاد دہانیدند کہ رفیق شما کجا است گفتند کہ شاید ہمونجا بماند فرمودند خدا محافظت کردہ است بروید وبیارید چوں آنجا آمدہ دیدند کہ شیر کلاں زیر آں درخت نشستہ است ایشانرا دیدہ وسرنگوں کردہ رفت بی بی نور اللہ را گرفتہ رواں شدند وراہ گم کردند ہموں منوال آواز شنیدہ بخدمت حضرت میراں علیہ السلام رسیدند نقلست کہ روزی بندگیمیاں دلاورؓ حضرت میراںؑ را وضو میکنانیدند عرضکردند کہ میرانجی ہمہ قطراتِ ریش مبارک میگویند کہ ھذا مھدی

قطرے کہتے ہیں کہ یہ مہدی موعودؑ رحمٰن کا خلیفہ ہے۔ حضرتؑ نے فرمایا کہ بندہ جس جگہ پھرتا ہے تمام مخلوقات اور کائنات کے تمام ذرے اور ذرات یہی کہتے ہیں لیکن سمجھ کے کان چاہئیے جیسے کہ تمہارے کان ہیں اس کے بعد امامؑ شہر ناگور پہنچے عام طور پر شہرت اور بلوہ ہوگیا کہ مہدی موعودؑ آیا میاں ملک جیوؓ مغل کی قوم سے جو وہاں کے حاکم تھے اس شہر کے تمام علماء کے ساتھ مہدیت کے ثبوت اور دریافت کیلئے امامؑ کی خدمت میں آئے اور آپکی نظر مبارک پڑتے ہی گھوڑے سے نیچے اتر کر گرتے پڑتے دوڑتے آکر امامؑ کے قدم مبارک پر پڑ گئے حضرتؑ نے میاں ملک جیوؓ کا ہاتھ پکڑ کر کھڑے کرکے فرمایا کہ آؤ شہزادہ لاہوت اس کے بعد اپنے نزدیک بٹھائے پس انھوں نے تمام بحث وتکرار جو دل میں رکھتے تھے بھول کر عرض کیا خوندکار مجھکو تلقین فرمائیں پس حضرتؑ نے ذکر خفی کی تلقین فرمائی میاں مذکور تارک دنیا طالب خدا ہوکر حضرت مہدیؑ کی صحبت میں حاضر رہے۔ نقل ہے کہ ایک روز امامؑ نے عصر اور مغرب کے درمیان بیان قرآن کے موقع پر عجمی زبان میں فرمایا کہ ہجرت کئے ہوا' اور گھروں سے نکالے گئے ہوا' اور خدا کی راہ میں ستائے گئے ہوا' قتل کئے اور قتل کئے گئے باقی ہے ماشاء اللہ ہوگا لیکن بندہ اس پر (قاتلوا وقتلوا پر) مامور نہیں ہے ہمارے لوگوں سے اس کا ظہور ہوگا۔ مغرب کی نماز کے بعد بندگیمیاں سید خوندمیرؓ نے بندگی میاں نعمتؓ کے ذریعہ عرض کرایا کہ اگر خوندکار اس شخص کو

موعود هذا خلیفة الرحمٰن حضرتؑ فرمودند ہر جا کہ بندہ میگردد ہمہ مخلوقات بلکہ ذرہ وذرات کائنات ہمیں میگویند فاما گوش ہوش می باید چنانچہ مرشماراست بعدہ بشہر ناگور رسیدند شہرت وغوغای عام شد کہ مہدی موعود بیامد میاں ملک جیو از قوم مغل کہ حاکم آنجا بودند با جمیع علماء آں شہر بجہت دریافت و ثبوت مہدیت بخدمت آنحضرتؑ آمدند چوں منظور نظر مبارک شدند از اسپ فرد آمدہ بحال افتاں و خیزاں دواں آمدہ بر پائے مبارک افتادند حضرتؑ دست میاں ملک جیو گرفتہ استادہ کردہ فرمودند بیائید شہزادہ لاہوت بعدہ بکنار گرفتند پس ایشاں ہمہ بحث وتکرار کہ در دل داشتند فراموش کردہ عرض کردند کہ خوند کار مرا تلقین فرمایند پس حضرت بذکر خفی تلقین ساختند میانمذکور تارک الدنیا طالب مولیٰ شدہ در صحبت حضرتؑ حاضر ماندند نقلست کہ آنحضرتؑ روزی میانِ عصر و مغرب در بیان بزبان عجمی فرمودند هاجروا شد و اخراجو من دیارهم شد واوذو فی سبیلی شد و قاتلو و قتلوا ماندہ است ماشاءاللہ خواہد شد امابریں بندہ مامور نیست لیکن از کسان ماباشد بعد از ادائے مغرب بندگمیاں سید خوندمیرؓ بزبان بندگمیاں نعمتؓ عرض کنانیدند واضح کرکے فرمائیں تو اس کا ادب اور خدمت کیجائے حضرت مہدیؑ نے سنکر فرمایا کہ وہ شخص سائل ہے پس بندگمیاں نعمتؓ نے خیال فرمایا کہ بندہ سائل تھا حضرت نے قاتلو وقتلو کو بندہ پر مقرر فرمایا ہے پس اس کے بعد بندگمیاں سید خوندمیرؓ نے عرض کیا کہ بندگمیاں نعمتؓ نے خود پر خیال کیا ہے کیونکہ حضرتؑ نے انہی کو فرمایا ہے آنحضرتؑ نے سنکر فرمایا کہ سائل سے مراد تمہاری ذات تھی بندہ تمہارے لئے کہا ہے خدائتعالیٰ قابل کو چھوڑتا نہیں اور غیر قابل کو دیتا نہیں۔

جس کسی کو دیئے دیئے دیئے
اور جس کو نہیں دئے نہیں دیئے نہیں دیئے

اللہ تعالیٰ نے تمہاری اس گردن پر قاتلوا وقتلو کا بار رکھا ہے اپنی ہڈیوں کو مضبوط رکھنا چاہیئے اور قوت سے اس بار کو اٹھانا چاہئے نقل ہے کہ جب حضرت مہدیؑ شہر ناگور سے روانہ ہوکر سانبرندی سے پار ہوئے اور سانپوں کے مقام پر پہنچے تو ایک بڑا سانپ دائرہ کے اطراف حصار کیا ہوا پڑا تھا صبح کے وقت صحابہؓ وضو کیلئے پانی لانے دائرہ کے باہر جانا چاہے راستہ نہیں پائے حضرتؑ سے یہ واقعہ عرض کئے تو فرمایا کہ اس سانپ سے اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ ہم تجھ کو اپنے رسولؐ کے فرزند مہدی موعودؑ کو دکھلائیں گے اس وعدہ پر بندہ کو دیکھنے کے لئے آیا ہے اس کے سامنے مت جاؤ ورنہ ڈس لیگا جس طرح سے کہ ابوبکر صدیقؓ کو ڈساتھا اسکے بعد امامؑ نے اس سانپ کے نزدیک تشریف لیجا کر اس کے سامنے لعاب دہن مبارک ڈالا تو وہ لعاب مبارک کھکر کلہ زمین پر رکھ کر چلے گیا

خوندکار اگر آنکس را واضح کردہ فرمایند تا ادب و خدمت او بجا
آوردہ شود حضرت میرانؑ شنیدہ فرمودند آنکس سائل است پس
بندگیمیاں نعمتؓ احتمال کردند کہ بندہ سائل بود بر بندہ قاتلوا و
قتلوا تعین فرمودند پس ازاں بندگیمیاں سید خوندمیرؓ عرض کردند
کہ بندگیمیاں نعمتؓ برخود احتمال بردند کہ خود را فرمودہ
اند آنحضرت شنیدہ فرمودند کہ شما بودید بندہ بشما گفتہ است
خدائے تعالیٰ از قابل نگزرد و غیر قابل راندہد ؎

آنرا کہ بدادند بدادند بدادند
وانرا کہ ندادند ندادند ندادند

بار قاتلو و قتلو بریں گردن حق تعالیٰ نہادہ است استخوا
نہای خویش را استوار باید ساخت و بتقویت آنرا باید برداشت
نقلست چوں حضرت میراں علیہ السلام از آنجا رواں شدہ جوی
سانبر عبور کردند و بجای ماراں رسیدند یک مارِ کلاں گرد دائرہ
قلعہ شدہ افتاد وقت صبح یاراں برای وضو قصد آب کردہ راہ
نیافتند و پیش حضرتؑ واقعہ عرض کردند فرمودند بایں مار وعدہ
خدائے تعالیٰ بود کہ ترا امام مہدی موعودؑ فرزند رسولؐ من خواہم
نمود براں وعدہ برای دیدن بندہ آمدہ است پیش او مروید وگر
نہ نیش خواہد زد چنانچہ ابوبکر صدیقؓ را زدہ بود بعدہٗ آنحضرتؑ

حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ سانپ مسلمان ہوکر گیا امامؑ جس جگہ
قیام فرماتے دائرہ کے اطراف تانبے کا حصار ہوجاتا اور لوگوں پر
ظاہر نہ ہوتا جب ایک روز میاں حیدر مہاجرؓ کا گھوڑا اپنی جگہ سے
کھل کر چلے گیا تھا تو انھوں نے گھوڑے کو تلاش کرنے کے لئے
دائرہ کے باہر جانیکی بہت کچھ کوشش کی دیوار سامنے دیکھ کر واپس
ہوگئے اور حضرتؑ سے عرض کیا کہ ہر طرف دیوار نظر آتی ہے۔
امامؑ نے فرمایا خدا کو یاد کرو تمہارا گھوڑا ہرگز نہیں جائیگا جس جگہ
بندہ قیام کرتا ہے ہمارے دائرہ کے اطراف تانبے کی دیوار کا
حصار ہوجاتا ہے نیز جس مقام میں پانی نہوتا تو امامؑ اس مقام پر
جانے سے پہلے بارش ہوتی بعد قیام پانی فراغت سے خرچ
کرتے جب کاہہ پہنچے اور پہنچ کر ایک گھنٹہ بھی نہیں ہوا تھا ان کے
ہمراہ جو گھوڑے تھے کھیت کی طرف رخ کئے کسانوں نے حاکم
سے فریاد کی تو حاکم امامؑ کے حضور میں آکر کہا کہ مہدیؑ کے زمانہ کی
تعریف سنی گئی ہے کہ بکرے اور لانڈگے ایک جگہ چریں گے اور
بچے سانپ بچھو سے کھیلیں گے کسی سے کسی کو تکلیف نہیں پہنچے گی
اس کے برخلاف خداوند کے گھوڑے کھیت چر رہے ہیں امامؑ نے
فرمایا اگر چر رہے ہیں تو اپنا معاوضہ لے لو پس حاکم نے اپنے
لوگوں کو بھیجکر دکھایا تو معلوم ہوا کہ گھوڑے خاموش کھڑے ہیں
کوئی چیز نہیں کھاتے لوگ واپس آکر واقعہ ظاہر کئے تو حاکم مذکور
مسمی اشرف خان پانی پتی نے تعجب کر کے خود جاکر دیکھا گھوڑے
آنکھ بند کئے ہوئے کھڑے ہیں تو اس نے واپس ہوکر امامؑ کی
تصدیق کی اور تربیت ہوکر صحبت والا اختیار کی اس کے بعد امامؑ

نزدیک او تشریف بردہ پیش او تف انداختند مار مذکور تف مبارک خوردہ کلہ برزمین نہادہ رفت حضرتؑ فرمودند کہ مار مسلمان شدہ برفت و ہر جا کہ آنحضرتؑ نزول میفرمودند حوالی دائرہ قلعہ مس گردی شد بر مرد ماں ظاہر نمی گردید چوں یکروز ستور میاں حیدر مہاجرؓ از جائے خود وارفتہ بود ایشاں بہ تجسس آں ہر چند سعی رفتن کردند دیوارے پیش خود دیدہ باز گشتہ بحضرت عرض کردند کہ ہر طرف دیوارے می نماید فرمودند خدای را یاد کنید ہرگز مرکب شما نرود ہر جا کہ بندہ نزول میکند گرد ما قلعہ مس میشود دیگر چوں در منزلی آب نبودی پیش از نزول حضرتؑ باراں باریدی تا بعد از نزول آب بفراغت صرف می نمودند بعدہٗ چوں بکاہہ رسیدند ہنوز یک ساعت نشدہ بود کہ مرکبہای ہمراہی رو بہ کشت زار نہادند مزارع کشت پیش حاکم فریاد کرد حاکم خود آمدہ گفت تعریف زمانہ مہدی شنیدہ شد کہ گوسفنداں و گرگاں یکجا چرند و کودکاں با مار وکژدم بازی کنند ہیچ ضرر بکسی نخواہد رسید برخلاف آں مرکبہائے خداوند کشت می خورند فرمودند اگر می خورند حاصل خود بگیرند پس حاکم مردم خود فرستادہ دید کہ بسکوت ایستادہ اند و چیزی نمی خورند مرد ماں باز آمدہ واقعہ فرمودند حاکم مذکور مسمی باشرف خاں پانی پتی در تعجب

نگرٹھٹھ کو جو ملک سندھ کا پایہ تخت ہے پہنچے شہر مذکور میں پہنچنے سے پہلے راستہ میں ساتھیوں میں سے کسی کا چوپایہ گر کر ہاتھ پاؤں مارنے لگا حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ ذبح کرو صحابہؓ مشرکوں کی سلطنت ہونے کی وجہ سے ایک دوسرے کو دیکھنے لگے دوسرے بار حکم دیا کہ ذبح کرو میاں عبدالمجیدؓ نے اونٹ سے فوراً اتر کر ذبح کر دیا صحابہؓ گوشت لیکر شہر میں داخل ہوئے اور ایک جگہ خیمہ لگا کر قیام فرمایا اتفاقاً وہاں ایک چرواہا کھڑا ہوا تھا گائے کا گوشت دیکھ کر بادشاہ کے سامنے جسکا نام جام نندہ تھا اپنی دستار ڈالکر فریاد کی کہ ایک بڑی جماعت شہر کے قریب گائے کو ذبح کر کے اسکا گوشت شہر میں لاکر قیام کی ہے جام نندہ سخت کافر تھا لوٹنے کا حکم دیا جب دریا خاں کو معلوم ہوا تو مانع ہوا اور کہا کہ یہ کام دو قوم سے ہوا ہوگا یا جاہلوں کی قوم سے یا اس قوم سے جو مسلمانوں میں غلبہ رکھتی ہے اور مسلمانوں کی مدد کرتی ہے اور ان میں ایک انسان ہے گویا کہ وہ محمدؐ کی ذات ہے۔ پس حاکم مذکور اپنے تمام لشکر کو تیار کر کے کامل غلبہ کے ساتھ امام الزماں خلیفۃ الرحمانؑ کے سامنے آیا اور کہا کہ یہ نادان کیا کرتے ہیں حضرت مہدیؑ اللہ تعالیٰ کے فرمان سے گھوڑے پر سوار ہو کر کتف مبارک پر تلوار رکھے ہوئے جام نندہ بادشاہ کے سامنے چند قدم آگے تشریف لے گئے یکایک دریا خاں مذکور کی نظر آفتاب جلالت عالمتاب پر پڑی تو گھوڑے سے نیچے گر کر نیم بسمل مرغ کی طرح لوٹ رہا تھا حضرت مہدیؑ نے بھی گھوڑے سے اتر کر تسلی دیکر مرید کیا پس وہ ایمان کے شرف سے مشرف ہو کر اجازت لیکر جام نندہ کے پاس گیا اور کہا

آمدہ خود رفتہ دید کہ جملہ مرکبہا چشمہا بستہ ایستادہ اند باز آمدہ تصدیق کردہ تلقین شدہ بصحبت والا ملازم گشت بعد ازاں بہ نگر ٹھٹھ کہ تختگاہ ملک سندہ است رسیدند و پیش از دخول شہر مذکور در اثناء راہ یک ستور کسی از ہمراہاں افتادہ دست و پا برہم می زد حضرت میراں علیہ السلام فرمودند کہ تکبیر بخشید یاراں بہ سبب مشرکاں با یکدیگری می دیدند بار دیگر حکم شد کہ بسمل کنید میاں عبدالمجیدؓ زود از اشتر فرود آمدہ مذبوح نمودند یاراں گوشت گرفتہ در شہر داخل شدند و جائے خیمہ زدہ نزول فرمودند قضا را درانجا راعی استادہ بود گوشت گاؤ دیدہ پیش بادشاہ کہ جام نندہ نام داشت دستار خود انداختہ فریاد نمود کہ طائفہ کلاں قریب شہر ستوری را ذبح کردہ گوشتش اندرون شہر آوردہ نزول کردہ اند جام نندہ کافر سخت بود حکم تاراج فرمود چوں بدریا خاں معلوم شد مانع گشت و گفت کہ ایں کار راز دو قوم شدہ باشد یا من القوم الجاهلين يا من القوم الذين غلبوا من اهل الاسلام يتعاون المسلمين و فيهم انسان كانه ذات محمدؐ پس حاکم مذکور جمیع لشکر راست کردہ سلطنت کلی پیش امام الزماں خلیفۃ الرحمٰن بیامد و گفت کہ ایں ناداں چہ میکنند آنحضرتؐ بفرمان حق تعالیٰ براسپ سوار شدہ و تیغ برکتف

کہ تو نے ہم سب کو ہلاک کر دیا تھا کیا تو جانتا ہے کہ وہ کونسی ذات ہے بالتحقیق وہ ذات مہدی موعود صاحب الزماںؑ ہے اگر تیرا اعتقاد مہدیؑ کی مہدیت پر نہیں ہے فرزند نبیؐ اور ولی کامل تو ہے پس تو کس طرح ایذا پہنچانا چاہتا ہے پس دریا خاں نے اپنے گھر جا کر ضیافت کا بہت کھانا حضرتؑ کی خدمت میں بھیجا تین روز تک امامؑ نے قبول فرمایا تین روز کے بعد بھی قبول کرنے کی بہت کوشش کی ضیافت قبول نہ ہوئی اور فرمایا کہ رسول اللہؐ کی سنت کے خلاف ہوتا ہے کیونکہ آنحضرتؐ نے تین روز کے بعد کسی کی ضیافت قبول نہیں فرمائی بندہ کس طرح قبول کرسکتا ہے آخر کار جام نندہ مذکور نے حضرت مہدیؑ کی خدمت میں قاضی کو بھیج کر کہلایا کہ حضرت یہاں سے چلے جائیں امامؑ نے فرمایا کہ تیرے بادشاہ کا حکم تیرے لئے ہے جس وقت کے میرے بادشاہ خدائی برتر بزرگ ہے جلال اس کا' اور بے نظیر ہے اسکی ذات' کا حکم مجھ کو ہوتا ہے میں چلے جاؤنگا۔ بندہ کا سفر وحضر (جانا اور رہنا) خدا کے حکم سے خارج نہیں ہے (خدا کے حکم سے ہے) پس قاضی نے کہا اولوالامر کی اطاعت لازم ہے امامؑ نے فرمایا کہ تو اس کو اولوالامر کس طرح کہتا ہے تو قاضی ہے اور تو جانتا ہے کہ اولوالامر کی شرائط کیا ہیں اگر تو اولوالامر کی شرائط اس میں ثابت کرتا ہے تو بندہ چلے جاتا ہے قاضی نے کہا خوندکار فرمائیں۔ فرمایا جام نندہ ظالم ہے یا عادل ؟ کہا ظالم فرمایا شریعت محمدی کی پیروی کرنے والا ہے

مبارک خود نہادہ چند گام پیش اور فتند ناگاہ نظر دریا خاں مذکور بر آفتاب جلالت عالمتاب افتاد فوراً از بالای اسپ خود را بیند اخت و چوں مرغ نیم بسمل می غلطید حضرت میراں علیہ السلام نیز از اسپ فرود آمدہ تسکین فرمودہ مرید ساختند پس او بشرف ایمان مشرف شدہ اذن خواستہ پیش جام نندہ آمدہ گفت کہ ہمہ ہارا ہلاک کردہ بودی ہیچ میدانی کہ آنذات کدام است بالتحقیق آنذات مہدی موعود و صاحب الزماں است اگرچہ ترا عقیدۂ مہدیت میراںؑ نیست فامافرزندنبیؑ و ولی کاملؑ است پس چگونہ ایذا رسانی میخواہی پس دریا خاں بخانۂ خود آمدہ طعام ضیافت بسیار بخدمت حضرتؑ فرستادہ تا سہ روز قبول فرمودند من بعد بسیار سعی بجا آورد اما قبول نشد دفرمودند کہ سنت رسول اللہؐ را خلاف افتد کہ آنحضرتؐ ضیافت کسی بعد از سہ روز قبول نفرمودند بندہ چوں قبول کند آخر الامر جام نندہ مذکور قاضی را بملازمت حضرت میراںؑ فرستادہ گویانید کہ حضرت از ینجا بروید فرمودند حکم پادشاہ تو مرترا است ہرگاہ کہ حکم پادشاہ من ایزد تعالیٰ جل جلالہٗ بلا مثال مرا میشود خواہم رفت اقامت وسفر بندہ خارج از حکم خدا نیست پس قاضی گفت اطاعت اولوالامر لازم است فرمودند اورا چگونہ اولوالامر می گوئی تو قاضی ہستی و

یا خواہشات نفس کی پیروی کرنے والا ہے؟ کہا خواہشات کی پیروی کرنے والا ہے بلکہ کافروں کو کفر کرنے کیلئے قوت دیتا ہے ۔ فرمایا تو اس کو کیونکر اولوالامر کہتا ہے پس قاضی علی نے کہا اگر کوئی شخص اپنی زمین پر رہنے نہ دے تو اس کے ساتھ کوئی حجت اور حکم کام نہیں دیتا ہے۔ امامؑ نے فرمایا کہ سندھ کیلئے سندھ کا بادشاہ ہے اور گجرات کیلئے گجرات کا بادشاہ ہے اور اسی طرح ہر ایک زمین کیلئے ایک بادشاہ ہے پس تم تھوڑی زمین ایسی بتاؤ کہ وہ زمین خدا کی ہے تا کہ اس زمین پر خدا کے بندے خدا کی بندگی میں مشغول رہیں اس کے بعد قاضی نے کہا کہ آپ کسی کی دستار لینا چاہتے ہوتو حضرت مہدیؑ نے قاضی کی دستار لیکر اپنے گھٹنے پر رکھ کر فرمایا اے قاضی دستار لینا اس کو کہتے ہیں اس طرح ہم نے کس کی دستار لی۔ اور نیز فرمایا کہ تیرے بادشاہ کو کہدے کہ تو اپنے تمام لشکر اور شوکت کیساتھ آ انشاء اللہ تعالیٰ بندہ ایک خدا کی مدد سے تجھ پر غالب ہے اور اللہ تعالیٰ نے یہ شہر مجھ کو دیا ہے۔

پس جام نندہ شہر میں حکم دیا کہ ان لوگوں کو اناج اور ضروری اشیا نہ دیں صحابہؓ نے حکومت کی مخالفت کو حضرتؑ کے حضور میں عرض کیا کہ کوئی شخص ہم کو سودا نہیں دیتا ہے امامؑ نے حکم فرمایا کہ ایک دوکان کو توڑ و اور اس دوکان کا سامان لاؤ صحابہؓ نے ایسا ہی کیا اس کے بعد امامؑ نے میاں طیبؓ اور میاں مسکینؓ کو جام

میدانی کہ اشراط اولوالامر چہ چیز است اگر شرائط اولو الامر ازاں ثابت کنی تا بندہ برود او گفت خوندکار فرمایند فرمودند جام نندہ ظالم است یا عادل گفت ظالم است فرمودند تابع شریعت مصطفٰی است یا تابع ہوای خویش گفت تابع ہوا است بلکہ کافراں را بکفر درزی شان تقویت می دہد فرمودند اور اچگونہ اولوالامر میگوئید پس قاضی علی گفت اگر کسی درزمین خود ماندن ندہد باد ہیچ حجت وحکمی نیست فرمودند سندھ را بادشاہ سندہ است و گجرات را بادشاہ گجرات است وہمیں امثال ہر اقلیمی را ملکیست پس اندک زمین بنمائید کہ این زمین خداست پس بدانجا بندگان خدا بحق مشغول باشند بعدہٗ قاضی گفت کہ دستار کسی گرفتن میخواہید حضرت میراںؑ دستار قاضی گرفتہ بزانوی خویش نہادہ فرمودند اے قاضی دستار گرفتن ایں نوع باشد ہمچنیں دستار از کجا گرفتیم و نیز فرمودند بادشاہ ترا بگو کہ با ہمہ لشکر وشوکت تو بیا انشاء اللہ بندہ بیک خدا برتو غالب است وایں شہر مرا حق تعالٰی دادہ است پس جام نندہ در شہر حکم کرد کہ ایشا نرا غلہ و اشیاء مایحتاج ندہند یاراں بملازمت حضرتؑ تخالف سلطنت عرض رسانیدند کہ ہیچکس سودا بمانمی دہد حکم فرمودند کہ یک دوکاں بشکنید و ہمہ متاع آں بیارید یاراں

نندہ (بادشاہ) کے پاس بھیج کر کہلایا کہ ہم شرع محمدی سے باہر نہیں ہیں ہم نے تمام اشیاء کا وزن کر کے خرچ کیا ہے ان کی قیمت اس دوکان کا بقال نہیں لیتا ہے تم حاکم ہو لے لو حاکم کے روبرو اُن اشیاء کی قیمت رکھ کر واپس ہوئے اور امامؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے پس جام نندہ نے اپنے غلام عیار یا دلشاد کو حضرت کے پاس بھیج کر کہلایا کہ فلاں باغ بہت کشادہ ہے اور اس میں بڑا حوض ہے وہاں تشریف لیجائیں تا کہ بندہ آپ سے ملاقات کرے۔ امامؑ نے فرمایا بہتر ہے پس اس باغ میں تشریف لیگئے اور کشتی میں سوار ہوئے جام نندہ نے در پردہ ملاحوں کو حکم دیا تھا کہ امامؑ کو ڈبو دیں۔ ڈبانیکی بہت کچھ کوشش کی لیکن ڈبا نہ سکے جب ندی کے پار ہو گئے تو محل میں جا کر بیٹھ گئے اور امامؑ نے حکم دیا کہ اس باغ کو توڑو چنانچہ چند بڑے جھاڑوں کو کاٹ دئے اور پھر اپنے مقام میں جا کر ٹھیر گئے۔ اور امامؑ نے فرمایا کہ خندق کھودو اور خاردار باڑ نصب کرو۔ اسی زمانہ میں ملک گوہرؓ کہ سلطان بنگالہ کا توشکخانہ ان کے حوالہ تھا جس وقت کہ وہ مکہ معظّمہ کے حج کی نیت سے روانہ ہوئے تو ڈھائی سیر اکسیر اعظم اپنے ساتھ رکھے تھے جب ان کا راستہ میں حضرت مہدیؑ کی تشریف آوری کی خبر ملی تو حضرتؑ کی خدمت میں جا کر تربیت ہوئے اور آپؑ کی کیمیا خاصیت صحبت میں رہے حاصل کلام اس وقت ملک گوہرؓ نے عرض کیا کہ اگر خوندکار کی اجازت ہو تو میں چھ مہینے کے عرصہ میں بارہ ہزار سوار سامان اور ہتھیار کے ساتھ تیار کر دوں گا۔ امامؑ نے فرمایا کہاں

ہمچناں کردند بعدهٔ حضرتؑ میاں طیب و میاں مسکین رانزد جام
نندہ فرستادہ گویانید کہ ما از شرع محمدی خارج نیم ہمہ راوزن
کردہ صرف میکنیم و نقدش بقال آں دوکاں نمی گیرد و شما حاکم
ہستید بگیرید پیش او زر قیمت آں بداشتند و باز گشتہ بملازمت
حضرتؑ حاضر شدند پس جام نندہ یکی غلام مسمی عیار یا دلشاد بود
پیش حضرتؑ فرستادہ گویانید کہ فلاں باغیست جای با مسافت و
حوض کلاں است اقدام سعادت در آنجا برند تا بندہ ملاقات
کند فرمودند خوبست پس دراں باغ در آمدند و در کشتی سوار شدند
ملاحان را حکم جام نندہ در پردہ بود کہ حضرتؑ را غرق کنید ہر چند
خواستند کہ غرق کنند لیکن نتوانستند چوں جوی پار شدند درون
کوشک آمدہ بہ نشستند و حکم کردند کہ ایں باغ را بشکنید چنانچہ
چند درختہائے کلاں را بریدند پس باز آمدہ بوثاق خویش قرار
گرفتند و فرمودند کہ خندق بکاوید و باڑ خارناک ثبت کنید
ہمدراں زماں ملک گوہر کہ جامدار خانۂ سلطان بنگالہ بحوالۂ
ایشاں بود ہر گاہکہ بہ نیت حج کعبہ رواں شدند مقدار دو نیم ثار
اکسیر اعظم با خود گرفتہ بودند چوں درمیان راہ خبر سعادت اثر
ظہور حضرت میراں علیہ السلام رسید بملازمت حضرت آمدہ
تلقین شدہ بصحبت کیمیا خاصیت حاضر بودند فی الجملہ درینوقت

سے تیار کروگے۔ کہا بندہ کے پاس اکسیر ہے۔ فرمایا
کیسی اکسیر ہے لاؤ جب امامؑ نے اکسیر کو ملاحظہ فرمایا تو
فرمایا کہ اس شخص کو مارو اور دائرہ کی حد سے باہر کردو
کیونکہ بت لیا ہوا بندہ کے پاس رہتا ہے پس ملک گوہرؓ
کو دائرہ کے باہر کردیئے۔ ملک دائرہ کے باہر ہوکر تین
رات دن آہ وزاری کرتے ہوئے جنگل میں پڑے رہے۔ میاں
ابو محمدؓ نے ان کے اس حال میں کہا نماز کا وقت ہے ادا کرنا چاہئے
ملک گوہرؓ نے کہا خداوند نماز کی درگاہ سے مردود ہوگیا ہوں کسکی
نماز پڑھوں پس میاں ابو محمدؓ نے امامؑ کے حضور میں یہ ماجرا عرض
کیا تو فرمایا اگر آنا چاہتا ہے تو اکسیر کو باولی میں ڈالکر آئے اسی
وقت میاں سید سلام اللہؓ نے اکسیر کو باؤلی میں ڈالدیا مگر جو کے
دانہ برابر اکسیر باؤلی کے پتھر پر جو پڑی تھی میاں مذکور نے اسکو
اٹھا کر حضرتؑ کی اطلاع کے بغیر حضرتؑ کا پانی کا لوٹا گرم کرکے
اس پر ڈالا تانبے کا لوٹا زر سرخ ہوگیا حضرتؑ کے حضور میں لیجا
کر عرض کیا میرانجی اکسیر ایسی تھی امامؑ نے فرمایا مجھے معلوم تھا کہ
اکسیر خالص ہے لیکن ملک گوہرؓ کی خدا طلبی کے امتحان کے لئے
باؤلی میں ڈالی گئی اس کے بعد لوٹے کو پیچ کر سویت کردئے پس
صحابہؓ سودا خرید نے کیلئے بازار گئے تھے جب امامؑ نے عصر کی نماز
کیلئے باہر تشریف لاکر دیکھا کہ تھوڑے اصحاب موجود ہیں تو فرمایا
اے میانسید سلام اللہؓ تھوڑی اکسیر تھی اس کے واسطے سے بندہ
خدا کی نظر اور بندہ کی صحبت اور نماز اور بیان قرآن سے صحابہؓ باز
رہے اگر وہ سب اکسیر رہتی تو ان کا احوال کیا ہوتا اس کے بعد شیخ

عرضکردند اگر رضائے خوندکار باشد در عرصہ ششماہ دوازدہ ہزار سوار باساز وسلاح مستعد خواہم کرد فرمودند از کجا خواہید کرد گفتند نزد بندہ اکسیر است فرمودند بیارید چگونہ است چوں ملاحظہ کردند فرمودند ایں را بزنید واز حد دائرہ بیروں کنید کہ بت گرفتہ نزد ما ماندہ است پس ملک مذکور را بیرون کردند ملک از دائرہ بیروں شدہ بحالت تضرع وزاری پیوستہ سہ شبانروز در صحرا افتادہ ماندند میاں ابومحمدؓ در آں حال گفتند کہ وقت نماز است ادا باید کرد گفتند کہ از درگاہ خداوند نماز مردود گشتہ ام بہ کہ نماز گزارم پس میاں ابومحمدؓ پیش حضرت ماجرا عرض کردند فرمودند اگر آمدن می خواہد آں را در چاہ انداختہ بیاید در حال میانسید سلام اللہؓ آنرا درچاہ انداختند پس مقدار دانۂ جو برسنگ چاہ افتادہ بود میانمذکور برائے آزمائش آنرا برداشتہ بیدانش حضرت آفتابہء خاصہ گرم کردہ براں ریختند آدند مس زر سرخ شد پیش حضرتؑ آوردہ عرضکردند کہ میرانجی چنیں چیز بود فرمودند من دانستہ بودم کہ اکسیر خالص است فاما بہ سبب ابتلا انداختہ شد بعدۂ آنرا فروختہ سویت کردند پس برادراں برائے خریدی رفتہ بودند چوں حضرتؑ برائے نماز عصر آمدہ دیدند کہ اندک کساں ماندہ اند فرمودند ای میاں سید سلام اللہؓ اندکی بود

صدرؓالدین امامؑ کی ملاقات کے لئے آئے واقعہ یہ ہے کہ ایک روز استاد شریعت شیخ صدرالدؒین مدرسہ علوم میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک مرد شیخ کے سامنے آکر کہا کہ مہدی موعودؑ آیا ہے کچھ تو خبر رکھتا ہے جا تصدیق کرو گرنہ کافر رہیگا شیخ کا ہاتھ پکڑ کر روانہ ہوا اور یکا یک مرد مذکور غائب ہوگیا شیخ نے اپنے دل میں خیال کیا ایسا نہ ہو کہ نفسانی وسوسہ دل میں پیدا ہوا ہو یا شیطانی فکر پہنچی ہو یکا یک درختوں اور ہر طرف سے آواز شروع ہوئی کہ یہ مہدی موعودؑ ہے۔ یہ رحمٰن کا خلیفہ پس اس آواز پر حضرت مہدیؑ کی خدمت میں جا کر تربیت ہوئے اس کے بعد ایک متعلم نے اپنے لڑکے کو لیا ہوا حضرتؑ کے حضور میں آکر عرض کیا کہ ہمارے لڑکے حق میں دعا کیجئے۔ امامؑ نے فرمایا شیخ صدرالدین دیکھو تعلیم پایا ہوا کیا کہتا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کا حکم ہو تو ہم ان سے جزیہ لیں اور اپنی شمشیر اوپر اٹھا کر فرمایا کہ اب (کلمہ گویوں کے ساتھ) یہ باقی رہ گیا ہے لیکن بندہ اس پر (جہاد اصغر پر) مامور نہیں ہے (جہاد اکبر پر مامور ہے) شہر ٹھٹھ میں چوریاسی تن اللہ کا دیدار رکھنے والے حق سے ملے (وفات پائے) ان سب کو حضرتؑ نے اللہ تعالیٰ کی رضا سے موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کے مقام کی بشارت فرمائی اور پھر فرمایا کہ جب بندہ ان کو قبر میں رکھتا ہے تو ان کی پیٹھ کو کچھ مٹی لگنے پاتی ہے یا نہیں قبضہ قدرت سے اٹھالئے جاتے ہیں پھر فرمایا جو ہمارے ہیں مٹی میں (قبر میں) پڑے رہنے کے لئے نہیں آئے ہیں بلکہ جو ہمارے ہیں آخرت کے طالب نہوں گے (خدا کے طالب ہوں گے) اس کے بعد حضرت مہدیؑ نے

ازاں واسطہ از نظر بندۂ خدا و از صحبت بندہ و از نماز و از بیان قرآن باز ماندند اگر آنہمہ اکسیر بودی پس احوال شاں چہ شدی بعدۂ شیخ صدرالدین برائے ملاقات آمدند روزے استادِ شریعت در مدرسہ علوم نشستہ بودند کہ مروی پیش شیخ بیامد و گفت کہ مہدی موعودؑ آمدہ است چیزی خبرداری برو تصدیق کن وگرنہ کافر مانی دست شیخ گرفتہ رواں شدند ناگاہ مرد مذکور غائب شد شیخ در ضمیر خود بیاوردند کہ مبادا تسویل مخاطرہ شدہ باشد یا تشویش آسیب رسیدہ ناگاہ از درختاں و از ہر جانب آواز شروع شد ہذا مہدی موعود ہذا خلیفۃ الرحمٰن پس بداں آواز بملازمت حضرت میراں علیہ السلام آمدہ تلقین شدند و در صحبت آنحضرتؑ تا آخر حیات مصر ماندند بعدۂ یکی متعلمی با پسر خود پیش حضرت آمدہ التماس کرد کہ بحق پس ما دُعا کنید فرمودند شیخ صدرالدین بہ بینید خواندہ چہ میگوئید اگرچہ اذن خدائے تعالیٰ باشد تا از ایشاں جزیہ بستانیم و شمشیر خود بالا کردہ فرمودند حالا ایں ماندہ است اما بہ آن بندہ مامور نیست در ٹھٹھ ہشتاد وچہار تن واصل باللہ بحق پیوستند ہمہ را حضرتؑ بشارت برضای حق تعالیٰ بمقام موسیٰؑ و عیسیٰؑ فرمودند و باز فرمودند چوں بندہ ایشاں را در لحد نہد از قبضہ قدرت برداشتہ شوند کہ پشت را

بندگیمیاں سید خوندمیرؓ بندگیمیاں نعمتؓ میاں عبدالمجیدؓ میاں شیخ محمد کبیرؓ اور میاں یوسفؓ کو اپنے اپنے گھر والوں کو لانے کیلئے گجرات روانہ فرمایا۔ میاں لاڑ شاہؓ نے عرض کیا کہ میاں نعمتؓ کا قبیلہ بہت ہے واپس آنے نہیں دیں گے فرمایا کہ میاں نعمتؓ مرد ربانی ہیں ہرگز نہیں رہیں گے ۔ بندگیمیاں نعمتؓ نے عرض کیا کہ بندہ اپنی عورت کا اختیار اس کے ہاتھ میں دیکر آیا ہے بندہ کو اپنی خدمت سے دور نہ کریں۔ فرمایا جاؤ۔ آنیوالوں کو لاؤ بندگیمیاں سید خوندمیرؓ نے عرض کیا میرانجی بندہ کیلئے عورت بچے نہیں ہیں کس لئے بھیجتے ہیں فرمایا جاؤ اس میں کچھ خدائے تعالیٰ کا مقصود ہے پس میاں سید سلام اللہ نے میرانسید محمودؓ کو خط لکھ کر شاہ خوندمیرؓ کے ہاتھ میں دیا تھا حضرت مہدیؑ نے تشریف لاکر فرمایا کہ کیا لکھے ہو پڑھو۔ جب پڑھنے لگے کہ ’’وہاں کیا بیٹھے ہو بیگانے آکر بہرہ ولایت لیجارہے ہیں تمہارے لئے اس ذات اور محمدؐ کی ولایت کے بہرہ سے دور رہنا جائز نہیں ہے۔ شہر ٹھٹھ میں چوریاسی اشخاص وفات پائے ان سب کے حق میں امامؑ نے اولوالعزم پیغمبروں کے مقام کی بشارت فرمائی ہے اور نیز فرمایا کہ اللہ تعالیٰ عام دستر خوان کھول دیا ہے اور اپنی رحمت کی نظر سے دیکھ رہا ہے جو شخص مرتا ہے مرنے والے کی کیا ہی نیک بختی ہے‘‘ اس خط کو سنکر امامؑ نے فرمایا کہ اس خط کو پھاڑ دو اور دوسرا خط ایسا لکھو کہ ’’سید محمد چاپانیر میں ہے اور میرانسید محمودؓ ٹھٹھ میں ہیں تین بار فرمایا‘‘ میاں سلام اللہؓ نے عرض کیا میرانجی ہمارے خوندکار میراں ہیں۔ فرمایا بندہ میراں ہے تو میراں سید محمودؓ اول میراں ہیں جب صحابہؓ

خاک چیزے میرسد یانمی رسد باز فرمودند از آں مادر خاک افتادہ ماندن نیامدہ اند بلکہ از آں ما طالبان عقبیٰ نباشند بعد ازاں حضرت میراں علیہ السلام بندگی میاں سید خوندمیرؓ را و بندگی میاں نعمتؓ را و میاں عبدالمجیدؓ و میاں شیخ محمد کبیرؓ و میاں یوسف را برای آوردن عیال ہائے ایشاں بہ گجرات فرستادند میاں لاڑ شہؓ عرض کردند' قبیلہ میاں نعمتؓ بسیار است باز آمدن نہ دہند فرمودند میاں نعمتؓ مرد ربانی اند ہرگز نمائند بندگی میاں نعمتؓ عرض کردند کہ بندہ اختیار زن بدست زن دادہ آمدہ است بندہ را از ملازمت خود دور نسازند فرمودند بروید آیندگان رابیارید بندگیمیاں سید خوندمیرؓ عرض کردند میرانجی بندہ را عیال نیست برای چہ میفرستند فرمودند بروید چیزے دراں مقصود خدائے تعالیٰ است پس میاں سید سلام اللہؓ بدست ایشاں بمیرانسید محمودؓ نامہ نوشتہ دادہ بودند حضرت میراں علیہ السلام تشریف آوردہ فرمودند چہ نبشتہ اید بخوانید چوں خواندند کہ آنجا چہ نشستہ ماندہ اید بیگانہ گاں آمدہ بہرہَ ولایت می برند شمارا ازیں ذات و از بہرہ ولایت محمدی دور ماندن جائز نیست درٹھٹھ ہشتاد و چہار کس برحمت حق پیوستند در حق ہر ہمہ مقام اولوالعزم فرمودند و نیز فرمودند کہ خدائے تعالیٰ

گجرات پہنچے چند روز کا عرصہ ہو چکا ان کے جانے کے بعد امامؑ نے جمعہ کے روز پاکدامن خاتونانِ جنت عورتوں کے مجمع میں وعظ فرمایا کہ جو کوئی اللہ کی دی ہوئی چیز سے نہیں لیتا ہے اگر چہ وہ طلب کرتا ہے نہیں پاتا۔ امامؑ نے جب یہ بات فرمائی تو یکا یک بی بی بونجیؓ نے کھڑی ہو کر عرض کیں کہ میں اپنی ذات کو خوندکار کے حضور میں خدا کیلئے گذرانتی ہوں۔ یہ بھی بنمانی قوم سے تھیں ان کے شوہر اول ملک نجن وفات پا چکے تھے امامؑ نے فرمایا بہتر ہے پھر عرض کیں حضرت مہدیؑ سے اپنے نان ونفقہ کا حق طلب نہیں کرونگی اس کی کوئی حاجت نہیں مگر اس بات کی تمنا رکھتی ہوں کہ محشر کے دن خوندکار کی زوجیت میں اٹھائی جاؤں حضرت مہدیؑ نے میاں لاڑؓ اور قاضی حبیب اللہؓ کو طلب کر کے فرمایا تم گواہ رہو کہ بی بی بونؓ اپنی ذات کو خدا کیلئے بندہ کے حوالے کی ہیں بی بیؓ نے بھی گواہوں کے روبرو اس بات کا اقرار کیا دونو اصحابؓ گواہ ہو کر واپس ہوئے جب اصحاب مذکور ایک عرصہ کے بعد گجرات سے روانہ ہوئے تو بوقت روانگی سلطان محمود بیگڑہ کی دونوں بہنیں راجے سوو راجے مرادی جو حضرت مہدیؑ سے تربیت ہو چکی تھیں سلطان محمود ان کو قید کرنے کی وجہ سے حضرتؑ کے ہمراہ نہ جاسکیں پس راجے سون نے بندگی میاں سید خوندمیرؓ کے ذریعہ اور راجے مرادی نے بندگی میاں نعمتؓ کے ذریعہ زر نقد لباس ہتیار گھوڑے اور اونٹ حضرت مہدیؑ کی خدمت میں روانہ کی تھیں راستہ میں میراں سید محمودؓ نے بھی شاہ خوندمیرؓ اور شاہ نعمتؓ سے ملاقات کی آنخضرتؐ کی ملاقات کا سبب یہ تھا کہ رات میں میراں سید محمودؓ او

خوانِ عمیم کشادہ است و بنظر رحمت خود نگریستہ ہر کہ بمیر دز ہی سعادت میرندگان بعد شنیدن نامہ فرمودند کہ بدر ید و چنیں دیگر نامہ بنویسید کہ سید محمد در چاپانیر است میرانسید محمود در ٹھٹھ ہستند سہ کرت مکرر کردہ فرمودند میانسید سلام اللہؓ عرض کردند کہ میرانجی خوندکار ما میراں اند فرمودند بندہ میراں تا میرانسید محمود اول میراں اند چوں ایشاں بہ گجرات رسیدند درنگ چند روز شد بعد رفتن ایشاں آنحضرتؑ روزِ جمعہ در مجمع زناں پاکدامناں خاتونانِ جنت در وعظ فرمودند ہر کہ از دادۂ الٰہی نگیرد واگر چہ طلب نماید نیابد چوں ایں سخن فرمودند یکا یک بی بی بونجی ایستادہ شدہ عرض کردند کہ من ذات خود را بحضرت خوندکار برای خدا گذرانم ایشاں نیز از قوم بنمانی بودند شوہر اول ایشام نام ملک بخن بود فرمودند خوبست باز عرضکردند از حضرت میرانؓ درحق خودنان ونفقہ طلب نخواہم کرد ازاں ہیچ حاجت نیست الا آنکہ امیدوارم در روز جزا در تزویج خوندکار مبعوث خواہم شد حضرت میرانؓ میاں لاڑؓ و قاضی حبیب اللہ را طلب کردہ فرمودند شما گواہ باشید کی بی بی بون بندہ را برای خدا خود را سپردہ اند بی بی نیز اقرار کردند کہ ہر دو کس گواہ شدہ باز گشتند چوں یاراں مذکور بعد مدت از گجرات رواں شدند راجی

ربی بی کدبانوؓ دونوں آرام فرما رہے تھے کہ حضرت رسالتؐ پناہ اور حضرت مہدیؑ دونو خاتمین علیہما السلام نے میراں سید محمودؓ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ اٹھو یہ تمہاری جگہ نہیں ہے جب بیدار ہوئے تو خود کو گھر کے دروازہ پر کھڑے ہوئے پایا اور رتنی بائی دائی کو کہا کہ ہماری شمشیر اور قرآن لا دو انکو لیکر دروازہ کی دہلیز پر بیٹھ گئے اور بی بی کو کہلا بھیجا کہ تم اپنے باپ کے گھر جاؤ بندہ حضرت مہدیؑ کی خدمت میں جاتا ہے تو بی بیؓ نے عرض کیں کہ یہ عاجزہ بھی حضرت مہدیؑ کے دیدار کی طالب ہے اپنے ساتھ لے چلو فرمایا کہ میرے پاس سواری کا خرچ نہیں ہے۔ بی بیؓ نے کہا کہ میں پاؤں کو چندیاں باندھ کر چلوں گی۔ پس حضرتؓ گھوڑوں اونٹوں وغیرہ اشیاء کو بیچ کر قرض کا تقاضا کرنے والوں کو دیئے قرض اور نوکروں کی تنخواہ سے سبکدوش ہو کر بی بیؓ کی سواری کے لئے ایک ڈولی لیکر روانہ ہوئے اور پانچ یا چھ منزل پر حضرت مہدیؑ کے صحابہؓ سے ملے بیان کرتے ہیں کہ اول بندگی میاں نعمتؓ نازل ہوئے پھر میرانسید محمودؓ آئے اور پھر میاں سید خوندمیرؓ آئے کسی نے شاہ خوندمیرؓ سے کہا کہ میرانسید محمودؓ نے فلاں جگہ قیام فرمایا ہے تو اسی جگہ پر گئے لیکن بندگی میاں سید خوندمیرؓ کے آنے سے پہلے میراں سید محمودؓ نے بندگیمیاں نعمتؓ کو کہلا بھیجا تھا کہ خدائتعالیٰ نے حضرت مہدیؑ کے لئے تمہارے ہاتھ سے کوئی چیز بھیجا ہے اس میں سے راستہ کے خرچ کیلئے بندہ کو روانہ کرو کیونکہ آپ اُن روپیوں میں سے اپنے ساتھیوں کو کھلاتے ہو۔ بیان کرتے ہیں بندگیمیاں شاہ نعمتؓ کے ہمراہ چالیس اشخاص تھے اور بعض کہتے

سوں و راجے مراوی ہر دو خواہران محمود بیگڑہ تربیت از ذات حضرت میرانؑ شدہ بواسطہ حبس سلطان محمود ہمراہ حضرت رفتن نتوانستہ بودند پس راجی سوں بدست بندگیمیاں سید خوند میرؓ و راجی مرادی بدست بندگیمیاں نعمتؓ زر نقد وجا مہاو سلامہا واسپاں وشتراں بحضرت میرانؑ فرستادہ بودند درمیان راہ میراں سید محمودؓ نیز ملاقات کردند سبب ملاقات آنحضرتؓ آں بود کہ بشی میراں سید محمودؓ بی بی کد بانو رضی اللہ عنہا خفتہ بودند کہ حضرت رسالت پناہؐ وحضرت میرانؑ ہر دو خاتمینؑ تشریف آوردہ دست گرفتہ فرمودند بر خیزید ایں جاے شما نیست چوں بیدار شدند خود را بر درخانہ استادہ یافتند دایہ نام رتنی بائی را گفتند کہ مصحف وشمشیر ما بدہید آنرا گرفتہ بر دہلیز بہ نشستند و بی بیؓ را گویانید کہ شما بخانہ پدر خود بروید بندہ بملازمت حضرت میرانؑ میرود بی بیؓ عرض کردند کہ ایں عاجزہ نیز طالب دیدار حضرت میرانؑ است ہمراہ خود بہ برند فرمودند کہ زادِ راحلہ ندارم گفتند پائی را لتہ بستہ خواہم آمد پس تقاضائے دامداراں کہ بود اسپاں وشتراں وغیرہ فروختہ دادہ از قرض واز تنخواں نوکراں آزاد شدہ برائے سواری بی بیؓ یک بہل داشتہ رواں شدند در پنج یا شش منزل بہ یاران حضرتؑ

ہیں کہ ساٹھ اشخاص تارک دنیا طالب خدا ہوکر حضرتؑ کے ہمراہ ہوگئے تھے جواب دیا کہ بندہ سے امانت میں خیانت نہوگی۔ میراں سید محمودؓ بہت رنجیدہ تھے اس کے بعد بندگیمیاں سید خوندمیرؓ آئے اور کہلایا کہ بندہ دروازے پر کھڑا ہے خدمت میں پہنچاؤ جواباً فرمایا کہ بندہ کو معاف کرو جس مقام پر میاں نعمتؓ ٹھیرے ہیں وہیں ٹھیرو۔ میراں سید محمودؓ کے آدمیوں سے شاہ خوندمیرؓ کو معلوم ہوا کہ حضرتؓ بندگیمیاں نعمتؓ سے رنجیدہ ہوئے ہیں اس کے بعد شاہ خوندمیرؓ نے بلند آواز سے کہا کہ کوئی چیز خدائے تعالیٰ بھیجا ہے اور نیز عصر کی نماز کا وقت قریب ہے سرفراز فرمائیں اس کے بعد باہر آئے اور ایک دوسرے سے بغلگیر ہوکر ملاقات کئے اور جو سامان جانوروں پر تھا اتارے پس شام کی نماز کے بعد شاہ خوندمیرؓ نے سامان مذکور میراں سید محمودؓ کے سامنے رکھا اور کہا کیا ہی اللہ تعالیٰ کا فضل اس قاصر پر ہوا کہ میں یہ سامان گجرات سے فرح کو کب لیجا تا اس مال ومتاع اور ان طالبان خدا کا وارث اسی جگہ پایا اس کے بعد میراں سید محمودؓ نے فرمایا کہ اس سامان کو اٹھانے کیلئے حکم دو جس طرح خرچ کرتے آئے ہو اسی طرح خرچ کرتے ہوئے چلو پھر شاہ خوندمیرؓ نے کہا کہ خوندکار اس سامان کو خرچ کرکے شاہ زماں (حضرت مہدیؑ) کی خدمت میں پہنچیں اگر یہ سامان ختم ہوجائے تو بندہ حاضر ہے بندہ کو فروخت کرکے حضرت مہدیؑ کی خدمت میں جائیں نہایت عمدگی سے خدمت کی حدادا کرکے حضرت مہدیؑ کی خدمت میں پہنچے میراں سید محمودؓ نے فرح پہنچنے سے پہلے میاں شیخ محمد کبیرؓ کو خوشخبری سنانے

ملاقی شدند می آرند کہ اول بندگی میاں نعمتؓ نازل بودند بعدہٗ میراں سید محمودؓ مُنزول گشتند بعدہ بندگیمیاں سید خوند میرؓ آمدند کسی گفت کہ میراں سید محمودؓ درفلاں جانزول فرمودہ اند ہماں جانب انتقال فرمودند لیکن پیش از آمدن بندگی میاں سید خوند میرؓ میراں سید محمودؓ بندگی میاں نعمتؓ را گویا نیدہ بودند کہ خدائے تعالیٰ از دست شما بحضرت میراں علیہ السلام چیزے رسانیدہ است دراں چیزی بندہ را برائے خرچ راہ بفریسید زیرا کہ شمادراں مبلغ ہمراہا خویش را می خورانید آوردہ اند کہ بابندگی میاں نعمتؓ چہل کس واز بعضے شصت تارک دنیا طالب حق شدہ بملازمت عالیجاہ ہمراہ بودند جوابدادند کہ از بندہ امانت راخیانت نباشد بداں سخن میراں سید محمودؓ دلگیر شدہ بودند پس ازاں بندگی میاں سید خوند میرؓ آمدند و گویانیدند کہ بندہ بردر ایستادہ است بخدمت رسانید جواب فرمودند بندہ را معذور دارید برآں مقام کہ میاں نعمتؓ ماندہ اند ہمانجا بمانید از مردم میرانؑ معلوم شد کہ از بندگیمیاں نعمتؓ دلگیر شدہ اند بعدازاں بآواز بلند گفتند کہ چیزی خدائے تعالیٰ رسانیدہ است و نیز وقت عصر عنقریب است سرفراز فرمایند بعدازاں بیروں آمدند و یکدیگر را کنار گرفتہ ملاقی شدند بعدہٗ بارمر کبہا فرود آوردند

کیلئے حضرت مہدیؑ کے حضور میں روانہ کیا جب میراں سید محمودؓ کے آنے کی خبر حضرت کو پہنچی تو وہ دن بی بی بونجیؓ کی باری کا تھا حضرت مہدیؑ کو بہت مسرور دیکھ کر بی بیؓ نے پوچھا کہ میرانؑ کو فرزند کے آنے سے خوشحالی ہوتی ہے امامؑ نے فرمایا ہاں بیٹا بیٹا ہوکر آتا ہے کیوں خوشحالی نہ ہو ملاقات کے بعد حضرت مہدیؑ نے یہ بیت پڑھی

دوست کی خاطر تمام عالم سے منقطع ہوجانا چاہئے
ہاں دوست کی خاطر دو عالم سے منقطع ہوسکتے ہیں

اس کے بعد میرانسید محمودؓ نے عرض کیا میرانجی اگر چہ میانسید خوند میرؓ راستہ میں ملاقات نہ کرتے اور ہمراہ نہوتے تو بندہ راستہ میں ہلاک ہوجاتا اور میاں نعمتؓ نے بندہ سے ایسی بے مروتی کی امامؑ نے فرمایا تعجب کی بات کیا ہے تم اور میاں سید خوند میرؓ برادر حقیقی ہو اور میاں نعمتؓ نے ان اشخاص کو جو اللہ کی رحمت کے لائق تھے لایا ہے اور بھیا کے ساتھ ایسا کئے عوام کی رسم جو کہتے ہیں کیا اس کے آباء کی میراث ہے نہیں جانے' بندگی میاں نعمتؓ اس وجہ سے رنجیدہ ہوکر جنگل کی مسجد میں چلے گئے حضرتؑ تشریف لیجا کر میاں نعمتؓ کا ہاتھ پکڑ کا لائے اس موقع پر یہ بات فرمائی۔ توں مجھ لوڑنلوڑ ہوں تجھ لوڑنہار۔ حاصل کلام حضرت کے صحابہؓ کا قصہ انتہا کو پہنچایا گیا لیکن جب نگرٹھٹھ سے نکلے اس وقت امامؑ نے فرمایا کہ سندھی ناپسندی دریا خاں اپنے لشکر کو لیا ہوا امامؑ کے ہمراہ ہوگیا تو فرمایا اے دریا خاں واپس ہوجاؤ۔ کہا کہ میں قندھار کی سرحد تک آؤنگا کیوں کہ راستہ ویران ہے۔ نومیل ساتھ آیا اس کے

پس از ادائی نماز شام امتعہ مذکور کہ بود پیش میراںؑ بداشتند و گفتند کہ زہی فضل ایزد تعالیٰ بریں قاصر کہ از گجرات بمقام فرح کی توانم برووارث ایں متاع و وارث ایں طالباں را ہمیں جایافتیم بعدہ میراںؑ فرمودند کہ ایں را برداشتن حکم کنید چنانچہ خرچ کردہ می آئید ہمچناں خرچ کناں بروید باز گفتند کہ خوندکار ایں را خرچ کردہ بملازمت شاہ زماں برسید اگر ایں بخاتمت انجامد بندہ حاضر است بندہ را فروختہ خرچ کردہ بحضرت میراںؑ موصول شوند نہایت بہ بلاغت حد خدمت نمودہ پیش حضرتؑ آمدند میرانسید محمود پیشتر میاں شیخ محمد کبیرؒ را برای مژدہ رسانی پیش حضرت فرستادہ بودند چوں خبر مقام رسید آں روز نوبت بی بی بونجیؓ بود حضرت میراں علیہ السلام را غایت مسرور دیدہ پرسیدند کہ میراںؑ را خوش حالی از آمدن فرزند باشد فرمودند آرے پوت پوت شدہ می آید چرا خوشحالی نباشد بعداز ملاقات حضرتؑ ایں بیت خواندند۔

بیت

باید شکست از ہمہ عالم برائے یار
آرے برائے یار دو عالم تواں شکست

بعد امامؑ نے کوشش کر کے واپس کیا چار منزل کے بعد میاں ولیؓ پیچھے رہ گئے تھے اس شہر کا دیسمکھ ان کو طلب کر کے پوچھا کہ یہ بڑا لشکر کس کا ہے اور کہاں جاتا ہے میاں ولیؓ نے کہا فقرا کی جماعت ہے اس کا حاکم مہدی موعودؑ ہے کہا تو جھوٹ کہتا ہے کیوں کہ اتنے قوی ہیکل توانا ہاتھی بے سامان فقیروں کے پاس کیسے رہتے پس میاں ولیؓ نے دیسمکھ کی باتیں حضرت مہدیؑ کے حضور میں عرض کیں امامؑ نے فرمایا ہاں ایسا ہی ہے چنانچہ حضرت رسولؐ کے لئے پانچ ہزار ملائک نشان والے ملازم تھے اسی طرح بندہ کے پاس ملازم ہیں جب آگے بڑھے راستہ میں تاجروں کی جماعت سے چند اشخاص ڈرے ہوئے حیران اور چہرہ کا رنگ اڑا ہوا آگے پیچھے دیکھتے ہوئے دوڑتے آرہے تھے جب انھوں نے حضرت مہدیؑ کو دیکھا تو ان کی چال دھیمی ہوئی فریاد کرنے لگے کہ خوندکار اس راستہ سے نہ جائیں کیونکہ ہم چالیس آدمی تھے جن میں سے سات زندہ ہیں اکثر احباب سانپوں کے سبب سے ہلاک ہوگئے راستے کے درمیان وہ سانپ گویا رہزن ہیں حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ اس واقعہ کو کتنے روز ہوئے کہا کہ یہ واقعہ آج ہی کا ہے اور یہاں سے آدھے کوس کے فاصلہ پر ہوا ہے۔ امامؑ نے فرمایا کہ تم بندہ کے ساتھ چلو تو وہ ساتھ ہوگئے جب سانپوں کے مقام پر پہنچے تو اسی جگہ حضرت مہدیؑ نے قیام فرمایا اور جن اشخاص کو سانپوں کا زہر کا اثر ہوا تھا ان سب کو اپنا پسخوردہ عنایت فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کا زہر دفع کر دیا اور تمام لوگ ہشیار ہوگئے اور چالیس اشخاص نے حضرت مہدیؑ کی تصدیق کر کے تارک

پس ازاں عرض کردند کہ میرانجیؓ اگر چہ میاں سید خوند میرؓ درراہ ملاقات نہ کردے و ہمراہ نبودے تا بندہ درراہ ہلاک شدی و میاں نعمت از بندہ چنیں بے مروتی کردند فرمودند چہ عجب است شما و میاں سید خوند میرؓ برادر حقیقی اید و میاں نعمتؓ کسانیکہ برحمت حق لایق بودند آوردند و باھیا چناں کردند استند کہ رسم عوام الناس آں کہ گویند میراث از آباء اوست بندگی میاں نعمتؓ بداں واسطہ دلگیر گشتہ مسجد یکہ درصحرا بود رفتند حضرت رفتہ دست میاں نعمتؓ گرفتہ آوردند دراں محل ایں سخن فرمودند توں مجھ لوڑ نلوڑ ہوں تجھ لوڑ نہار۔ فی الجملہ قصہ یاراں حضرت بنہایت رسانیدہ شدا ما چوں از نگر ٹھٹھ سوار شدند دراں زماں فرمودند سندھی ناپسندی دریا خاں بالشکر خود ہمراہ شد فرمودند دریا خاں وداع کن گفت تا سرحد قندھار خواہم آمد زیراچہ راہ خرابات است سہ فرسخ آمد بعد ازاں جہد کردہ باز گردانیدند بعد از چہار منزل میاں ولیؓ پسماندہ بودند دیپائے آں ولایت ایشاں راطلبیدہ پرسید کہ ایں لشکر عظیم ازاں کیست و کجا می رود گفتند طائفۂ فقرا است حاکم آں مہدی موعودؑ است گفت دروغ می گوئی کہ چندیں فیلاں قوی ہیکل توانا چگونہ بہ بفقیر انِ بے نوا باشد پس میاں ولی پیش حضرتؑ مقالات دیپای تعریض نمودند فرمودند آری ہمچنیں است چنانچہ حضرت رسولؐ را خمسہ آلاف من الملائکۃ مسومین ملازم بودند ہمچناں با بندہ ملازم

دنیا اور طالب دیدار خدا ہو کر حضرت مہدیؑ کی صحبت اختیار کی جب رات ہوئی امامؑ نے فرمایا کہ ابھی رات نوبت (باری باری سے اللہ کے ذکر میں بیٹھنا) معاف ہے تمام لوگ سو جاؤ جب آدھی رات ہوئی تو سانپوں کا بادشاہ حاضر ہو کر حضرتؑ سے عرض کیا کہ اگر حکم ہو تو راستہ چھوڑ دیتے ہیں فرمایا کہ بہتر ہے راستہ چلنے والوں کو تکلیف نہ پہنچے پس سانپوں کے بادشاہ نے حکم دیا کہ ان سانپوں کو جنھوں نے ان لوگوں کو رنجیدہ کیا ہے حاضر کرو اسی وقت حاضر ہوگئے تو حکم دیا کہ انکو ٹکڑے ٹکڑے کردو فوراً ٹکڑے ٹکڑے کردیئے جب صبح ہوئی تو سب اشخاص سلامتی کے ساتھ حضرت مہدیؑ کے ہمراہ روانہ ہوئے اور قندھار پہنچے وہاں کا حاکم میرذوالنون کا بیٹا شہ بیگ تھا بیس سالہ عمر میں شرابی اور لاپروا تھا قندھار میں کسی نے کہا میرانجی یہ خراسانی بڑے ظالم ہیں اور ہم ہندی ہے اصل کے لحاظ سے آپس میں ایک دوسرے سے ہندی بات اور دینی گفتگو نہیں کرسکتے اگر مصلحت سمجھی جائے تو چندروز اپنا دعویٰ پوشیدہ رکھیں جس وقت آپس میں ایک دوسرے کی گفتگو سمجھ نے لگیں اور وہ لوگ ہماری طرف کچھ مائل ہوجائیں تو آپ اپنا دعویٰ ظاہر فرمائیں۔ امامؑ نے فرمایا کہ اگر چہ مہدیت کا دعویٰ تمہاری قوت کے سبب سے کیا گیا ہوگا تو مصلحت سے کام لیا جائے گا اور اگر اللہ تعالیٰ کی قوت سے دعویٰ مہدیت کیا گیا ہے تو انشاء اللہ تعالیٰ معلوم ہوجائیگا قندھار میں حضرت مہدیؑ کے متعلق خبریں بہت پھیل گئیں کہ ایک سید ہند سے آیا ہے اور مہدیت کا دعویٰ

اند چوں پیشتر شدند درمیاں راہ چند کس از جماعت تاجراں
مخوفاں یعمھون سفید گون گشتہ پس و پیش نگراں دواں می آمدند
چوں حضرتؑ را دیدند آہستہ شدہ فریاد بر آوردند کہ خوند کار بہ
ایں راہ نروند کہ ما چہل تن بودیم ہفت تن زندہ ماندیم اکثر یاراں
بسبب ماراں ہلاک شدند درمیاں راہ آں ماراں گویا رہزنانند
حضرت میراںؑ فرمودند ایں ماجرا را چند روز شدہ اند گفتند امروز
ایں واقعہ روئے دادہ است از ینجا مقدار نیم کردہ راہ پیش بودہ
است فرمودند بہ ہمراہ بندہ بیائید ہمراہ حضرتؑ باز گشتند چوں
بداں جا رسیدند حضرت میراںؑ ہمونجا مقام کردند و آں کسانیکہ
زہر ماراں بدیشاں اثر کردہ بود ہمہ را پسخوردہ خود عنایت
فرمودند اللہ تعالیٰ زہر از اوشاں دفع نمود و ہمہ کساں ہشیار شدہ
ہر چہل تن تصدیق نمودہ تارک دنیا و طالب لقاءِ مولیٰ شدہ
صحبت آنحضرتؑ اختیار کردند چوں شب در آمد فرمودند کہ
امشب نوبت معاف است ہمہ کس بخسپید چوں نیم شب
شد بادشاہ ماراں حاضر شدہ با حضرتؑ التماس کرد اگر حکم باشد
راہ گذاریم فرمودند خوب است راہ گذاراں را ایذا نرسد پس
بادشاہ ماراں حکم کرد آں مارہا کہ ایشاں را رنجانیدہ بودند حاضر
کنید در حال بیاوردند حکم کرد کہ ہمہ را پارہ پارہ کنید بغیر اہمال
ذرہ ذرہ کردند چوں صبح صادق دمید با سلامتی ہمہ کساں ہمراہ
حضرت میراںؑ رواں شدند تا کہ بہ قندھار رسیدند در انجا شہ

کرتا ہے اور اپنے دعوے پر کلام اللہ کو گواہ لایا ہے اور
اپنی ذات کے انکار کو کفر کہتا ہے۔ اس کے بعد تمام علماء نے
جمع ہو کر قندھار کی جامع مسجد میں حضرت مہدیؑ کو طلب کیا اور
حضرتؑ بھی نماز جمعہ کے لئے تیاری کر رہے تھے علماء کے لوگوں
نے آکر کہا کہ آئیے' فرمایا آتا ہوں دوسرے بار بہت سے لوگوں
نے جمع ہو کر آکر کہا جلد آئیے' فرمایا کہ لوگ وضو کر رہے ہیں آتا
ہوں پھر تیسرے بار بھی بہت سے لوگ جمع ہو کر آئے اور حضرتؑ
کے کمر بند مبارک کا دامن پکڑ کر کہا کب آتے ہو۔ کس لئے جلد
نہیں آتے اس کے بعد حضرت امیرؑ کھڑے ہو کر چند قدم برہنہ
پیر تشریف لیجاتے تھے اس وقت کسی نے کہا حضرت کی نعل لاؤ
فرمایا تعلق نہیں ہے بندہ ہزار میل خدا کے لئے برہنہ پیر جائیگا اس
کے بعد حضرت کے ہمراہ جو صحابہؓ تھے ان کو منع کیا۔ صحابہؓ نہیں رکے
دست درازی شروع کی بندگی میاں دلاورؓ پر لکڑی چلائی اس وقت
حضرتؑ کا رخ انور کچھ بھی تغیر نہ ہوا پس جب امامؑ جامع مسجد پہنچے
تو آپؑ نے کسی کی طرف توجہ نہیں کی علماء مذکور گالیاں دینے لگے
آنسرورؑ کامل حلم اور بے نیازی سے کام لیکر صف اول پر بیٹھ گئے
تھوڑی دیر کے بعد شہ بیگ نشہ کی حالت میں شراب کے شیشے
ہمراہ لیا ہوا آیا اس وقت کسی نے حضرت مہدیؑ سے عرض کیا
کہ شہ بیگ آتا ہے شراب پیا ہوا اور لا پروا اور بہت
شریر ہے۔ امامؑ نے فرمایا خاموش رہو اور آنے دو دنیا
کی مستی رکھنے والے بندہ کے پاس آکر ہشیار ہو جاتے
ہیں یہ پیشاب کی مستی ہے کبتک رہیگی جب شہ بیگ آیا تو

بیگ حاکم بود پسر میر ذوالنون در ہنگام بست سالگی می نوش و بے تفہیم بود دراں مقام کسے گفت کہ میرانجی ایشاں خراسانیاں جباراں و ما ہندیاں در اصل یکدیگر حکایت و فقہات در اہل ہند نمی کنند اگر در مصلحت آید چند روز دعوی خویش نہاں باید کرد ہر گاہ کہ میانِ یکدیگر تفہیم شویم واوشاں چیزی بما مائل شوند بعد ازاں دعویٰ خود اظہار کنند فرمودند اگر چہ بسبب قوت شما دعوی مہدیت کردہ شدہ باشد پس ہمچنیں است و اگر بقوت حق تعالیٰ است انشاء اللہ تعالیٰ معلوم خواہد شد درانجا اخبار حضرتؑ بسیار منتشر گشت کہ سیدے از ہند آمدہ است و دعوی مہدیت میکند و برآں کلام اللہ شاہد آوردہ است و انکار خود کفر می گوید بعدہ ہمہ علماء جمع شدہ و در مسجد جامع حضرتؑ را طلبیدند و حضرتؑ نیز برائے نماز آدینہ استعدادی نمودند مردمانِ علماء گفتند کہ بیائید فرمودند می آئیم بار دیگر بسیار شدہ آمدہ گفتند زود بیائید فرمودند کہ مرد ماں وضوی ساز ندمی آئیم باز کرت سوم ہم بسیار شدہ آمدہ دامن کمر بندِ مبارک گرفتہ گفتند کے می آئید چرا زود نمی آئید بعدہ حضرت امیرؑ ایستادہ شدہ چند اقدام پا برہنہ می رفتند درآں حال کسے گفت کہ نعل میرانؑ بیارید فرمودند تعلق نیست بندہ ہزار میل برائے خدا برہنہ پا خواہد رفت پس ازاں اصحاباںؓ کہ ہمراہ حضرتؑ بودند اوشاں را منع کردند یاراں باز نماندند بعدہ دست درازی کردند بندگیاں دلاورؓ را چو بے

حضرت مہدیؑ کے سامنے ایک جگہ بیٹھ گیا اور جو لوگ زبان درازی کے ساتھ شور وغوغا کرتے تھے ان کو منع کرکے بلکہ جھڑکی دیکر کہا خاموش رہو ایک بار میں بھی تو سنوں کہ سید کیا کہتا ہے اسکے بعد میں جو کچھ چاہونگا کرونگا جب سب لوگ خاموش ہوگئے تو حضرت مہدیؑ نے قرآن کا بیان شروع فرمایا تین آیتوں کا بیان فرمایا تو بیان سنتے ہی شہ بیگ کا حال ایسا ہوگیا گویا کہ نیم بسمل کبوتر اور روتا ہوا عرض کیا کہ اے سردار مجھ سے خطا ہوئی خدا کی قسم میں ایسا نہیں جانتا تھا اگر جانتا تو بسر وچشم حاضر خدمت ہوتا اور جو گستاخی کیگئی نہ کرتا اس کے بعد کھڑے ہوکر عرض کیا کہ میں نے بہت گستاخی کی معاف فرمائیں اسی طرح کم وبیش ایک پہر (تین گھنٹے) تکرار کرتا تھا اور حضرت مہدیؑ نے افمن کان علی بینة من ربه (پس وہ شخص جو اپنے رب کی طرف سے بینہ پر ہو) کے پورے رکوع کا بیان ہونے تک شہ بیگ کی طرف توجہ نہیں کی اس کے بعد حضرت کھڑے ہوکر روانہ ہوئے شہ بیگ آنسرورؑ کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ہاتھ پر رکھا ہوا امیر زماںؑ (حضرتؑ) کے مکان تک آکر قدمبوسی کرکے واپس ہوا اور مہمانی کیلئے سونا چاندی اور خشک وتر میوہ بھیجا امامؑ نے قبول فرمایا جب تین روز ہوگئے تو قبول نہیں فرمایا۔ پس شہ بیگ نے خود آکر بہت کوشش کی آنسرورؑ نے فرمایا کہ تین روز کی ضیافت قبول کرنا سنت مصطفیؐ ہے میں بھی تین روز سے زیادہ نہیں لوں گا پس آنحضرتؐ قندھار میں دو ہفتے قیام فرما کر روانہ ہوئے اور شہ بیگ بھی حضرت مہدیؑ کے گھوڑے کی فتراک پکڑا ہوا تین کوس تک حضرت کے ساتھ

رسید دراں حال روئے انور حضرتؑ بہ ہیچ چیز تفاوت یافتہ نہ شد پس ہرگاہ کہ بہ جامع رسید ند آنحضرتؑ بہ ہیچکس التفات نہ کردند علماء مذکور دشنامہا بر زبان آوردند آنسرورؑ علیت و بے نیازی تمام درزیدہ برصف اول بہ نشستند بعد زمانے شہ بیگ در حال بادہ نوش و آوند ہائے شراب ہمراہ گرفتہ بیامد درآں وقت کسی بحضرت التماس کرد کہ شہ بیگ می آید شراب خوار و بے تفہیم بغایت اشرار فرمودند آہستہ باشید وآمدن بدہید مستاں دنیا نزد بندہ آمدہ ہشیار می شوند ایں مستی پیشاب است تا کے بماند چوں شہ بیگ آمدہ بیش حضرت امیرؑ بمقامے بہ نشست و مردماں کہ شور و غوغا بزباں درازی میکردند اوشاں رامنع کردہ بلکہ زجر نمودہ گفت آہستہ باشید باری تا شنوم کہ سید چہ می گوید بعدہ ہر چہ خواہم بکنم چوں ہمہ کس خاموش شدند حضرتؑ بیان قرآن شروع کردند تا سہ آیت بیان فرمودند حال شہ بیگ بہ سمع آنچناں شد کہ گویا کبوتر نیم بسمل و بحال زاری بعرض پیش آمد کہ اے میرازمن خطا شد واللہ چناں نہ دانستم اگر بدانستے بسروچشم پیش آمدے و گستاخی کہ کردہ شد نکردے بعدہ ایستادہ شدہ التماس نمود کہ غایت گستاخی کردم عفو فرمایند ہمچنیں کم و بیش تا یکپاس تکرار میکرد حضرتؑ بہ او التفات نہ کردند تا کہ بیان قرآن بیک رکوع افمن کان علیٰ بینۃ من ربہ (جز ۱۲ رکوع ۲) تمام کردند بعدہ حضرتؑ استادہ رواں شدند شہ بیگ

رہا حضرت نے فرمایا کہ واپس جاؤ تو عرض کیا مجھکو مرید کیجئے پس آنسرورؑ نے ایک جھاڑ کے سایہ کے نیچے آکر اس کی تلقین فرمائی پس شہ بیگ وہاں سے واپس ہوگیا۔

قندھار سے اس کاشف الکروب والاسرارؑ کے ہمراہ جو مہاجرینؓ روانہ ہوئے ان کے اسماء گرامی یہ ہیں میاں محمد کاشانیؓ میاں اشرفؓ ہانسوی میاں لالنؓ خراسانی میاں حاجی محمدؓ احمد آبادی میاں عبداللہؓ میاں عبدالہاشمؓ میاں عبدالقادرؓ میاں کبیرؓ خاں میاں شریف محمدؓ میاں کمالؓ خاں اور میاں چالاکؓ جب آنحضرتؑ فرح کو پہنچے تو آپ کے فیض کی خبر پھیل گئی کہ ایک سید اولاد حسینؓ سے آکر دعوی مہدیت کرتا ہے" **میں مہدی موعودؑ خلیفۃ الرحمٰن ہوں تمام خلائق پر میری تصدیق فرض ہے ہماری تصدیق کرنیوالا مومن ہے اور ہمارا انکار کرنے والا کافر ہے**" یہ کہتا ہے۔ پس شہر کے قاضی نے کوتوال کو کہلایا کہ تو لوگوں کے ہجوم کے ساتھ جا اور جو سید دعوی مہدیت کرتا ہے اس کو معہ خورد و کلاں گرفتار کر کے لا کوتوال نے اپنے لوگوں کو بھیجا حضرتؑ اپنے صحابہؓ کے ساتھ حجروں کے باہر خدا کے ذکر میں بیٹھے تھے اصحاب و مہاجرینؓ نے جنگ کی اجازت طلب کی امامؑ نے فرمایا کہ **بندہ حضرت رب العزت کے فرمان کا تابع ہے اپنی فکر یا کسی کی مصلحت کا تابع نہیں ہے صبر کرو** ۔اس کے بعد کوتوال کے لوگ فقیر مردوں اور عورتوں کا تمام اسباب یہاں تک کہ عورتوں کی اوڑھنیاں لیکر آنسرورؑ کے حضور میں آئے شمشیروں کو طلب کیا حضرت نے پہلے

دست مبارک آنسرورؑ گرفتہ بردست خویش نہادہ تا بوثاق امیر
زماں آمدہ پای بوسی کردہ باز گردید برائے مہمانی زرونقرہ ومیوہ
خشک وتر بے غایت فرستادہ وقبول فرمودند چوں سہ روز شد
قبول نہ فرمودند پس شہ بیگ خود آمدہ بسی کوشش کرد آنسرورؑ
فرمودند کہ سنت مصطفیٰؐ قبول کردن ضیافت سہ روز است من ہم
بیش از سہ روز نخواہم گرفت پس تا دو ہفتہ آنحضرتؐ در قندہار
سکونت فرمودہ رواں شدند شہ بیگ سہ کردہ ہمراہ آں سرور
پیادہ وار فتراک اسپ عالی گرفتہ رواں شد حضرت فرمودند کہ
باز گردید عرض بجا آوردہ کہ مرا مرید خود سازند پس آنسرورؑ
زیر سایہ درختی فرود آمدہ تلقینش فرمودند پس ازانجا باز گردید
مہاجراں کہ از قندہار بمصحوب آں کاشف الکروب والاسرار
بدیں اسامی رواں شدند میاں محمد کاشانی ومیاں اشرف ہانسوی
ومیاں لالن خراسانی ومیاں حاجی محمد احمد آبادی میاں عبداللہ و
میاں عبدالہاشم و میاں عبدالقادر و میاں کبیر خاں و میاں
شریف محمد ومیاں کمال خاں ومیاں چالاک چونکہ آنحضرتؐ
بمقام فرح رسیدند خبر فیض منتشر شد کہ سیدی از اولاد حسینؓ آمدہ
دعوی مہدیت میکند کہ من مہدی موعودؑ خلیفۃ الرحمٰن ام بر جمیع
خلائق تصدیق من فرض است مصدق مامومن ومنکر ما کافر
است ایں میگوید پس قاضی شہر کوتوال را گویانید کہ تو با انبوہ مرد
مان برو وسیدی کہ دعوی مہدیت می کند با خورد وکلانِ او دست

اپنی شمشیران لوگوں کے سامنے رکھدی صحابہؓ نے بھی آنسرورؑ کی
پیروی کی (اپنی اپنی شمشیریں دیدیں)۔ سرور خاں سروانی
حاکم اور امیر قلعہ تھا اور میر ذوالنون امیر قصبہ تھا سرور
خاں مذکور نے آدھی رات میں خواب دیکھا کہ حضرت
رسالت پناہؐ نیزہ ٹیک کر سرہانے کھڑے ہیں اور
فرماتے ہیں کہ تیری سلطنت میں میرے فرزند پر جو
میری ولایت کا مالک ہے ایسا ظلم ہوا ہے تو اس نے خوف
اور ہیبت سے جواب دیا کہ میں نہیں جانتا سویرے تحقیق کرونگا۔
اس کے بعد پیٹ کے درد سے عاجز ہوکر ہشیار ہوا اور کوتوال کو
طلب کرکے کہا کہ تو کیا کام کیا کہ میں نے ایسا خواب دیکھا اور
پیٹ کے درد سے پریشان ہوں کوتوال مذکور نے پوری کیفیت
بیان کی اور قاضی کو قید کرکے حضرت مہدیؑ کے حضور میں کہلایا کہ
آپؑ جو کچھ حکم فرمائیں قاضی پر جاری کرتا ہوں اور نیز بعضے
منصف علماء کو عذر چاہیئے اور دعوی کی تحقیق کے لئے آنحضرتؐ
کے حضور میں بھیج کر کہلایا کہ آپ تلف شدہ سامان کا ذکر کرکے
فہرست دیں تو میں دگنا سامان گزرانتا ہوں علماء مذکور نے حضرتؑ
کی خدمت میں جاکر بہت عذرخواہی کی اور تلف شدہ سامان کے
ظاہر کرنے کیلئے عرض کیا تو امامؑ نے فرمایا ہماری ملک سے
کوئی چیز تلف نہوئی ہم خدا کے سوائے کوئی چیز نہیں
رکھتے میرا خدا مجھ سے تلف نہیں ہوا اس کے بعد علماء نے
چند علمی سوالات کئے ان کا جواب فرمایا محظوظ ہوکر واپس ہوئے
امامؑ اور علماء مذکور کے درمیان جو کچھ گفتگو ہوئی اس کے متعلق ان

کردہ بیار کوتوال کساں خود را فرستاد حضرت بایاران خود بیروں حجرہا دریادِ حق نشستہ بودند اصحاب ومہاجرانؓ رخصت بہ جنگ طلب کردند فرمودند بندہ تابع فرمان حضرت رب العزت است تابع فکر خود یا بمصلحت کسی نیست صبر کنید بعدہ کساں کوتوال جملہ اسباب فقراء مرد و زناں تا سرپوش زناں گرفتہ پیش آنسرورؑ آمدند وطلب شمشیرہا کردند حضرتؑ اول شمشیر خود پیش نہادند یاراں نیز متابعت آنسرور بجا آوردند حاکم و امیر قلعہ سرور خاں سردانی بود وامیر قصبہ میر ذوالنون بود سرور خاں مذکور درنیم شب رویا دید کہ حضرت رسالت پناہؐ نیزہ بار کردہ برسر ایستادہ اند و می فرمایند کہ درمملکت تو بر فرزندم کہ والی ولایت است چنیں ظلم شدہ او باترس وہیبت جواب داد کہ من نمی دانم علی الصباح تفحص کنم بعد ازیں بدر دشکم عاجز آمدہ بیدار شدہ کوتوال را طلب کردہ گفت کہ تو چہ کار کردی ومن چنیں دیدم واز درد شکم حیرانم عسس مذکور کیفیت من وعن ظاہر نمود پس قاضی را محبوس کردہ پیش حضرتؑ گویانید آنچہ حکم فرمایند بر قاضی اجرا کنم و نیز بعضی علماء منصف را برائے عذر خواہی وتحقیق دعوی پیش آنحضرتؑ فرستادہ گویانید آنچہ کالائ تلف شدہ را تذکرہ کردہ فہرست بدہند تا اصعاف آں گذرانم ایشاں آمدہ بسیار عذرخواہی نمودہ برائے تذکرہ اسباب تلف شدہ عرض کردند فرمودند از آن ماہیچ تلف نشدہ است مابجز خدا

میں جو بڑا فاضل تھا کہا کہ اے نواب (سرور خاں) میرا علم سید کے علم کے سامنے ایسا ہے جیسا کہ قطرہ دریا کے سامنے پس ان علماء نے یہ خبر رچ میں ذوالنون کو پہنچا کر مشورہ کیا کہ کیا کرنا چاہیئے میر ذوالنون نے کہا ایک بار تلف شدہ سامان بھیج دینا چاہیئے اس کے بعد میں دبدبہ اور جنگ کے اسباب کیساتھ جاتا ہوں اگر کم ہمتی سے ہماری طرف توجہ کی تو جھوٹے ہیں۔ اور اگر ہم سے لاپروائی کی اور ہم پر ہیبت اثر کرے تو ہم متوجہ ہوں گے بیشک مہدی موعودؑ ہے پس حاکم مذکور کو میر ذوالنون کی بات پسند آ کر رضا دیا اور میر ذوالنون نے جیسا کہا تھا ویسا ہی کیا۔ جب لشکر کے باجوں کی آواز فقراء کی سماعت میں آئی اور دبدبہ کے ساتھ حد سے زیادہ ظلم اور دست درازی کرتا ہوا آیا یہاں تک کہ کسی کو چابک رسید کیا اور کسی کو تکلیف دیا آنسرورؑ کی نظر مبارک پڑتے ہی یک بیک گھوڑے سے اتر کر حضرت مہدیؑ کے قریب بیٹھنے کا ارادہ کیا کسی صحابیؓ نے نہ تو اسکی طرف توجہ کی اور نہ اسکو جگہ دی اسوقت حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ جہاں جگہ پاؤ بیٹھ جاؤ اسی وقت زمین پر بیٹھ گیا۔ حضرتؑ نے قرآن کا بیان شروع فرمایا تو ادب کے ساتھ بیان سننے لگا اس کے بعد امامؑ نے فرمایا کہ نزدیک آ پھر فرمایا کہ زیادہ نزدیک آ بہت نزدیک آ کر عرض کیا اگر خوندکار لغوی مہدی ہیں تو معقول ہے اگر اصطلاحی مہدی ہیں تو دلیل دکھانا چاہیئے فرمایا کہ دلیل دکھانا اللہ تعالیٰ کا کام ہے اور بندہ پر تبلیغ ہے پھر میر ذوالنون نے کہا حدیث میں آیا ہے کہ مہدیؑ پر شمشیر کام نہیں کریگی امامؑ نے فرمایا شمشیر کا کام کاٹنے کا ہے اور پانی کا

ہیچ نداریم خدائے من از من تلف نشدہ است بعدہ ایشاں چند سوالہائے علمی کردند ایشاں را جواب فرمودند محظوظ شدہ واپس گشتند آنچہ مذاکرہ بود گفتند کسی کہ میانِ ایشاں فاضل تر بود گفت اے نوابِ علمِ من پیش علمِ سید ہمچوں قطرۂ پیش دریا بود پس ایں خبر بہ میر ذوالنون کہ دررچ بود رسانیدہ مشورت نمودند کہ چہ باید کرد میر ذوالنون گفت باری آنچہ تلف شدہ است باید فرستاد بعدہ من با شوکت و اسباب جنگ میروم اگر طاقت نیاوردہ بما التفات کنند کاذب باشند والا نہ بے نیازی خواہند کرد و بر ماہیبت اثر کند تا ما متوجہ شویم لاشک مہدی موعودؑ است پس حاکم مذکور راسخنش پسند آمدہ رضا داد چنانکہ گفتہ بود ہمچناں کرد چوں آوازِ میز امیر لشکر بسمع فقراء رسید دبہ دبہ و تعدی بسیار بدست درازی آمدہ بحدیکہ کسے را بہ چابک و کسے را ایذا رسانیدند چونکہ بنظرِ مبارک آنسرورؑ آمد بیک از اسپ فرود آمدہ نیت کردہ بود کہ نزدیک حضرت میراں رفتہ بہ نشینم کسے سوی او التفات نکرد وجای نداد در انحال حضرت میراںؑ فرمودند ہر جا کہ بیابید بہ نشینید فی الحال در خاک بہ نشست حضرتؑ دعوت شروع کردند باادب دعوت شنیدن گرفت بعدۂ فرمودند نزدیک بیا نزدیک آمد باز فرمودند نزدیک تر بیا نزدیکتر آمدہ عرض کرد اگر خوندکار مہدی لغوی باشند معقول است اگر اصطلاحی باشند برہان باید نمود فرمودند

کام ڈبانے کا ہے اور آگ کا کام جلانے کا ہے لیکن مہدیؑ پر کوئی قادر نہوگا آزماؤ‘ کہکر اپنی شمشیر اس کے سامنے رکھدی میر ذوالنون شمشیر لیکر اٹھا اور ہاتھ اونچا کیا اس کے ہاتھ سیخ ہوگیا پس دوسرے ہاتھ میں شمشیر لیکر اٹھایا وہ ہاتھ بھی سیخ ہوگیا چہرہ سبز ہوکر بیہوش ہوکر گرا حضرت مہدیؑ نے اس کا ہاتھ پکڑ کر ہشیار کیا اوسی طرح تین بار حملہ کیا پھر ادب اور تواضع سے آنخضرتؑ کے سامنے شمشیر رکھدی اس کے بعد ایک عقلمند وزیر نے جس کا نام مولانا نور کوز گر تھا بلند آواز سے کہا کہ اگر مہدیؑ کا آنا ہے تو پس یہی ذات مہدی موعودؑ ہے وگرنہ مہدی ہرگز نہیں آئیگا۔ میں نے تصدیق کی میر ذوالنون نے کہا میں نے بھی تصدیق کی اور میں اس مہدیؑ کا مصدق ہوں مہدیؑ کا نوکر اور ناصر ہوں اور مہدیؑ کا غلام ہوں جہاں تلوار چلانے کی ضرورت ہوگی تلوار چلاؤنگا اور مہدیؑ کے مخالفوں کو قتل کرونگا۔ حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ اپنے نفس پر تلوار مار کہ گمراہی میں نہ ڈالے مہدی اور مہدویوں کا ناصر خدا ہے۔ پس میر ذوالنونؒ تلقین ہوا اور ملا نور کوزگرؒ بھی تربیت ہوئے اور وہاں بہت سے اشخاص تارکان دنیا طالبان خدا ہوکر خدا کے دیدار سے مشرف ہوئے اور حضرت مہدیؑ کی صحبت اختیار کی لیکن فرح میں آنسرورؑ کا مقام بیرون شہر باغ میں تھا میر ذوالنونؒ نے شہر میں آنے کی بہت کچھ کوشش کی لیکن میرانسید محمودؒ بندگیمیاں سید خوندمیرؒ بندگیمیاں نعمتؒ میاں عبدالمجیدؒ میاں ابومحمدؒ میاں شیخ محمدؒ کبیر اور میاں یوسف رضی اللہ عنہم جو گجرات گئے تھے

برہان نمودن کار حق تعالیٰ است و بر بندہ تبلیغ است باز میر ذوالنون گفت در حدیث آمدہ است کہ بر مہدیؑ شمشیر کار نکند فرمودند کہ کار او بریدن است وکار آب غرق کردن وکار آتش سوختن است اما بر مہدی کسے قادر نشود بیاز مائید گفتہ شمشیر خود پیش او بداشتند میر ذوالنون شمشیر برداشتہ برخاست ودست بالا کرد دستش سیخ شد پس بدست دیگر برگرفت و برداشت آں نیز سیخ شد رویش سبز شدہ بیہوش گشتہ بیفتاد حضرت دستش گرفتہ ہوشیار کردند باز ہمچناں سہ کرت مکرر کرد باز بتواضع و ادب شمشیر پیش آنحضرتؑ بداشت بعدہ یکی وزیر دانشمند نام مولانا نور کوزگر بصوت اعلیٰ گفت کہ اگر مہدی آمدنی است پست ہمیں ذات مہدی موعودؑ است وگرنہ ہرگز آمدنی نیست ومن تصدیق کردم میر ذوالنون گفت کہ من نیز تصدیق کردم ومصدق ایں مہدی ام ونوکر و ناصر مہدی وغلام مہدی ام ہر جا کہ تیغ زدنی باشد تیغ بزنم ومخالفان مہدیؑ رابکشم حضرت فرمودند تیغ بر نفس خود بزن کہ در گمراہی نیفگند و ناصر مہدی وکسانِ مہدی خدای است پس تلقین شد و ملا نور کوزگر نیز تربیت شدند ودرانجا بسیار کسان تارکان دنیا وطالبانِ حق و واصل مولیٰ شدند وصحبت حضرت میرانؑ اختیار کردند اما مقام آں سرور در فرح بیرون شہر در باغ بود میر ذوالنون ہر چند سعی کرد کہ درونِ شہر بیایند نیامدند تا زمانیکہ میراں سید محمودؓ و

ان کے واپس ہونے تک امامؑ شہر میں نہیں آئے ان کے آنے کے بعد شہر میں آئے اور قصبہ رچ میں ضرورت کے موافق دائرہ باندھا اور چند گھر جو خدائے تعالیٰ نے دیا تھا ان میں اقامت فرمائی شہر فرح میں داخل ہونے کے بعد آنحضرتؑ کی حیات مبارک دوسال پانچ مہینے ہوئی۔ نیز حضرت مہدیؑ نے میاں نظام غالبؓ کو نگرٹھٹھ سے نہروالہ روانہ فرمایا تھا اس کا سبب یہ تھا کہ تین ضعیف عورتوں نے امامؑ سے کہا میرانجیؑ ہماری لڑکیاں بھی خدا کی طلب بہت رکھتی ہیں اور ہم کو کہلا بھیجی ہیں کہ اگر تم آئے تو ہم بھی حضرت مہدیؑ کی صحبت سے مشرف ہوتے ہیں امامؑ نے فرمایا کہ جاؤ۔ ان عورتوں نے کہا کہ ایک بھائی کو ہمارے ہمراہ کردیجئے امامؑ نے فرمایا کس کو تمہارے ہمراہ کروں کہا میاں نظامؓ غالب کو۔ میاں نظام غالبؓ یہ بات سنکر تمام دن غائب رہے اس خیال سے کہ ایسا نہو کہ مجھ کو ان کے ہمراہ کردیں اور میں حضرتؑ کی صحبت سے دور ہوجاؤ جب میاں نظامؓ عصر کے وقت آئے تو بیان کے موقع پر امامؑ نے فرمایا کہ بندگان خدا بھاگ گئے تھے پھر آگئے ہیں شام کی نماز کے بعد فرمایا میاں نظامے تم جاؤ اس میں کچھ خدا کا مقصود ہے پس ان عورتوں کے ہمراہ نہروالہ گئے جب میاں نظام غالبؓ نہروالہ سے واپس ہوئے تو نہروالہ کا قاضی اور خطیب دونو حضرت مہدیؑ کی تصدیق اور ترک دنیا کرکے اپنے اپنے عہدوں کو چھوڑ کر حضرتؑ کی خدمت میں حاضر ہوگئے پس جب فرح میں امامؑ سے ان کی ملاقات ہوئی تو فرمایا کہ ایسے اشخاص کو مہدی (ہدایت یافتہ) کہنا چاہئے پس جانو کہ حاکم قلع سرور خاں

بندگیمیاں سید خوند میرؓ و بندگیمیاں نعمتؓ ومیاں عبدالمجیدؓ ومیاں ابو محمد ومیاں شیخ محمد کبیرؓ ومیاں یوسفؓ کہ بگجرات رواں شدہ بودند بیامدند بعد از آمدن ایشاں در شہر آمدند دررچ کہ قصبہ بود درانجا دائرہ لابدی بستند چند خانہا کہ خدا رسانیدہ بود دراں اقامت نمودند بعد از داخل شدن درفراہ دو سال و پنج ماہ حیات آنحضرتؑ ماند و نیز از ٹھٹھ میاں نظام غالب را بہ نہر والہ فرستادند برائے آنکہ سہ کس پیر زنان بودند گفتند کہ میرانجی دختران ما طلب بسیار دارند کہ اگر شما آئید تا ما نیز درصحبت میرانؑ مشرف شویم فرمودند بروید گفتند یک برادر راہمراہ ما بدہید فرمودند کدام کس ہمراہ شما بدہم گفتند میاں نظام غالب را بدہید میاں نظام شنیدہ ہمہ روز گم شدند مبادا کہ مراہمرہ شاں بدہند و بفرسند تا بعید شوم چون بوقت عصر آمدند در بیان حضرت فرمودند بندگاں گریختہ بودند باز آمدند بعد ادائے نماز شام فرمودند میاں نظام شما بروید چیزی مقصود خدای ہست پس بہمراہ آں زناں بہ نہر والہ رفتند ہمراہ میاں نظام غالب قاضی و خطیب نہر والہ ہر دو تصدیق کردہ تارک دنیا شدہ عہدہ خود گزاشتہ بملازمت حضرتؑ پیوستند پس چونکہ درفرح ملاقات شد فرمودند چنیں کساں را مہدی باید گفت پس بدانید کہ سرور خاں حاکم قلعہ اورادر دِشکم گرفتہ بود بملازمت حضرتؑ عرض رسانید کہ میرانجی بندہ را عفو فرمایند کہ نہایت آزاری

کے پیٹ میں جب درد شروع ہوا تھا تو حضرت مہدیؑ کی خدمت میں عرض کروایا کہ میرانجی بندہ کا قصور معاف فرمائیں کہ بہت تکلیف ہورہی ہے کچھ پسخوردہ عنایت فرمائیں تا کہ اس کی برکت سے صحت پاؤں امامؑ نے فرمایا کہ ہم حکیم نہیں ہیں کہ کچھ دواؤں کو جانیں اس کے بعد بندگیمیاں نظامؓ نے عرض کیا کہ خوندکار رحمتہ للعالمین میں کچھ ستاری کریں اور اپنا پسخوردہ عنایت فرمائیں اس کے بعد حضرت نے پانی کا پسخوردہ دیا پیتے ہی درد کم ہوگیا اسی وقت سرور خاں حاضر خدمت ہوکر تربیت ہوکر واپس ہوا اور مہمانی کے لئے بہت سے اشیاء روانہ کیا تین روز کے بعد امامؑ نے قبول نہیں فرمایا پس جتنے علماء باللہ مہدی موعودؑ کی تصدیق سے مشرف ہوئے تھے شہر ہریو میں سلطان حسین شاہ خراسان کے نام پر خط روانہ کیا کہ ہم سب نے ایک سال تک حضرت میراں سید محمد مہدی موعودؑ کے دعوے مہدیت کے متعلق بحث کیا آخر کار ہم نے قرآن اور حدیث سے ثابت کیا ہے کہ یہی ذات مہدی موعودؑ حق ہے ہم نے تصدیق کر لی سلطان مذکور نے چار علماء یعنی اول شیخ علی فیاض، دوم ملا درویش محمد، سوم حاجی محمد ہر دو خراسانی، چہارم عبدالصمد ہمدانی کو طلب کر کے کہا کہ یہ دعویٰ بڑا ہے اچھی طرح تحقیق کرنی چاہئے اگر صادق ثابت ہو تو اطاعت قبول کرنی چاہئے علماء مذکور نے عرض کیا کہ ہم کو بھی فکر کرنی چاہئے اور ایسی حجت چاہئے کہ منقطع نہو اس کے بعد انھوں نے دو مہینے کی مہلت طلب کی اور کہا کہ کتب خانہ ہمارے حوالے کیا جائے تا کہ اچھی طرح تحقیق کریں اور بعد تحقیق چار سوال اخذ کر کے روانہ ہوئے

رسیدہ است چیزی پسخوردہ عنایت فرمایند تا از برکت آں بعافیت رسم فرمودند ما حکیم نیستیم کہ چیزی ادویہ بدانیم بعدہ بندگی میاں نظامؓ عرضکردند خوندکار رحمۃ للعالمین ہستند چیزی ستاری کنند و پسخوردہ خویش معاونت بخشند بعدہ پسخوردہ آب دادند بجز دنوشیدن درد مقطوع شد در حال آمدہ تلقین شدہ باز گشت و بسیار مہمانی فرستاد بعد از ثلث یوم قبول نفرمودند پس چنداں کہ علماء باللہ مصدقان موعودؑ بودند بشہر ہریو بسلطان حسین شاہ خراسان نامہ ارسال داشتند کہ مایاں تا ایک سال در دعوی مہدیت حضرت میراں سید محمد مہدی موعودؑ بحث کردیم آخر الامر بانص و باخبر مثبوت نمودیم کہ ایں ذات مہدی موعودؑ حق است تصدیق کردیم سلطان مذکور چہار علما' یکی شیخ علی فیاض دوم ملا درویش محمد سوم حاجی محمد ہر دو خراسانی چہارم عبدالصمد ہمدانی را طلب کردہ گفت کہ ایں دعویٰ عظیم است بخوبی تحقیق باید کرد اگر صادق آید اطاعت باید در زید عرض کردند کہ مارا نیز تامل باید کرد و چنیں حجت باید کہ بے انقطاع باشد بعدہ فرصت دو ماہ خواستند و گفتند کہ کتب خانہ بما تسلیم سازند تا بخوب وجہ باید دید ہمچناں چہار سوال اخذ کردہ سوار شدند میانِ یکدیگر اتفاق کردند وقتیکہ با مہدیؑ سوال کنند بجز ملا علی فیاض دیگر کس سخن نکند پس چونکہ بملازمت حضرتؑ رسیدند آنسرورؑ بیان کلام اللہ شروع کردند تا سہ آیت پس ایشاں

اور آپس میں اتفاق کیا کہ جس وقت مہدیؑ سے سوال کریں ملا علی فیاض کے سوائے دوسرا شخص بات نہ کرے پس جب حضرت مہدیؑ کی خدمت میں پہنچے آنسرورؑ نے قرآن کا بیان شروع فرمایا اور تین آیتوں کا بیان کیا پس علماء نے (۱) سوال کیا کہ آپ خود کو مہدی موعودؑ کہلاتے ہو۔ امامؑ نے فرمایا کہ بندہ نہیں کہلاتا ہے بلکہ فرمانِ خدا ہوتا ہے کہ ہم نے تجھ کو مہدی موعود کیا ہے اور تو مہدی موعود آخر الزماں ہے (۲) پھر سوال کیا کہ آپ کیا مذہب رکھتے ہو فرمایا کہ ہمارا مذہب کتاب اللہ اور سنت محمد رسول اللہ ﷺ ہے (۳) پھر پوچھا کہ آپ کس تفسیر پر قرآن کا بیان کرتے ہو فرمایا کہ بندہ مراد اللہ تفسیر بیان کرتا ہے جو تفسیر اور اس کے سوائے جو بات اس بندہ کے بیان کے موافق ہے صحیح ہے ورنہ غلط ہے (۴) پھر پوچھا کہ آپ خدا کے دیدار کا دعویٰ کرتے ہو اور خدا کو دیکھنے کے لئے مخلوق کو بلاتے ہو۔ آنحضرتؑ نے جو آیتیں دیدار کے جواز میں آئی ہیں ان کو علمی قواعد سے تطبیق دے کر ان علماء کی زبان سے دنیا میں خدا کے دیکھنے کو ثابت کر دیا۔
پھر امامؑ نے فرمایا کہ شرع میں قاضی کتنے گواہوں پر راضی ہوتا ہے علماء نے کہا دو گواہوں پر راضی ہوتا ہے امامؑ نے فرمایا کہ یہ محمد رسول اللہ ؐ اور یہ ابراہیم خلیل اللہؑ کھڑے ہیں پوچھے اور ایک یہ بندہ بھی گواہ ہے۔ اسی وقت مولانا علیؒ نے جاذب ہوکر تصدیق کرلی اور کہا کہ خدا کی قسم ہمارے لئے یہی ایک گواہ کافی ہے

سوال کردند شما خود را مہدی میگویانید فرمودند بندہ نمی گویاند بلکہ فرمان حضرت عزت در رسد کہ ترا مہدی موعود کردیم وتو مہدی موعود آخر الزماں ہستی باز سوال کردند شما مذہب چہ دارید فرمودند مذہب ما کتاب اللہ وسنت محمد رسول اللہؐ باز پرسیدند کہ بیان بکدام تفسیر میکنید فرمودند بندہ تفسیر مراد اللہ بیان میکند ہر تفسیری وجز آں با بیان ایں بندہ موافق آید صحیح دیگر غلط است باز پرسیدند کہ دعوی رویت میکنید وخلق را ہم برویت میخوانید آنحضرتؑ آیت ہائ قرآں کہ بر جواز رویت آمدہ اند بہ قواعد علم ید وتطبیق دادہ بہ زبان اوشاں دیدن خدای را در دنیا ثابت کردند باز فرمودند در شرع قاضی بچند گواہ راضی می باشد گفتند بدو گواہ فرمودند اینک محمد رسول اللہؐ واینک ابراہیم خلیل اللہؑ ایستادہ اند بہ پرسید ویکی بندہ نیز شاہد است فی الحال مولانا علی جاذب شدہ تصدیق کردند وگفتند واللہ مارا ہمیں یک گواہ بسندہ است دیگر ہر سہ کس نیز آمنا وصدقنا آغاز کردند اما سہ علماء بصحبت ملازم شدند ومولانا عبدالصمد را پیش سلطان فرستادند و اخبار تصدیق موعود باو رسانیدند بعد سمع واقعہ سلطان مذکور تصدیق کردہ سوار شد ونامہ نوشتہ فرستاد کہ حسین غلام را خدام از آن خویش پندارند بمنزل اول نامہ نوشتہ ام اگر حیات باقی است بملازمت خواہم پیوست واز ہر منزل جاسوس پیشتر می دوانید ہمچنیں تا سہ منزل بیامد از حرارت تپ متحیر گشت لاکن راہ

دوسرے تینوں علماء نے بھی آمنا وصدقنا کہنا شروع کیا اور تین علما نے حضرت مہدیؑ کی صحبت اختیار کی اور مولانا عبدالصمدؓ کو سلطان کے پاس روانہ کیا اور مہدی موعودؑ کی تصدیق کرنے کی خبر سلطان کو پہنچائی اس کیفیت کو سننے بعد سلطان حسین نے بھی تصدیق کر کے حضرتؑ کی خدمت میں جانیکے لئے روانہ ہوا اور خط لکھ کر بھیجا کہ حسین غلام کو خدام اپنا سمجھیں پہلی منزل سے خط لکھا ہوں اگر حیات باقی ہے تو خدمت میں حاضر ہوں گا اور ہر منزل سے قاصد کو آگے دوڑاتا تھا اسی طرح تین منزل تک آیا بخار کی حرارت سے متحیر ہو گیا چونکہ راستہ دور تھا چند منازل کے بعد جانِ جاناں کے حوالے کی اور سلطان کا جنازہ فرح میں دکھایا گیا تو امام مہدی موعودؑ نے صحابہؓ کی جماعت کے ساتھ سلطان کے جنازہ کی نماز ادا فرمائی۔ایک روز ملک گوہرؓ امام مہدی موعودؑ کے ہمراہ گرم پانی کا لوٹا لئے ہوئے جنگل میں جا رہے تھے اس جنگل میں جتنے پہاڑ تھے خالص سونا ہو گئے اور ندیوں کی تمام ریت جواہر بے بہا بن گئی امامؑ نے فرمایا اے ملک گوہر اگر تم کو کوئی چیز درکار ہے تو لے لو عرض کیا خدا کی قسم مجھ کو کوئی چیز نہیں چاہیئے پس فرمایا کہ ایک مٹھی لے کر تمام صحابہؓ کو دکھاؤ اور کہو کہ جس شخص کو اس چیز کی ضرورت ہے جائز ہے تو تمام صحابہؓ نے جواب دیا کہ ہم کو ان جواہرات کی کوئی ضرورت نہیں ملک گوہرؓ نے امامؑ سے عرض کیا کہ کسی صحابی نے ان جواہرات کی طرف توجہ نہیں کی تو امام مہدی موعود آخر الزماں خلیفۃ

دور بود به چند منازل جاں بجاناں سپرد حضرتؑ را جنازه سلطان درفرح معائنه نمودند آنحضرتؑ با جماعت صحابه برونماز جنازه ادا کردند۔ روزے ملک گوہر ہمراه حضرت آفتابه آب گرم گرفته درصحراء شده بودند درآنجا کوه ها که بودند همه طلائی خالص شده بودند وریگ جو یہا تمام جواہر بے بہا گشته فرمودند اے ملک اگر شمارا چیزے درکار باشد بگیرید عرض کردند والله مرا ہیچ نباید پس فرمودند که یکمشت گرفته ہر ہمه کس رابنمائید وبگوئید که ہرکس را باین چیز حاجت باشد مباح است همه ہارابنمودند همه کس جواب دادند که ہیچ حاجت نیست ملک مذکور پیش حضرتؑ عرض کردند ہیچکس ازیں اشیاء ملتفت نیست فرمودند ہر که خدائے راخواہد مال رانخواہد وہر که مال راخواہد او خدائے رانخواہد پس مهدی اززمین مال برآورده بکه دہد ناداں ندانند که ایں صفت دجال است روزی میاں عبدالوہاب پانی پتی پیش حضرتؑ تعریف عین القضات کردند که مہتر عیسیٰؑ مرده راقم باذن الله گفته زنده کردی عین القضات قم باذنی گفته زنده کردند فرمودند که درمیانِ عیسیٰ جز خدا ہیچ باقی بنود ومیانِ عین القضات چیزی نشانی ہستی باقی بود روزی میاں عبدالله بغدادی

الرحمٰن خاتم ولایت محمد صلعم نے فرمایا کہ جو شخص خدا کو چاہتا ہے مال کو نہیں چاہتا اور جو شخص مال کو چاہتا ہے خدا کو نہیں چاہتا پس مہدیؑ زمین سے مال نکال کر کس کو دیگا نادان لوگ نہیں جانتے زمین سے مال نکالکر لوگوں کو دیکر گمراہ کرنا دجال کی صفت ہے [ے] ایک روز میاں عبدالوہاب پانی پتیؒ نے حضرت مہدیؑ کے حضور میں عین القضاۃ کی تعریف کی کہ مہتر عیسیٰ مردہ کو اُٹھہ اللہ کے حکم سے کہکر زندہ کرتے تھے اور عین القضاۃ میرے حکم سے اُٹھہ کہکر زندہ کرتے تھے تو امامؑ نے فرمایا کہ عیسیٰؑ کے درمیان خدا کے سوائے کوئی چیز باقی نہ تھی اور عین القضاۃ کے درمیان کچھ ہستی کی نشانی باقی تھی ایک روز میاں عبداللہؓ بغدادی نے عرض کیا کہ سہروردی خانوادہ میں نفس کی تسلی کے لئے کچھ زر کمر میں باندھنا چاہیئے اور خواجگان چشت کے پاس جو کچھ خدا دیتا ہے اسی روز کھاتے اور کھلا دیتے ہیں کچھ باقی رہ جاتا ہے تو زمین میں دفن کردیتے ہیں امامؑ نے فرمایا دونوں کا مقصود اچھا ہے لیکن دونوں کے کلام میں ہستی کی بو آتی ہے کلام اللہ اور محمد رسول اللہ ﷺ کی اتباع سے کچھ ادا نہیں کئے اسلئے کہ بخل اور اسراف دونو ناجائز ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نہ فضول خرچی کریں اور نہ تنگی کریں۔ درویشی کا کمال یہ ہے کہ خود کو اس

ے حضرت نواس بن سمعانؓ فرماتے ہیں رسول خدا صلعم نے دجال کا ذکر کرکے فرمایا ''پھر ایک اور قوم کے پاس جائیگا اور انہیں (اپنی طرف) بلاویگا وہ لوگ اس کا قول رد کردیں گے تو وہ ان کے پاس سے پھر جائیگا اور وہ لوگ قحط زدہ ہوجائیں گے اُن کے ہاتھ میں کچھ اپنا مال نہ ہوگا پھر دجال ویرانہ میں جائیگا تو ویرانہ سے (خطاب کرکے) کہیگا اپنے (دبے ہوئے) خزانے نکال ڈال چنانچہ تمام خزانے (زمین سے نکلیں گے) اس کے پیچھے لوگ اس طرح چلیں گے جیسے کے شہد کی مکھیوں کے سردار کے پیچھے مکھیاں چلتی ہیں الخ ملاحظہ ہو مشکواۃ شریف حصہ چہارم مترجم قیامت سے پہلے کی نشانیوں کا بیان صفحہ (۲۴۰ و ۲۴۱) مطبوعہ کرزن اسٹیم پریس دہلی۔

عرضکردند که در خانواده سهروردی برای دلاساء نفس چیزی
زردر کمر باید بست وخوابگان چشت آنچه خدا دہد ہمه را ہماں
روز بخورند وبخورانند آنچه باقی ماند آنرا بر زمین بدارند فرمودند
مقصود ہر دو خوب است لیکن در سخن ہر دو بوی منی می آید اتباع
کلام اللہ محمد رسول اللہؐ چیزی ادا نه کردند زیرا چه بخل واسراف
ہر دونا جائزات **قال الله تعالیٰ لم یسرفو اولم یقتروا**
(جز۱۹ رکوع۴) کمالِ درویشی در آں ست که خود را بر خدا چناں
تسلیم سازد که ہیچ اختیار نباشد پس آنزماں که حضرتؑ در قصبه
رچ در آمدند واقامت فرمودند در آں ساعت ایں نقل فرمودند
مہدی ومہدویاں را ہیچ جائے وماوای ومسکن ومالوف نیست
انشاء اللہ ہمارے کوئی جالے بہارتے مریں مہدی ومہدویاں
تا قام قیامت باشند بجز تفریط وافراط حضرت برائے نماز
آدینه سوار شدندے یک روز میرانسید محمودؓ پس پشت حضرتؑ
بودند ناگاه بمقابلہء کتف حضرت بیامدند میراں علیه السلام سوی
میراں سید محمودؓ نظر کرده فرمودند بھایا پیشتر روید یاپستر شوید
چنانچه نقل مذکور مظهور است پس چونکه نماز ادا نمودند نیت وتر
بصوت اعلیٰ خوانده ادا فرمودند در آں مجمع علماء مولانا گل و
مولانا محمود ومولانا عبدالشکور حاضر بودند میاں خود گفتند ایں
ذات مہدی موعود حق است آئنده آدینه نخواہد آمد چوں از نماز
فارغ شدند علماء مذکور پیش حضرتؑ عرض کردند نام خوندکار

طرح خدا کے حوالے کر دیں کہ کچھ اختیار نہ رہے۔ پس
جس زمانہ میں کہ حضرت نے قصبہ رچ میں تشریف لیجا کر اقامت
فرمائی اسی وقت نقل فرمائی کہ مہدی اور مہدویوں کے لئے
کوئی جگہ اور جائے پناہ اور گھر اور الفت کا مقام نہیں
انشاء اللہ تعالیٰ جو ہمارے ہیں مفلس مریں گے مہدی
اور مہدویاں قیامت ہونے تک رہیں گے حضرت مہدی
بغیر تفریط وافراط کے نماز جمعہ کے لئے تشریف لیجاتے ایک روز
میرانسید محمودؓ حضرت مہدیؑ کے پیچھے تھے یکایک حضرتؑ کے
منہڈے کے مقابل آ گئے حضرت مہدیؑ نے میرانسید محمودؓ کی
طرف نظر کر کے فرمایا کہ بھایا آگے بڑھو یا پیچھے ہو جاؤ چنانچہ نقل
مذکور مشہور ہے پس چونکہ حضرت مہدیؑ نے جمعہ کی نماز ادا فرمائی تو
وتر کی نیت بلند آواز سے کر کے وتر کی نماز بھی ادا فرمائی۔ علماء کے
اس مجمع میں مولانا گلؒ اور مولانا محمودؒ اور مولانا عبدالشکورؒ حاضر تھے
آپس میں کہنے لگے کہ یہ ذات مہدی موعودؑ حق ہے آئندہ جمعہ کو
نہیں آئیگا۔ جب نماز سے فارغ ہو چکے تو علماء مذکور نے حضرت
سے عرض کیا کہ خوندکار کا نام کیا ہے اور خوندکار کی پیدائش کا دن
کونسا ہے اور خوندکار کی رحلت کس دن ہوگی امامؑ نے فرمایا کہ بندہ
کا نام سید محمد بن سید عبداللہ ہے اور ہماری پیدائش اور دعوت اور
رحلت کا دن دوشنبہ ہے پس تمام علماء بیعت اور تصدیق کر کے
آنحضرتؑ کے ہمراہ ہو گئے اسی روز حضرتؑ پر زحمت کا اثر ظاہر
ہو کر بخار آ گیا وہ روز بی بی ملکانؓ کی باری کا تھا دوسرے دن بی بی
بونجیؓ کی باری کی ادائی کیلئے روانہ ہوئے اور اپنا ہاتھ میراں سید محمودؓ

چیست و روز تولد خوندکار کدام و روزِ رحلت خوندکار کدام خواہد شد فرمودند نام بندہ سید محمد بن سید عبداللہ و روز تولد ما و دعوت ما و رحلت ما دوشنبہ است پس ہمہ علما بیعت نمودہ تصدیق کردہ و ہمراہ آنحضرتؑ بیامدند ہماں روز حضرتؑ را اثر زحمت پیدا شدہ تب بیامد آں روز نوبت بی بی ملکانؓ بود روز دیگر بہ نوبت بی بی بونجیؓ رواں شدند و دست خود بر دست میراں سید محمودؓ داشتہ تشریف آوردند بی بیؓ عرض کردند چیزی آش بکنم میرانؑ تناول فرمایند فرمودند القوۃ بالغیر لایقال لھا قوۃ باز فرمودند المفلس فی اما ن اللہ بندہ ہیچ ندارد مگر شصت شمشیر ہا کہ از آں حضرتؑ مہاجرانؓ را مستعار دادہ بودند اشارت بخشش نمودند چوں وقت نوبت بی بی ملکانؓ شد فرمودند ما را بخانہ بی بی ملکانؓ بہ برید یاراں روئے یکدیگر دیدند کہ حضرت دریں وقت بسیار معذور اند اگر ہمیں جا باشند خوب است باز حکم کردند یاراں تامل نمودند چوں بی بی ملکانؓ نیز ہماں جا حاضر بودند عرض کردند کہ در خانہ من بستر بر زمین است و اینجا سریر است میراں ہمیں جا باشند فرمودند کہ حق شما است عرض کردند کہ حق خود بخشیدیم فرمودند تا خدا نہ بخشد بعدہ حملہ کردہ ایستادہ شدند برادراں بر کوچکی نشاندہ بخانہ بی بی ملکانؓ آوردند تا حضرتؑ قرار گرفتہ فرمودند نحن معاشر الانبیاء لا نرث ولا نورث پس روز دوشنبہ وقت ضحٰی نوزدہم ماہ ذی العقدہ ۹۱۰ھ

کے ہاتھ پر رکھے ہوئے تشریف لیگئے بی بیؓ نے عرض کیں کہ کچھ آش بنا کر لاتی ہوں حضرت تناول فرمائیں۔ امامؑ نے فرمایا کہ غیر اللہ کی قوت کو قوت نہیں کہتے۔ پھر فرمایا کہ مفلس اللہ کی اماں میں ہے بندہ کچھ نہیں رکھتا مگر حضرتؑ کی ساٹھ شمشیریں جو مہاجرینؓ کو مستعار دی گئی تھیں انکو بخش دینے کے لئے اشارہ فرمایا۔ جب بی بی ملکانؓ کی باری کا وقت آیا تو فرمایا کہ ہم کو بی بی ملکانؓ کے گھر لے چلو صحابہؓ ایک دوسرے کو دیکھنے لگے کہ حضرتؑ اس وقت بہت معذور ہیں اگر اسی جگہ رہیں تو بہتر ہے پھر امامؑ نے حکم کیا تو صحابہؓ نے تامل کیا چونکہ بی بی ملکانؓ بھی وہیں حاضر تھیں عرض کیں کہ میرے گھر میں بستر زمین پر ہے اور یہاں تخت ہے لہذا میرانؑ اسی جگہ رہیں۔ فرمایا کہ تمہارا حق ہے۔ عرض کیں میں اپنا حق بخشی۔ امامؑ نے فرمایا اگر خدا نہ بخشے اس کے بعد حملہ کر کے کھڑے ہو گئے صحابہؓ چارپائی پر بٹھا کر بی بی ملکانؓ کے گھر لے گئے۔ حضرت نے آرام لیکر فرمایا کہ ہم انبیاء کی جماعت سے ہیں نہ ہم کسی کے وارث ہیں اور نہ کوئی ہمارا وارث ہے۔ پس پیر کے روز پہر دن چڑھے ۱۹ ماہ ذیقعدہ ۹۱۰ھ میں اپنے حبیب کو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ اے میرے بندے میں تیری طرف متوجہ ہوں اور تجھ پر درود بھیجتا ہوں میرے پاس جلدی آ تا کہ میں اپنی قدرت کے ہاتھ سے تجھے شربت پلاؤں اور چھوڑ دے اپنی جان کو میرے ذکر میں اور میرے قرب کے اعلیٰ مقام پر آپس جھکایا

ہجری قد امر الله لحبيبه يا عبدی انا قائم اليک واصلی عليک و اسرع الی حتٰی اشريک شربة بيدی ورع نفسک فی ذکری و تعال علٰی اصلح صدری ثم نکسرر اسه لقضاء الله تعالیٰ فلما قبض ملک الموت روح المطهر اهتزالعرش والكرسی والارض والسماء وما بينهما پس درمیاں اہل فرح ورچ اختلاف برخواست اہل فرح گفتند کہ قلعہ ما کلاں است بفرح بریم و اہل رچ گفتند کہ بر زمین ما واصل حق شدند ہمیں جا بداریم بعدہ یراں سید محمودؓ بندگی میاں نظامؓ را فرستادہ گویانیدند نباید کہ منازعت کنید ایں نعمت ما است ہر جا کہ قابل ما آید آنجا خواہیم سپرد پس مختلفان سکوت کردند چونکہ حضرت امیرؑ را مستعد کردہ بر جنازہ بداشتند و برداشتہ رواں شدند ما بین الفرح ورچ جائے مسافت بہ اشجار وانہار بود آنجا جنازۂ مبارک چناں گراں شد کہ یاراں تحمل آں نتوانستند بعدہ ہموں جا فرود آوردہ کسے کہ در ملک او زمین مذکور بود اورا طلب فرمودند و گفتند کہ ایں زمین را بہ چند بہا بدہی تا حضرت را بسپاریم مالک زمین بسیار آہ دادہ زدہ گفت کہ واللہ من تصدیق حضرت مہدی علیہ السلام کردہ ام و ایں زمین خدا رسانیدہ است زہی سعادت ایں زمین کہ براں شاہ جہاں را مدفون سازند بعد ازاں آنسرورؑ را دفن نمودند بعد وفات

اپنا سر اللہ تعالیٰ کے حکم کے سامنے پس جب ملک الموت نے روح مطہر قبض کی تو عرش کرسی زمین اور آسمان اور جو کچھ ان کے درمیان ہے لرزنے لگے۔

پس اہل فرح اور رچ کے درمیان اختلاف پیدا ہوا اہل فرح نے کہا کہ ہمارا قلعہ بڑا ہے ہم فرح کو لیجائیں گے اور اہل رچ نے کہا کہ ہماری زمین پر واصل حق ہوئے ہیں ہم اسی جگہ رکھیں گے اس کے بعد میرانسید محمودؓ نے بندگیمیاں نظام کو بھیج کر کہلایا کہ تم آپس میں جھگڑا مت کرو یہ ہماری نعمت ہے جہاں ہمکو منظور ہو ہم وہاں سونپیں گے پس اختلاف کرنے والوں نے سکوت کیا۔ چونکہ حضرت مہدی موعودؑ کو تیار کرکے پلنگ پر رکھے اور اٹھا کر روانہ ہوئے تو فرح اور رچ کے درمیان جھاڑوں اور نہروں والی کشادہ زمین تھی جہاں جنازہ مبارک اس قدر بھاری ہوگیا کہ صحابہؓ اٹھا نہ سکے اس کے بعد اسی جگہ نیچے اتار کر زمین مذکور جس کے قبضے میں تھی اس کو طلب کرکے کہا یہ زمین کتنی قیمت میں دیتا ہے کہ اس میں ہم حضرتؑ کو سونپتے ہیں مالک زمین نے واویلا کرکے کہا کہ خدا کی قسم میں نے حضرت مہدیؑ کی تصدیق کی ہے اور یہ زمین خدا دیا ہے کیا سعادت ہے اس زمین کی کہ اس پر شاہ دو جہاں کو دفن کرتے ہیں اس کے بعد آنسرورؑ کو دفن کیے حضرت مہدیؑ کی وفات کے بعد میرانسید محمودؓ نے کامل دس سال خلافت کرکے جان جاناں کے حوالے کی میراں سید محمودؓ کی وفات کے بعد بندگیمیاں سید خوندمیرؓ نے دس سال حیات

آنحضرتؑ میراں سید محمودؓ دہ سال تمام خلافت کردہ جان بجاناں سپردند و بعد از وفات میرانسید محمودؓ بندگیمیاں سید خوندمیرؓ دہ سال حیات یافتند بعدہٗ قاتلوا و قتلوا شد بعد از وفات بندگیمیاں سید خوندمیرؓ پنج سال حیات ہر دو خلفاء الراشدین بندگیمیاں نعمتؓ و بندگیمیاں نظامؓ شدہ است و بعد از رحلت ہر دو خلفاء مذکور نہ سال حیات بندگیمیاں دلاورؓ ماندہ است لیکن در خلافت ہر پنج ازیں خلفاء ہزاراں طالبان حق و واصلان ذات مطلق گشتند و یکیک ہادی خدا بینا و مرشد اہل حق می شدند اللّٰھم احینی فی ھٰذہٖ الطائفۃ و امتنی فی ھذہ الطائفۃ و احشرنی یوم القیمٰۃ فی ھذہ لطائفۃ بحرمۃ الکلمۃ الطیبۃ و التصدیق وبرحمتک یا ارحم الراحمین.

(تمت النسخۃ بعون اللہ الملک الوھاب)

پائی اس کے بعد قاتلوا وقتلوا کا ظہور ہوا بندگیمیاں سید خوندمیرؓ کی وفات کے بعد ہر دو خلفاء راشدین یعنی بندگی میاں نعمتؓ اور بندگی میاں نظامؓ کی حیات پانچ سال ہوئی اور ہر دو خلفاء مذکور کی رحلت کے بعد نو سال بندگیمیاں دلاورؓ کی حیات ہوئی ان پانچوں خلفاء راشدین کے دور خلافت میں ہزاروں طالبان حق اور واصلانِ ذات مطلق ہوئے اور اُن میں کا ہر فرد ہدایت کرنے والا خدا کو دیکھنے والا اور مرشد اہل حق ہوا یا اللہ مجھ کو اس جماعت مہدویہ میں جلا اور اس جماعت مہدویہ میں مار اور قیامت کے دن میرا حشر اس جماعت مہدویہ میں کر کلمہ طیبہ محمدؐ اور تصدیق سید محمد امام مہدی موعودؑ کی حرمت اور تیری رحمت سے اے رحم کرنے والوں میں بڑے رحم کرنیوالے۔

(تمام ہوا رسالہ اللہ ملک الوہاب کی مدد سے)

راقم الحروف

خاکپائی گروہ امام مہدی موعود خلیفۃ اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام

احقر دلاور عرف گورے میاں مہدوی ساکن حیدرآباد دکن سدی عنبر بازار محلّہ پٹھان واڑی۔

انشاءاللہ آئندہ شائع ہونے والی کتب کی فہرست

(۱) ماہیۃ التصدیق مولف حضرت بندگی میاں سید شہاب الدین عالم شہیدِ سدّ وٹؒ

(۲) المیعار و بعض الآیات مولف حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ

(۳) میزان العقائد مولف حضرت بندگی میاں شاہ قاسم مجتہدِ گروہِ مہدویہؒ

(۴) خصائص امام مہدی موعودؑ مولف حضرت بندگی میاں عبدالملک سجاوندیؒ

(۵) افضل المعجزات المہدیؑ مولف حضرت بندگی میاں شاہ قاسم مجتہدِ گروہِ مہدویہؒ

شائع شدہ کتب

(۱) محضرۂ شاہ دلاورؓ

(۲) ضرورۃ المرشد مولف حضرت پیرومرشد سید قطب الدین خوبمیاں صاحبؒ پالنپوری

(۳) شہداءِ دانتی واڑہ مولف حضرت الحاج سید داود عالم صاحب قبلہ المعروف دادجی میاں صاحب

Design & Printed at

Xpert Graphics
Chanchalguda, Hyderabad
Mobile : 8801674882